

URDU NOVEL BANK

عشق نچایا یار از قلم میم عین مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے واٹس اپ یا ای میل پر سینڈ کر دیں۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : [92 306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029va20111111111111111111)

ناول بینک انتظامیہ

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

ایئرپورٹ پر اس وقت بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ بہانت بہانت کے لوگ موجود تھے۔ ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جو اپنے پیاروں کو رخصت کرنے آئے تھے اور ان پیاروں سے جدائی کو سوچ میں غمگین نظر آ رہے تھے۔ کچھ ایسے تھے جو اپنا ملک اپنا گھر بار اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر نہ جانے کتنے عرصے کے لئے اس سر زمین کو خیر باد کہنے والے تھے تو کچھ لوگ ایسے تھے جو جانے کتنے طویل عرصے کے بعد اپنے پیاروں سے دوبارہ مل رہے تھے۔ ان کے پیارے بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں خوشی کی نمی لئے ان کے پرتپاک استقبال کے لئے پرجوش سے کھڑے تھے۔

ایسے میں ایک نوجوان کالے پینٹ کوٹ میں ملبوس دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیبوں میں ڈالے بغیر ادھر ادھر دیکھے ناک کی سیدھ میں چلتا جا رہا ہے تھا۔ پیچھے اس کے سامان سے بھری ٹرالی گھسیٹتا ایک ملازم اور اس کے ساتھ چلتا اس کا سیکرٹری دونوں اپنے بوس کی تیز رفتاری دیکھتے اپنے قدموں کی رفتار میں بھی تیزی لا رہے تھے۔ کئی حسینائیں مڑ مڑ کر اس ہینڈسم شہزادے کو نہارنے میں مصروف تھیں جس نے کالا پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا اور پیروں میں کالے ہی شوز پہن رکھے تھے۔ ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا رکھا تھا اور جبرے بھینچ رکھے تھے۔ بھورے بال پیشانی پر بکھرے پڑے تھے جنہیں وہ وقت بوقت داہنے ہاتھ سے پیچھے کو گرا دیتا۔ داہنے ہاتھ پر ہی راڈو کی سیاہ ڈائل والی قیمتی گھڑی پہن رکھی تھی جو اس کو مضبوط مردانہ کلائی پر خوب بچ رہی تھی۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ ہونے کے باعث آنکھیں غیر واضح تھیں پر پر تیکھے ابروؤں کے درمیان پڑتی سلوٹیں یہی ظاہر کر رہی تھیں کہ مقابل نے آنکھیں سکیڑ رکھی ہیں۔ تیکھی ناک پر غصہ پہرہ دے رہا تھا جب کہ عنابی ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست تھے۔ موبائل بجنے کی آواز پر

اس نے پل بھر کو رک کر جیب سے موبائل نکال کر چشمے کے پیچھے چھپی آنکھوں کے سامنے کیا۔ یہ اس کا پرسنل نمبر تھا۔ وہ دائیں ہاتھ سے موبائل پکڑتا بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے اپنی ہلکی بھوری شیوہ سہلانے لگا۔ میسج پڑھتے اس نے موبائل واپس جیب میں ڈالا اور ایک سرسری نظر آس پاس کے ماحول پر ڈالی۔ لڑکیوں کو نظریں اپنے سر آپے پر ٹکی پا کر وہ تلخی سے مسکرا دیا۔ اگر ان میں سے کوئی یہ جان لیتا یہ اس مضبوط و تند سر آپے کے کا حامل انسان ایک مصنوعی ٹانگ کے سہارے چل رہا ہے تو پھر دیکھتا وہ ان کا تاثر اور ان کی نگاہوں کا والہانہ پن۔ یہ جانتے ہی کہ وہ چھ فٹ اونچا مضبوط مرد ایک ٹانگ سے محروم ہے اور مصنوعی ٹانگ کے سہارے چل رہا ہے تو یہی وارفتگی اور ستائش بھری نگاہوں میں ترس اور ترحم سما جاتا۔ وہ تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکتا ایئر پورٹ کی حدود میں کھڑی پہلے سے موجود اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تو مستعد کھڑے ڈرائیور نے جھٹ سے سلام جھاڑتے اس کے لئے دروازہ کھولا تو سر ہلا کر سلام کا جواب دیتا گاڑی میں براجمان ہو گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی صاف پختہ سڑک پر فراٹے بھرتی

URDU NOVEL BANK

ہوئی منزل کی طرف بڑھنے لگی۔ ایک گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد گاڑی جب ایک سرسبز علاقے میں داخل ہوئی تو اس کا دل یکبارگی سے دھڑکا۔ چار سال کے طویل عرصے کے بعد اس نے یہاں کا رخ کیا تھا۔ سڑک کے اطراف میں لگے بورڈ پر سیاہ روشنائی سے لکھا گیا "خضدار" اس کا دل دھڑکا گیا۔ اس نے شیشہ تھوڑا نیچے کیا تو خضدار کی ٹھنڈی میٹھی ہواؤں نے اس کا منہ چومتے اس کا استقبال کیا تھا۔ وہ گہری سانس بھرتا اپنے علاقے کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔ پر جیسے ہی اپنی واپسی کی وجہ ذہن میں آئی تو اس کی حلق میں آنسوؤں کا گولا پھنس گیا اور آنکھوں میں نمی گھلنے لگی۔ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔ وہ خود پر قابو پاتا خود کو اگلے پیش آنے والے حالات کے لئے تیار کرنے لگا۔ حویلی کے دالان میں داخل ہوتے ہی اس کے کانوں میں اپنوں کی چیخ و پکار اور بین گونجنے لگے۔ کان کے پردوں سے آپہیں ٹکرانے لگیں۔ وہ شکستہ قدم لئے مردانے میں داخل ہوا تو سامنے نظر آتے منظر کو دیکھتے اس کا کلیجہ حلق کو آگیا۔ سفید چادر میں لپٹا وجود اس کو چیخنے پر اکسا رہا

URDU NOVEL BANK

تھا۔ جس انسان کی شرارتوں سے بلوچ حویلی کے در و دیوار جھوم اٹھتے تھے، جس کے قمقمے سن کر اس حویلی کے ہر انسان کی سانسیں چلا کرتی تھیں وہی شوخ و چنچل لڑکا اس حویلی کی جان میر افغن بلوچ سفید چادر میں لپیٹا منوں مٹی کے نیچے جانے کو تیار تھا۔ وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے لگا گیا۔ ضبط کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ اپنے باپ اور تایا سے مل کر انھیں تسلی دیتا وہ زنان خانے کی طرف بڑھ گیا۔ سفید چادروں میں لپیٹی عورتیں روتی سسکتی آہیں بھرتی ایک دوسرے کو سہارا دے رہی تھیں۔ سب سے پہلے اس کی ماں کی نظر اس پر پڑی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!شیفان میرا لعل"

وہ لپک کر اس کی طرف آئیں اور روتے ہوئے اس کے ساتھ لگتی اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتی اس کا منہ چومنے لگیں۔ ماں کا لمس ملتے ہی اس کا ضبط ٹوٹا اور ایک آنسو آنکھ سے پھسلتا ہوا اس کی داڑھی میں جذب ہو گیا۔ وہ ماں کو خود

URDU NOVEL BANK

سے الگ کرتا بڑی ماں کی طرف بڑھتا ان کو اپنے ساتھ لگا گیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

صبر کریں بڑی ماں وہ ہمارے پاس اللہ کی امانت تمھانا تو اس نے واپس لے لی "اپنی امانت۔ ہر آنے والے کو واپس جانا ہی ہے ایک نا ایک دن۔ یہ دنیا فانی ہے کسی چیز کو بقاء نہیں سوائے اس پاک ذات کے۔ آپ صبر کریں یوں رو کر اس کی روح کو تکلیف نہ دیں بلکہ اس کی آگے کی آسانی کی دعا کریں۔ اسے ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے بس اس وقت۔"

وہ ان کا سر تھپتھپاتا اپنے دل پر قابو پاتا انہیں تسلی دینے لگا۔
www.urdu-novel-bank.com

کیسے صبر کروں شیطان کیسے؟ میرے دل کا ٹکڑا تمھا وہ۔ جس طریقے سے ان "ظالموں نے میرے بچے کو موت کے گھاٹ اتارا مجھے کیسے صبر آئے۔ میرا دل پھٹ رہا ہے شیطان۔"

0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

کرنے کو پہنا دیے گئے تھے۔ ایک بھاری گھمبیر سرگوشی اسے اپنے کانوں میں سنائی دی۔

سردارنی! جس دن تم اس سردار کے نام کا جوڑا پہن کر اپنا آپ پور پور سجا کر "اس سردار کی سچ سجاوگی واللہ اس دن مجھ پر لازم ہو جائے گا کہ میں رب کے حضور چیخ چیخ کر اپنی خوش بختی پر شکر ادا کروں اور اس گاؤں کے ہر شخص کو بتاؤں کہ دیکھو تمہارے سردار نے اپنی سچی لگن کی بدولت اپنی محبت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا مقدر کر لیا۔"

ہاتھ میں پکڑی چوڑی دباؤ پڑنے سے ٹوٹ کر کئی حصوں میں ٹوٹ کر اس کی ہتھیلی کو زخمی کر گئی تو وہ سسک کر یادوں کے حصار سے باہر آئی۔ زخمی ہاتھ سے ہوتی ہوئی اس کی نظر سامنے نظر آتے اپنے عکس پر پڑی تو وہ حیران رہ گئی۔ کئی آنسو اس کے گالوں سے پھسل پھسل کر نیچے گر رہے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کی پوروں سے اپنے گالوں کو چھو کر دیکھا جسے جانچنا چاہ رہی

URDU NOVEL BANK

ہو کہ کیا واقعی یہ بے مول پانی اس کے آنسو ہیں؟ کیا ابھی تک ان سبز کٹوروں میں اتنی نمی باقی تھی کہ یوں برسات ہوتی۔

اتنے میں دروازہ کھٹکا اور دو لڑکیاں روتی ہوئی اندر داخل ہوئیں۔ وہ اس کی طرف لپکیں۔

"غضب ہو گیا صاحبہ۔ تو بیٹھے بھٹائے لٹ گئی۔ ہائے اور با برباد ہو گئے ہم۔"

ان کے رونے پیٹنے پر اس کا ساکت دل دھک دھک کرنے لگا۔

"کیا ہوا ہے؟ تم لوگ کیوں رو رہی ہو اور اس طرح بولنے کا کیا مقصد ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے پوچھنے پر وہ دونوں آنکھوں میں بے بسی لئے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

سردار ارقم بلوچ کے بیٹے کا قتل ہو گیا اور قتل کرنے والا جانتی ہو کون ہے؟

"!فائق چودھری! جرگہ بیٹھ چکا ہے نہ جانے اب کیا فیصلہ ہو

URDU NOVEL BANK

وہ اس کا زرد پرتا چہرہ دیکھے بغیر اپنی بات مکمل کر کے واپس دروازے کی طرف بڑھ گئیں جب وہ دل میں اٹھتے درد پر قابو پاتی انھیں آواز دے گئی۔

"سنو! سردار ارقم بلوچ کے گک۔۔۔ کس بیٹے کا قت۔۔ قتل ہوا؟"

یہ سوال کرتے اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا۔ ضبط کی ہر دیوار جسے ٹوٹنے کو تھی بس۔

"!سردار کا چھوٹا بیٹا مرزا افغن بلوچ"

یہ جواب سنتے ہی وہ پیچھے کرسی پر ڈھے گئی۔ جہاں اپنے پیا کی زندگی کی نوید نے اس میں ایک نئی روح پھونک دی تھی وہیں اس کی اپنے بھائی کے لئے بے پناہ محبت یاد کرتے اسے نئے واہمے ستانے لگے۔ کچھ دیر بعد اسے سننے کو ملا تھا کہ

سردار نے قصاص مانگا ہے اور وہ یہ بات اچھی طرح جانتی تھی کہ قصاص میں مقتول کی بہن جائے گی اور یہ بات بھی کہ کس شخص کے ساتھ مقتول کی بہن کو وئی کیا جائے گا۔ اس نے ضبط کرتے اپنی آنکھیں میچ کر کھولیں تو

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

تھے، سفید کرکڑا تے شلوار قمیض میں ملبوس ٹانگ پر ٹانگ دھرے چہرے پر انتہائی سنجیدہ تاثرات سجائے بیٹھے تھے۔

ان کے ساتھ ہی گاؤں کے دو اور معزز اور معمر افراد براجمان تھے۔ ان کی دائیں جانب بلوچ جب کہ بائیں جانب چودھری خاندان موجود تھا۔ چودھریوں کے چہروں پر ہراس و خوف صاف واضح تھا جب کہ بلوچوں کے چہرے ضبط سے سرخ پڑ رہے تھے۔

مولانا عبدالحق نے گلا کھنگارتے بات کا آغاز کیا۔

جیسا کہ صاف واضح ہے کہ چودھری انور کے بیٹے چودھری فائق نے سردار ارقم "بلوچ کے چھوٹے بیٹے مرزا افگن بلوچ کو اپنی بندوق سے تین گولیاں ماری جن میں سے دو اس کے سینے میں جب کہ ایک اس کے دماغ میں پیوست ہوئیں اور وہ موقع پر ہی جان کی بازی ہار گیا۔ وہاں موجود دو گواہوں کی گواہی کے بعد چودھری فائق نے خود بھی تسلیم کیا کہ اس نے ہی یہ قتل کیا ہے۔ یہ پنچائیت "مرزا افگن بلوچ کے اہل خانہ کو اجازت دیتی ہے کہ وہ قصاص طلب کریں۔

URDU NOVEL BANK

پنچائیت کا فیصلہ سنتے چودھریوں کے رنگ اڑے تھے۔

میں اپنے بیٹے کے گناہ کے بدلے اپنی ساری زمین بلوچوں کے نام کرنے کو"
"التیاری ہوں۔

چودھری انور کی بات سنتے ہی سردار ارقم بلوچ کا بڑا بیٹا مرزا اوربان بلوچ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ کالا لباس جو کہ شکن آلود ہو چکا تھا پر پھر بھی اس شاندار شخص کے مضبوط توانا وجود پر خوب بچ رہا تھا۔ سنہری آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں۔ کمان سے ابرو ماتھے کے درمیان میں بننے والی لکیر سے جڑ رہے تھے۔ جبرے بھینچے ہوئے تھے جب کہ چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔ ہمنٹ آپس میں پیوست تھے۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے سے سرخ و سفید ہاتھ پر نیلی رگیں تن گئی تھیں۔ سردار ارقم نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور آنکھ کے اشارے سے اسے تحمل سے کام لینے کا اشارہ کیا۔

URDU NOVEL BANK

میرا جان سے عزیز بھائی قتل ہوا ہے۔ مرزا افغن بلوچ کا بھائی اور بلوچ قبیلے " کے ہونے والے سردار کی حیثیت اور جرگے کے مطابق مجھے پورا حق حاصل ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق مانگ کر سکوں اور میرا مطالبہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

پنچائیت میں موجود ہر شخص سانس روکے اس کی بات سن رہا تھا۔ بلاشبہ مرزا اورہان بلوچ اپنے الفاظ اور انداز سے ہی کسی کا بھی سانس روکنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ سب سانس روکے اس کے فیصلے کے منتظر تھے۔ جرگے میں اس وقت موت کا سماں تھا۔

میری مانگ یہ ہے کہ میرے بھائی کے قتل کے بدلے میں چودھری فائق کی " بہن مجھے ونی کی جائے یا پھر خون کے بدلے خون - یہی میرا اٹل فیصلہ ہے اور "اس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

اس کے دوسرے فیصلے سے ہر شخص کو سانپ سونگھ گیا کیوں کہ وہاں موجود کسی فرد نے بھی اس فیصلے کی توقع نہیں کی تھی۔ ہر فرد جانتا تھا کہ مرزا اورہان بلوچ ان روایتوں کے کتنا خلاف ہے پھر اپنے لئے ایسا فیصلہ ہر کس کے لئے

تعجب کا باعث تھا۔ انور چودھری مولانا عبدالحق کے بعد اس کے پیروں میں گر کر گرگڑانے لگا پر اس نے کسی پکار اور فریاد پر کان نہ دھرا۔ آخر بیٹے کی زندگی بچانے کی خاطر وہ اپنی بیٹی کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کتنی عجیب بات تھی ناکہ ایک اولاد کو بچانے کی خاطر دوسری اولاد کو قربان کیا جا رہا تھا۔ تھے تو دونوں ہی ایک ماں باپ کی اولاد۔ پھر یہ تفریق کیوں کر؟ اس لئے کیوں کہ وہ بیٹا تھا نسل کا امین تھا بڑھاپے کا سہارا تھا جب کہ بیٹی تو پرانی تھی کل کو اپنے گھر رخصت ہو جاتی اور ان کو کیا فائدہ دیتی۔ یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔ اسی سوچ نے کتنے ذہن خراب کیے اور کتنے ہی گھر اجاڑے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جس نے گناہ کیا وہی گناہ کی سزا بھی بھگتے۔ اس طرح گناہوں کا رجحان بھی کم ہو پر کم عقل اور جاہل لوگ کہاں ایسا سوچیں۔ وہ تو بیٹے کی زندگی کی خاطر بیٹی کو قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں یہ جاننے کے باوجود کہ گناہ گار نے اپنے گناہ کی سزا کاٹنی ہے جب کہ بیٹی نے بے گناہ ہوتے ہوئے بھی موت تک موت سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جانا ہے۔

کچھ وقت کے بعد ایک گاڑی دھول اڑاتی ہوئی وہاں آ کر کی اور ایک آدمی نے چیتھی چلاتی علینا چودھری کو کھینچ کر گاڑی سے باہر نکالا اور اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں لانے لگا۔ اسے دیکھتے مرزا اور ہان بلوچ کے ہونٹوں پر استہزاہیہ مسکراہٹ چھا ! گئی۔ اب آتا تھا اصل کھیل کا مزہ

oooooooooooooooooooo

علینا اپنے باپ کو دیکھتے ہی روتی ہوئی اس کو جانب لپکی اور باپ کے سینے سے لگ کر اس کی منتیں کرنے لگی کہ اس کی قربانی نہ دی جائے۔ جرگے میں موجود ہر شخص افسوس بھری نظروں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ فقط ایک شخص پر سکون بیٹھا تھا اور وہ تھا مرزا اور ہان بلوچ۔ وہ کچھ دیر یہ جذباتی منظر دیکھنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا اور کپڑوں سے نادیدہ سلوٹیں درست کرتا ہاتھ جھاڑنے لگا۔ اس نے اپنی مضبوط کلائی آنکھوں کے سامنے کر کے کلائی میں سچی بیش قیمت گھڑی میں وقت دیکھا اور ایک بیزار نظر سامنے نظر آتے باپ بیٹی کے جذباتی ملن پر

URDU NOVEL BANK

ڈالی۔ اس نے گلا کھنگار کر جرگے میں بیٹھے افراد کو اپنی طرف متوجہ کیا تو مولانا عبدالحق صاحب کو بھی وقت کا احساس ہوا۔

میرا خیال ہے کہ اب وقت ہوا جاتا ہے کہ چودھری فائق کی ہمشیرہ اور چودھری "انور کی صاحبزادی کو سردار ارقم بلوچ کے بڑے صاحبزادے مرزا اوربان بلوچ کے "نکاح میں دے کر ونی کر دیا جائے۔

چودھری انور نے روتے ہوئے علینا کو پاس پڑی کرسی پر بٹھایا اور نکاح شروع کرنے کا اشارہ دیا جب اوربان ہاتھ کھڑا کر کے انھیں روک گیا۔

ایک منٹ مولانا صاحب جلدی کس بات کی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ مجھے فائق "چودھری کی بہن ونی کی جائے گی پر مجھ سے یہ سوال پوچھنا کسی نے گوارا ہی نہیں کیا کہ کون سی بہن؟ کیا انور چودھری کو اپنے بیٹے کو آزاد کروانے کی اتنی "جلدی ہے کہ وہ اتنی اہم بات ہی بھول گیا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر جہاں جرگے میں چہ لگوئیاں ہونے لگیں وہیں چودھری انور اور فائق کے چہرے سرخ پڑ گئے۔

مولانا صاحب یہ بات پہلے ہی واضح ہے کہ میری ایک ہی بہن ہے علینا چودھری " جو کہ اس وقت یہاں موجود ہے تو پھر اوربان بلوچ کی اس بے جا بات کا کیا "مطلب۔

فائق ناگواری سے بولا جرگے میں موجود تمام افراد سوالیہ نظروں سے اوربان بلوچ کی جانب دیکھنے لگے۔ سردار ارقم بلوچ بھی نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ یہ لڑکا ہمیشہ سے ہی ان کی سمجھ سے باہر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"مجھے ونی میں فائق کی بہن علینا نہیں بلکہ صاحبہ چودھری چاہیے۔"

وہ ان کے کانوں میں بلب پھوڑتا اب سکون سے ان سب کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات سمجھ میں آتے ہی فائق اس پر جھپٹا پر اوربان اسے گریبان سے پکڑ کر پیچھے دھکیل گیا۔ لوگوں نے دونوں کو چھڑوا کر قابو کیا۔

URDU NOVEL BANK

اس خبیث کی ہمت کیسے ہوئی میری ہونے والی بیوی کو میری بہن بول کر "
"اسے ونی میں مانگنے کی۔

فائق کف اڑانے لگا۔

پہلی بات تو یہ کہ وہ تمہاری بیوی بننے والی تھی ابھی تک بنی نہیں۔ دوسری "
بات یہ کہ وہ تمہاری خالہ کی بیٹی ہے اس ناطے تمہاری بہن ہے لگی۔ تیسری اور
سب سے اہم بات یہ کہ بھائی میرا قتل ہوا ہے اور یہ جرگہ مجھے پورا حق دیتا ہے
اپنے مطالبے کا۔ اب جلد سے جلد صاحبہ چودھری کو جرگے میں پیش کیا جائے تا
اکہ آگے کی کاروائی بھی مکمل کی جاسکے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ اپنے رعب دار انداز میں بولتا واپس اپنی نشست سمجھال گیا۔ اس کے اس
فیصلے پر جہاں چودھری انور اور علینا نے سکھ کا سانس لیا وہیں فائق کے ہاتھ سے
بازی پھیل گئی پر وہ اس وقت بے بس تھا اور چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکتا تھا۔
پھر تھوڑی ہی دیر میں سرخ جوڑے میں سبھی بت بنی صاحبہ چودھری کو وہاں لایا
گیا تو اورہان اسے ایک نظر دیکھتا آنکھیں پھیر گیا۔ سردار ارقم بلوچ کے اشارے پر

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

مولانا صاحب نے نکاح کے کلمات ادا کرنے شروع کیے اور چند ثانیوں میں ہی صاحبہ چودھری کے تمام حقوق مرزا اور بان بلوچ کے نام کر دیے۔

تمام افراد ایک ایک کر کے رخصت ہونے لگے تو انور چودھری بھی اور بان یا صاحبہ پر ایک بھی نظر ڈالے بغیر آتش فشاں بنے فائق کو لے کر وہاں سے نکل گئے۔

اور بان بلوچ کے ایک ملازم نے زمین پر گکھڑی بنی بیٹھی صاحبہ کو گاڑی میں ڈالنے کے لئے اس کو کی جانب قدم بڑھا دیے۔ اس سے پہلے کہ وہ صاحبہ کا بازو تھامتا اور بان نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ کی سخت گرفت میں کے کر اس کے ہاتھ کو ایک جھٹکے سے موڑا کہ اس ملازم کی زور دار چیخ گرد و نواح میں پھیل گئی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم مرزا اور بان بلوچ کی ملکیت اس کی بیوی کو "چھونے کا سوچنے کی بھی جسارت کرو۔"

وہ لہو رنگ آنکھیں اس ملازم کی آنکھوں میں گاڑ کر دھاڑا۔

"مم۔۔۔ معاف کر دیں سس۔۔۔ سرکار اس ناچیز کو۔ مم۔۔ میں تو صرف۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ پورا کرتا اور ہان ایک جھٹکے سے اسے زمین پر پھینک گیا اور خود صاحبہ کی طرح بڑھا۔ اس نے بے جان مورت بنی صاحبہ کو کندھوں سے تھام کر ایک جست میں اٹھایا تو وہ بے اختیار اس کی قمیض مٹھیوں میں جکڑ گئی۔ اس نے لرزتے ہوئے دھیرے سے اپنی سبز آنکھیں وا کیں جو سیدھا سرخی لئے بھوری آنکھیں سے جا ٹکرائی تھیں۔

اور ہان خود پر ضبط کرتا اپنی بھوری آنکھیں اس کی ہری آنکھوں سے ہٹا گیا اور اس کا بازو دبوچ کر اس گاڑی کے پاس لا کر پچھلی سیٹ پر دھکیل کر زور سے دروازہ بند کیا اور خود اگلی سیٹ پر براجمان ہو گیا۔

گاڑی بلوچ حویلی کی تو وہ بغیر اس پر ایک بھی نظر ڈالے گاڑی سے نکلتا مردان خانے میں چلا گیا۔ دو ہیٹی کئی عورتیں گاڑی کی جانب بڑھیں تو ان کے کرخت تاثرات اور خطرناک انداز دیکھ کر صاحبہ کا دل سکڑ گیا۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور صاحبہ کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔

"چھ۔۔ چھوڑو مجھے ظالم عورت۔"

وہ خود کو اس ظالم گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی پر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اس مرد مار قسم کی عورت نے اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا کر ایک عورت کے قدموں میں پھینک دیا۔ زمین پر گرنے سے اس کے عروسی لباس پر لگے گھنگھرو اس کی جلد میں گھسنے لگے تو تکلیف کے مارے اس کے لبوں سے آہ نکل گئی اور آنکھوں میں پھر سے نمی بھر گئی۔ دوپٹہ ڈھلک کر کندھوں پر گر چکا تھا ہاتھ میں پہنی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر کلائی میں چبھ کر اسے لہو لہان کر چکی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ سر اٹھا کر اس ہستی کو دیکھتی جس کے پیروں میں اسے پھینکا گیا تھا مقابل نے اسے بالوں کی چوٹی سے پکڑ کر اوپر کھینچا تو اس کے حلق سے چیخ برآمد ہو گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بال جڑوں سمیت اکھڑ گئے ہوں۔ اگلے ہی پل بھاری زنانہ ہاتھ کا تھپڑ اس کا دماغ ہلا گیا۔

ڈائین! میرا ایک بیٹا کھا گئی اور دوسرے کو بھی پھانس لیا۔ ارے قصور ہی کیا " تھا میرے معصوم بچے کا جو تمہارے اس نامراد عاشق نے بے دردی سے

میرے جگر کے ٹکڑے کا سینہ چھلنی کر دیا۔ ایک بیٹے کو تمہارا عاشق کھا گیا اور دوسرا تم نے اپنے پلو سے باندھ لیا۔ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم جیسی حرافہ کو اپنے گھر میں اپنے بیٹے کی زندگی میں برداشت کروں گی۔ رانی! اور رانی! تیز دھار قینچی لے کر آ جلدی۔ آج اس حرافہ کو سبق سکھاؤں گی میں۔ سب سے پہلے تو اس کی یہ چوٹی ہی کاٹوں گی میں۔ عورت کی چوٹی اس کی شان سمجھی جاتی ہے نا تو شروعات یہاں سے ہی کی جائے گی۔

رخسار ارقم جو کہ اوربان کی ماں تھی وہ صاحبہ کو کوستی بکیتی آخر میں اپنی خاص ملازمہ کو قینچی لانے کا حکم دینے لگی تو ان کی بات سن کر صاحبہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔ رانی نامی ملازمہ چراغ کے جن کی طرح ایک پل میں ہی قینچی لے کر رخسار بیگم کی خدمت میں حاضر ہو چکی تھی۔ ان کے اشارے پر دو ملازموں نے صاحبہ کو دونوں بازوؤں سے پکڑا اور رخسار بیگم قینچی پکڑے اپنا ہاتھ اس کی لمبی چوٹی کی طرف بڑھا گئیں۔ وہ بے بسی اور آہانت کے احساس سے

URDU NOVEL BANK

بلکنے لگی۔ اس سے پہلے کہ قینچی صاحبہ کے بالوں کو چھوتی، وہاں تیزی سے داخل ہوتا اور بان ان کے ہاتھ سے قینچی جھپٹتا دور پھینک گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

اس کی دھاڑ پر وہاں کھڑے تمام ملازمین سہم گئے۔ اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اپنا طیش کم کرنے کی کوشش کی کیوں کہ وہ اس وقت اپنی ماں کے سامنے کھڑا تھا اور ایسا مکر بھی نہیں چاہتا تھا کہ اپنی ماں سے کوئی بد تمیزی کر جائے۔

اماں سائیں یہ کیا کرنے جا رہی تھیں آپ۔ آپ کو ایک پل بھی خیال نہیں آیا" "کہ آپ اس حویلی کی عزت کو ہی سب کے سامنے بے عزت کر رہی ہیں۔ اس کے لہجے میں بے بسی آسمائی تھی۔

URDU NOVEL BANK

نہیں ہے یہ اس حویلی کی عزت۔ خون بہا میں آئی لڑکی کبھی عزت حاصل " نہیں کر پاتی۔ میرے لئے یہ صرف میرے بیٹے کے قاتل کی محبوبہ ہے بس۔ "اس کے عاشق نے مار دیا میرے بیٹے کو۔

وہ اس کی بات کاٹتی چیخ اٹھی تھیں جب کہ ان کے الفاظ سن کر اوربان بلوچ کے ضبط کی کتابیں ٹوٹنے لگیں۔

بس کر دیں اماں سائیں بس کر دیں پلیز! یہ میرے نکاح میں آئی ہے اور اس " کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے۔ میں کسی تیسرے کو اس بات کی اجازت نہیں دوں گا کہ وہ اس کے لئے کوئی سزا مختص کرے۔ یہاں کھڑا ہر انسان اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ لے اور کان کھول کر سن لے کہ صاحبہ اوربان بلوچ مرزا اوربان بلوچ کی عزت ہے اور اوربان بلوچ کو اپنی عزت کی "عزت کروانا اچھے سے آتی ہے۔

اورہان نے نیچے جھک کر صاحبہ کو باہوں میں بھرا اور بغیر اس پر نگاہ غلط ڈالے
ناک کی سیدھ میں چلتا اوپر موجود اپنے کمرے کا رخ کر گیا۔



گھر میں ہونے والے ہنگامے سے پلو چھڑواتی وہ اپنے کمرے میں آ بیٹھی۔ اس کی ماں ایسی تو نہ تھی۔ وہ تو بہت نرم دل اور نرم مزاج خاتون تھی۔ اس نے آج پہلی دفعہ اپنی ماں کا یہ انداز دیکھا تھا اور اسے بہت دکھ ہوا تھا۔ اپنی ماں کے لئے بھی اور ونی میں آنے والی اس لڑکی کے لئے بھی جو بغیر کسی گناہ کے روند دی گئی تھی۔ پر وہ اس بات سے مطمئن تھی کہ اس کے لالہ کسی بے گناہ

URDU NOVEL BANK

کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیں گے اور یہاں تو بات بھی ان کی نکاح میں آئی لڑکی تھی۔ کمرے کا خالی پن اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا ہے تھا۔ زیادہ وقت تو نہیں گزرا تھا اس بات کو جب یہاں اس کے بیسٹ بڈی، رومی اور اس کے قہقہے گونجا کرتے تھے۔ وہ پرانے پل یاد کرتی آنکھیں نم کرنے میں مشغول تھی جب دروازہ دھیرے سے کھلا اور پھر بند بھی ہو گیا پر اس کی پوزیشن میں زرہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ وہ یوں ہی بازو ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر ان پر سر دھرے بیٹھی رہی۔ آنے والا بھاری قدموں کی دھمک اپنے پیچھے چھوڑے قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر عین اس کے سامنے رکتا اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ اونچا کر گیا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"اکیٹی"

سالوں بعد اس کی جانب سے بولا گیا یہ لفظ اس کے دل کو تڑپا گیا اور نا چاہتے ہوئے بھی اس کے ہونٹوں سے ایک سسکی نکل گئی۔

ارے میری کیٹی تو بہت بہادر اور مضبوط لڑکی تھی۔ یہ بات بات پر رونی والی روندو "لڑکی کون ہے بھئی؟"

وہ لہجے میں مصنوعی حیرت سجا کر بولا تو وہ نظریں جھکاتی پھر سے رو دی۔

اس کی آنکھوں سے بہتا جہرنا دیکھ کر وہ ایک گہری سانس بھرتا اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے پر وہ تھوڑا کسک کر اس سے دور ہونے لگی پر وہ اس کے شانوں کے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کرتا اسے پاس کھینچ گیا۔

اس صورتحال میں بھی اس کا دل اس کی قربت پر دھڑک اٹھا جب کہ وہ اس کی سوچوں سے بے نیاز اس کا سرد پڑتا ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں تھام کر گویا ہوا۔

دیکھو کیٹی میں جانتا ہوں کہ بھائی کے جانے کا غم بہت بڑا ہے۔ یہ کوئی "

چھوٹی بات نہیں ہے۔ وہ صرف تمہارا بھائی تو نہیں تھا۔ میرا بھی بھائی تھا وہ جو

مجھے جان سے عزیز تھا۔ میں نے بھی تو اپنا پیارا کھویا ہے۔ کیا مجھے بھی ہر وقت

اسے یاد کر کے رونا چاہیے؟ سوگ منانا چاہیے؟ نہیں کیٹی! ہمیں یہ نہیں کرنا۔

ہمیں اس کے لئے اگلے جہان کی آسانی کا وسیلہ اور دعا کرنی چاہئے۔ اس وقت

اس کو ہمارے آنسوؤں کی نہیں ہماری اس کے جوت میں کی گئی دعاؤں کی

ضرورت ہے۔ بجائے اس کو یاد کر کے آنسو بہانے کے اٹھ کر وضو کر کے رب

URDU NOVEL BANK

کے حضور اس کی بخشش کی دعا کرو۔ رب کے سامنے رو کر گر گڑا کر اس کی نجات کی دعا مانگو۔ اپنا بہن ہونے کا حق تم یوں ہی ادا کر سکتی ہو بس نہ کہ یوں اس کے لئے رو کر۔ ایسے رو کر تم اس کے لئے محبت ظاہر نہیں کر رہی "بلکہ اس کی روح کو تکلیف دے رہی ہو۔

اس کی تمام باتوں سے مستفق ہوتے زوہان نے آخری بات پر تڑپ کر شیطان کی جانب دیکھا۔

نہیں نہیں شیطان لالہ میں کیسے اپنے بیٹ بڑی کو تکلیف میں دیکھ سکتی ہوں۔ دیکھئے گا میں اب اس پاک سے زیادہ دعا کروں گی کہ افکن لالہ کی "بخشش فرما دیں میرے انھیں تکلیف نہ دیں۔

وہ تکلیف سے کہتی چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔ وہ اسے دکھ سے دیکھے گیا۔ وہ سب سے چھوٹی ان کی چھوٹی سی جان تھی جو ہمیشہ ہنستی کھلکھلاتی ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی تھی۔ وہ ہولے سے اس کا سر تہپتہا کر اٹھ کھڑا ہوا تو زوہان نے بھی وضو کرنے کے لئے ہاتھ روم کا رخ کیا۔

وہ اسے لیتے کمرے میں داخل ہوا اور جھٹکے سے اسے بیڈ پر ڈالا۔ صاحبہ کراہ کر رہ گئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے اس کی جانب نگاہیں اٹھائیں جو لہو چھلکاتی آنکھیں کے کناروں کو دباتا کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔ وہ پلٹ کر ایک دم اس کی طرف بڑھا تو وہ ڈر کے مارے پیچھے ہٹنے لگی پر کمر بیڈ کی پشت کے ساتھ لگنے سے اسے احساس ہوا کہ اس کا راستہ مسدود ہو چکا ہے۔ وہ جارحانہ تیور لئے اس کی طرف لپکا اور اسے شانوں سے تھام کر اپنی اور کھینچا۔ اس سے ٹکرائو سے بچنے کی خاطر وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر جما گئی۔ اب وہ ایک ٹانگ زمین پر جب کہ دوسری ٹانگ بیڈ پر موڑ کر رکھے اسے شانوں سے تھامے اس کی جانب جھکا ہوا تھا جب کہ وہ سہمی ہرنی کی طرح آنکھیں پھیلائے ہاتھ اس کے سینے پر جمائے تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اس نے کہاں دیکھا تھا پہلے کبھی اس کا یہ جارحانہ انداز۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسے کھینچ کر اپنے مقابل کھڑا کر گیا تو وہ کٹی ڈال کی مانند اس کے سینے سے جا لگی۔ وہ اس کان کے قریب جھکا تو وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔

تمہیں کیا لگا تھا صاحبہ کہ تم اس مرزا کو دھوکہ دے کر بڑی شان سے کسی" اور کے لئے سچ دہج کر اس کی سچ سجانے کی تیاری کرو گی اور یہ مرزا چپ چاپ دیکھتا رہے گا۔ مرزا تو دھوکہ دینے والے دشمن کو بھی معاف نہیں کرتا تو تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ دھوکے باز یار اور پیار کو معاف کرے گا۔ ہم؟ صاحبہ اپنے بھائیوں کی خاطر مرزا کو دھوکہ دے اور یہ مرزا دو دن اپنی مردہ محبت پر آنسو بہا "اکر صبر کر کے بیٹھ جائے ایسی خوش فہمی تمہیں کہاں سے لاحق ہوئی؟

اس کے سرد انداز سے صاحبہ کی رڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ بات کرتے اور بان کے لب صاحبہ کے کان سے مس ہوتے اسے ایک نئے امتحان میں ڈال گئے۔ اس نے کسمسا کر پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تو وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

URDU NOVEL BANK

جانتی ہو محبوب کے مرنے پر عاشق کو کبھی نہ کبھی صبر آ ہی جاتا ہے پر "محبت کے بے موت مرنے پر صبر کون کرے؟"

اس کے بھگو بھگو کر مارنے پر صاحبہ کی آنکھوں میں نمی ابھرنے لگی۔ اس نے اپنی صفائی میں بولنے کی کوشش کر پر حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا۔ کلائیوں سے بہتا خون اور سر میں اٹھتی ٹیسیوں سے زیادہ تکلیف اس کے تیز دھار الفاظ دے رہے تھے۔

اس کے آنسوؤں کو تمسخر بھری نظروں سے دیکھتا وہ اپنے اور اس کے درمیان
visit for more novels:
www.urduromelbank.com
فاصلہ بنا گیا۔

یہ آنسو کیوں بہا رہی ہو اب؟ اوہ سمجھ گیا۔ آج تو تمہاری بارات آنی تھی بہت "شان سے جس کی خاطر تم یوں سج دہج کر اپنا روپ سنوار کر محو انتظار تھی پر افسوس سب کچھ تمہاری سوچ کے الٹ ہو گیا اور قسمت تمہیں اسی انسان کے در

پر کے آئی جسے تم بہت شان سے دھوکہ دے کر فرار ہوئی تھی۔ کیوں سہی کہہ رہا
"ہوں نا؟"

وہ اس کی ٹھوڑی تھام کر طنز کے تیر چلاتا مستفسر ہوا تو وہ لب سییتی چہرہ موڑ
گئی۔ اس کے چہرہ موڑنے پر اورہان کی نظر اس کی گردن سے رستے خون پر پڑی۔
گلوبند پہنا ہونے کی وجہ سے وہ اس کے زخم کی نوعیت نہ جان سکا پر اس کی
تکلیف محسوس کرتے سینے میں موجود گوشت کا لوتھڑا تڑپنے لگا تھا۔ لاکھ خود پر قابو
پاتا پر اسے دیکھتے سینے میں دفن محبت پھر سے سر اٹھانے لگی تھی۔ دل کے
ہاتھوں مجبور ہو کر اورہان نے صاحبہ کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی لب
بھینچے اس کے قریب بیٹھ گیا۔ سب سے پہلے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن کے گرد
لیٹا وہ گلوبند نکالا تو وہاں موجود زخم دیکھتے اس کی آنکھیں مزید سرخ ہو گئیں۔ شاید
کسی نے اس کی گردن پر دباؤ ڈالا تھا جس کی وجہ سے گلے میں پہنا گلوبند جلد
میں پیوست اساسا زخمی کر گیا۔ اس نے گلے میں پکڑا گلوبند زور سے دیوار میں
دے مارا۔ اس کے تیور دیکھتی صاحبہ سہمی بیٹھی تھی۔ اورہان نے اس کے

URDU NOVEL BANK

کندھے پر گرا دوپٹہ پکڑ کر علیحدہ کیا اور نیچے زمین پر پھینک دیا۔ گردن خالی ہونے اور دوپٹے کے بوجھ سے آزاد ہونے کی وجہ سے اس کا سراپا واضح ہونے لگا تو وہ اس کے سامنے اس حالت پر خود میں سمٹنے لگی پر وہ پرواہ کے بغیر اپنا کام جاری کر گیا۔ دوپٹے کے بعد اس نے صاحبہ کے ہاتھ تھامے اور باری باری دونوں ہاتھوں کو چوڑیوں کے بوجھ سے بھی آزاد کر دیا۔ کلائیوں پر ٹوٹی ہوئی چوڑیاں چبھ کر جگہ جگہ سے اسے زخمی کر گئی تھیں جہاں سے نکلتا خون بھی اب جم چکا تھا۔ اسے ہر طرح کے مصنوعی بوجھ سے آزاد کروا کر وہ الماری کی جانب بڑھا اور وہاں سے ایک سادہ سرخ رنگ کا جوڑا نکال کر واپس صاحبہ کی طرف آیا۔

اٹھو اور یہ لباس تبدیل کر کے آؤ فوراً۔ تم بے شک ایک دھوکے باز ٹھہری پر"

میرے نکاح میں آچکی ہو اور اپنی منکوحہ کے جسم سے لپٹا اپنے رقیب کے نام کا

"یہ جوڑا مجھے زہریلے پچھو کی طرح ڈستا ہوا محسوس ہو رہا۔

وہ ہاتھ میں پکڑا جوڑا اس کے آگے پھینکتا ہوا بولا تو وہ چپ چاپ لباس پکڑتی ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھا گئی۔

لباس تبدیل کر کے وہ باہر آئی تو وہ فرسٹ ایڈ باکس بیڈ پر رکھے بیٹھا تھا۔ اس کے باہر نکلنے پر اورہان نے نظریں اس پر ٹکائیں تو ایک پل کو سینے میں دھک دھک کرتا دل رک سا گیا۔ سادہ مگر نفیس سا سرخ جوڑا پہنے بغیر کسی آرائش و زیبائش کے بھی وہ اس قدر دل ربا لگ رہی تھی کہ اورہان بلوچ سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔ اس سے پہلے کے اس کا خود کے گرد بنایا گیا نفرت کا خول چھٹتا وہ ایک دم سے ہوش میں آتا نظریں پھیر گیا۔ اسے ایک جگہ پر جم کے کھڑا دیکھتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھا کر خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ صاحبہ خاموش زبان اور بولتی آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھے گئی۔ جب جان لٹانے والا جان لینے کے در پر آجائے تو جان بغیر کسی حربے کے ہی نکل جاتی ہے۔ محبوب کو مارنے کے لئے کسی تیز دھار آلے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ زہر جیسے سفوف کی۔ بس عاشق کی نظر اندازی اور بیگانہ انداز ہی کافی ہوتا ہے محبوب کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے۔ اور اس کا یہ انداز سہتی صاحبہ واقعی ایک ایک پل میں نا جانے کتنی دفعہ مر رہی تھی۔

اس کے بیٹھنے پر اورہان نے اس کی کلائیاں باری باری ڈیٹول سے صاف کیں پھر ان پر دوا لگائی۔ ہاتھوں سے فارغ ہونے کے بعد اس نے بلا جھجھک ہاتھ بڑھا کر اس کے گلے میں پڑا دوپٹہ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور کہسک کر اس کے اور بھی نزدیک بیٹھ گیا۔ وہ ہاتھ کی انگلی پر دوا رکھتا آہستہ آہستہ اس کی گردن پر لگانے لگا۔ اس کا یہ سارا عمل بہت نرمی لئے ہوئے تھا۔

صاحبہ نے اس کے تاثرات جاننا چاہے پر اس کی سپاٹ تاثرات اسے جہر جہری لینے پر مجبور کر گئے۔ کتنے خواب سجائے تھے دونوں نے اس دن کی خاطر کتنے حسین جذبات تھے اس رات کو لے کر پر وقت نے ایسا پلٹا کھایا تھا کہ سارے خواب اور جذبات وقت کے سمندر کی تیز دھار میں بہتے چلے گئے۔

اس کا دوپٹے سے بے نیاز نازک سراپا دیکھتے اورہان کا دل ڈولنے لگا۔ ایک تو محبوب اور دوسرا اس پر جما جائز حق، اس کے دل میں بہت سے جذبات ابھرنے لگے۔ نظریں اس کی شفاف بے ریا گردن سے پھسلتی ہوئی اس کے خوبصورت

URDU NOVEL BANK

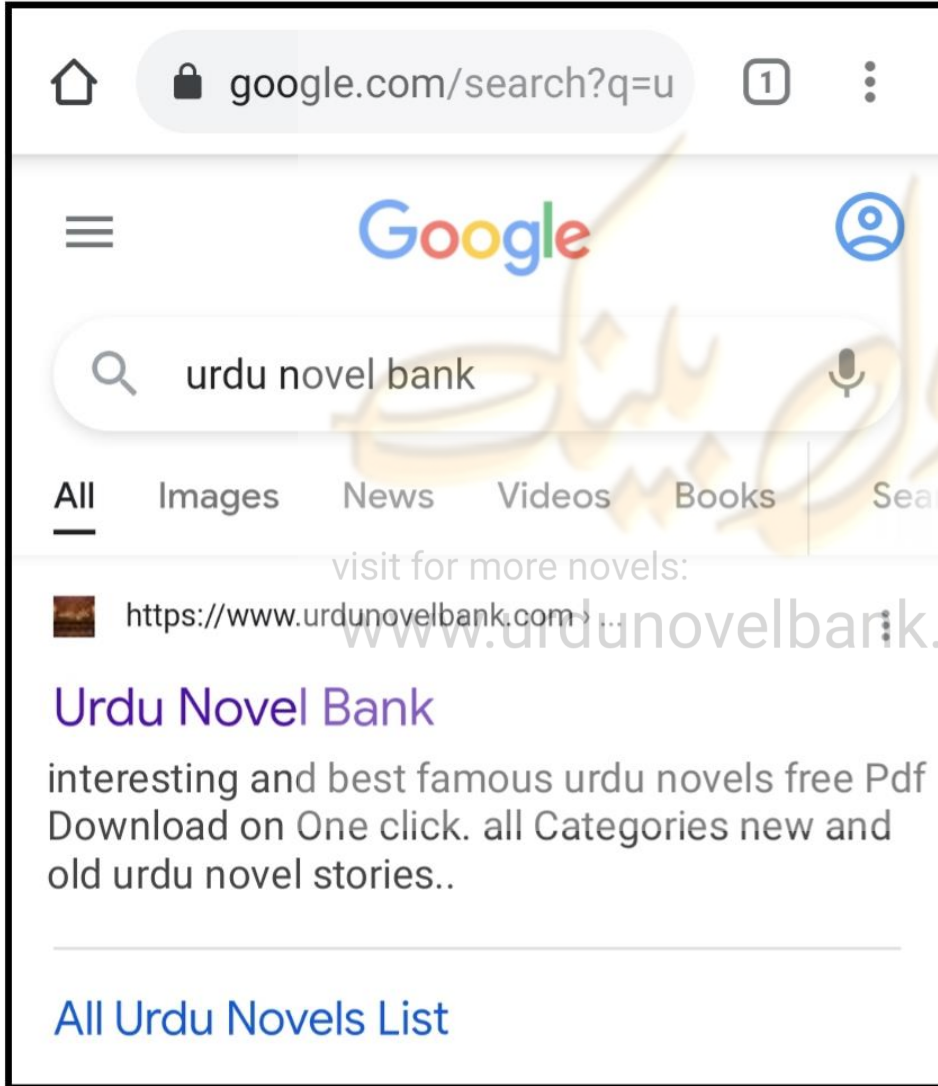
سراپے میں الجھنے لگیں تو وہ اپنے منہ زور جذبات پر قابو پاتا ایک جھٹکے سے وہاں سے اٹھ کر دور جا کھڑا ہوا۔

اس خوش فہمی میں ہرگز مت رہنا کے مجھے تم سے بے پناہ محبت ہے جو میں "تمہارے خیال اور فکر میں مرا جا رہا ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں تمہیں اپنی نفرت سہنے کے قابل بنا رہا ہوں۔ اور آخر ایک انسان ہوں اپنے سامنے کسی انسان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا کیوں کہ میرے سینے میں دل نامی چیز موجود ہے "پر تم کیا جانو! تمہارا کون سا کبھی واسطہ پڑا ہے اس چیز سے۔

جذبات کے سمندر پر نفرت کی چادر لپیٹ کر اس پر طنز کے تیر برساتا وہ کمرے سے ملحق ٹیرس پر نکل گیا تو پیچھے وہ تکیے میں منہ چھپاتی اپنی محبت کی موت پر ایک بار پھر سے رو دی۔

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

صوبہ بلوچستان کے ایک گاؤں خضدار میں بنی بلوچ حویلی جو کہ خوبصورتی اور آعلیٰ شان و شوکت کے باعث ایک شہکار مانی جاتی تھی اس میں دو خاندان مقیم تھے۔ مرزا ارقم بلوچ اور مرزا ارحم بلوچ دو ہی بھائی تھے۔ ماں باپ ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے تو دونوں بھائی ہے ایک دوسرے کا سہارا رہ گئے۔ دونوں بھائیوں میں محبت مثالی تھی۔ بڑے بھائی ارقم بلوچ جنہوں نے باپ کی وفات کے بعد سرداری بھی سنبھالی اور چوٹے بھائی کو بھی۔ جہاں بڑا بھائی چھوٹے بھائی کی ہر خواہش پر لبیک کہتا وہیں چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی ہر بات پر سر تسلیم خم کرتا۔ دونوں کے مزاج اور عادتیں بھی ایک سی تھیں۔ دونوں نہایت نرم اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے۔ ارقم بلوچ کی اہلیہ رخسار بیگم تھوڑی کمرخت طبیعت کی مالک تھیں جب کہ ارحم بلوچ کی اہلیہ ناز ارحم ان کی طرح ہی نرم اور سلجھے مزاج کی تھیں۔ ارقم بلوچ کے تین بچے تھے۔ سب سے بڑا بیٹا ستائیس سالہ مرزا اورہان بلوچ جو دو سال قبل لندن سے ایم۔ بی۔ اے کر کے لوٹا تھا اور شہر میں

اپنا بزنس قائم کر چکا تھا جس نے محض دو سالوں میں ہی خاصی بلندی حاصل کر لی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ گاؤں میں اپنے باپ اور چچا کا بوجھ کم کرنے کی خاطر زمینوں کے حساب کتاب پر بھی نظر ڈال لیتا اور کبھی کبھار زمینوں کا چکر لگا لیتا۔ دو سال قبل اس کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کی بے رنگ زندگی میں خوش نما رنگ بھر دیے پر کب یہ خوش نما رنگ سیاہ تختی کے سیاہ رنگوں میں بدلے پتا ہی نہ چل سکا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے بھی اوربان بلوچ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی۔

اوربان سے چھوٹا چوبیس سالہ مرزا افگن بلوچ تھا جو یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ تھا اور بی۔بی۔اے کے آخری سال میں تھا۔ وہ شرارتی سا افگن پوری حویلی کی جان تھا جو ہر کسی کے ساتھ موج مستی کر کے قہقہے لگاتا حویلی کو ہر دن پر رونق رکھتا تھا۔ اوربان کے دل کا ٹکڑا تھا وہ۔ تیسرے اور آخری نمبر پر آتی تھی اٹھارہ سالہ زوہان بلوچ۔ اوربان اور افگن کی چھوٹی سی گریڈ۔ حویلی میں سب سے چھوٹا بچا ہونے کی وجہ سے وہ حویلی بھر کی لاڈلی تھی۔ وہ اتنی خوب صورت، معصوم اور نازک سی

تھی کہ بے ساختہ ہی اس پر پیار آتا تھا۔ وہ گاؤں کے ہی ایک کالج میں زیر تعلیم تھی جو کہ اس کے بابا سائیں نے ہی بنوایا تھا تا کہ گاؤں کی بچیاں تعلیم حاصل کر سکیں۔

مرزا ارحم بلوچ کے دو بچے تھے۔ بڑا بیٹا چھبیس سالہ مرزا شیخان بلوچ جو لندن سے ایم۔ بی۔ اے کرنے کے بعد وہیں اپنا بزنس اسٹیبلشمنٹ چکا تھا۔ ایک سفر کے دوران وہ ایک ایسے حادثے کا شکار ہو گیا جس نے اس کی زندگی بدل ڈالی۔ نہ صرف اسے ایک ٹانگ سے محروم کر دیا بلکہ اس کا دل بے دردی سے توڑتے ہوئے اس کا محبت پر سے اعتبار بھی اٹھا دیا۔ آپریشن کے بعد چھ ماہ بستر پر رہنے کے بعد وہ وہیں مقیم ہو چکا تھا۔ پاکستان واپسی کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ وہ اپنے غم اپنے تک محدود رکھنا چاہتا تھا۔ پر افغن کی ناگہانی موت نے اسے مجبور کر دیا پاکستان کا رخ کرنے پر۔ شیخان سے چھوٹی تئیس سالہ رومیہ تھی جو ماسٹرز کی سٹوڈنٹ تھی۔ یہ تھا بلوچ حویلی میں مقیم چھوٹا سا خاندان جہاں کے ہنستے بستے لوگوں کو کسی کی نظر لگ چکی تھی۔



نیم تاریک کمرے کے ایک کونے میں سکڑ سمٹ کر بیٹھی وہ خستہ حال لڑکی پر کسی مردے کا گمان ہوتا تھا۔ انتہائی سفید رنگت میں زردی گھل کر اسے ایک لاش بنا رہی تھی۔ نیلی آنکھیں اطراف سے سیاہ ہو رہی تھیں اور اندر کو دہنسی ہوئی تھیں۔ باریک لبوں پر پیڑی جمی ہوئی تھی۔ الجھے بکھرے دراز بال چہرے کے اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے نین نقوش دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے یہ اجڑی ہوئی لڑکی بہت حسین رہی ہو جیسے۔ پر اس وقت تو اسے دیکھتے محض ایک زندہ لاش کا ہی تاثر ابھرتا دماغ میں۔

وہ ایسی تو نہ تھی۔ وہ تو ہنستی کھلکھلاتی ایک حسین شہزادی تھی۔ شوخی اس کے مزاج کا خاصہ تھی۔ محبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی پر اس کو تو محبوب کی موت نے کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔ محبوب بھی وہ جو محرم تھا۔ کتنا خوش تھے وہ دونوں جس دن انھیں ایک پاک بندھن میں باندھ کر ہمیشہ کے لئے ایک کر دیا

URDU NOVEL BANK

گیا تھا۔ ایک دوسرے کا ساتھ سوئپ دیا گیا تھا۔ پر وہ قدرت کے فیصلوں سے آگاہ نہ تھے۔ وہ قدرت کے فیصلوں سے بے خبر ایک ساتھ کتنے حسین خواب بُن گئے تھے۔ انہی خوابوں کی ٹوٹی ہوئی کپچیاں ٹوٹ کر اس کی آنکھوں کو لہو لہان کر گئی تھیں۔

دروازہ چڑھ کی آواز سے کھلا اور شیطان کمرے میں داخل ہوا۔ اسے بیڈ پر غیر موجود پا کر اس نے پورے کمرے میں ایک نظر ڈورائی تو اسے ایک کونے میں زمین پر اجڑی ہوئی حالت میں بیٹھا دیکھ کر شیطان کا دل کسی نے مسٹھی میں لے لیا۔ اس نے کہاں دیکھی تھی اپنی گڑیا کی ایسی حالت۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

"!رومی"

اس کے پکارنے پر بھی اس کی پوزیشن میں رتی برابر فرق بھی نہ آیا۔ وہ بھاری دل کے ساتھ قدم قدم چلتا اس تک آیا اور اس کی پاس ہی نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

"!رومی میری گڑیا"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے پاس بیٹھتا اسے اپنے حصار میں لے گیا۔ اب کے اس کی پکار پر وہ چونک کر اس کی طرف چہرہ موڑ گئی۔

"اللا"

اس کے ہونٹوں نے جنبش کی تو وہ اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔

"اللا کی جان لا لا کا بچہ لا لا کی گڑیا"

وہ اس کا ماتھا چومنے لگا۔ اسکی حالت دیکھتے شیطان کی آنکھوں میں نمی بھر گئی۔ اپنی جان سے پیاری بہن کی یہ حالت اس اونچے لمبے مرد کو رلا گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

صبر کرو میرا بچہ اللہ کی امانت تھا وہ اس نے واپس لے لی۔ ہم کون ہوتے ہیں" اس کے حکم پر سوال اٹھانے والے۔ کیا حالت بنالی ہے آپ نے اپنی۔ میرا بچہ ایسے اس کی روح کو تکلیف ہوگی۔ جانتی ہونا آپ کہ وہ آپ کو اداس نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پھر ایسی حالت بنا کر کیوں اس کی روح کو بے سکون کر رہی ہو۔

URDU NOVEL BANK

اس کی آخری بات پر اس نے تڑپ کر شیطان کی طرف دیکھا اور خود پر ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی کہ شیطان سے اسے قابو کرنا مشکل ہو گیا۔

اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا لالا؟ وہ تو کہتا تھا کہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا پھر کیوں مجھے اکیلا چھوڑ گیا۔ آپ جانتے ہیں نا کہ وہ میرے لئے کیا ہے میں کیسے صبر کروں لالا میرا دل پھٹ رہا ہے میرا کلیجہ چھلنی ہو رہا ہے۔ مجھے کسی طور سکون نہیں آ رہا لالا میں کیا کروں

تڑپ تڑپ کر رو کر کہتی وہ شیطان کو ضبط کی آخری حدوں پر لے گئی۔

"بس میری جان رونا نہیں۔ کیا آپ اس کی روح کو تکلیف دینا چاہتی ہو؟"

اس کے پوچھنے پر وہ تیزی سے نفی میں سر ہلا گئی۔ آنکھوں سے نکلتے موتی گالوں پر بہتے چلے جا رہے تھے۔

"تو پھر آنسو مت بہاؤ۔ اب نہیں روئے گی نا میری گریبا؟"

"جی۔"

ایہ تھی روئیسہ افغن بلوچ۔ مرزا افغن بلوچ کی منکوحہ اور اب اس کی بیوہ

O O O O O O O O O O O O O O O O

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

گی پر جب اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ کے وسط میں ٹانگوں کے گرد بازو باندھے گھٹنے پر سر ٹکائے بیٹھی تھی۔ وہ اسے متوجہ کرنے کے لئے اپنے پیچھے زور سے کمرے کا دروازہ بند کرتا ہاتھ روم میں گھس گیا۔ دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز پر وہ ایک دم دہل کر ہوش میں واپس لوٹی تو نظر سیدھا اس بد گمان پر گئی جو ہاتھ روم میں داخل ہو رہا تھا۔

وہ تویلے سے بال رگڑتا باہر آیا تو اسے ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھے پایا جب کہ اسے باہر آتے دیکھ کر صاحبہ کے دل نے رفتار پکڑ لی۔ اسے قمیض کے بغیر دیکھتے وہ سٹیٹا کر نظروں کا زاویہ بدل گئی کہ وہ اس وقت صرف ایک ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا۔ بالوں میں برش پھیرتے وہ شیشے میں نظر آتے اس دشمن جاں کے عکس کو دیکھنے لگا جو بڑی شان سے اس کے کمرے میں اس کے بیڈ پر براجمان تھی۔ وہ بال بنا کر برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ کی جانب قدم بڑھا گیا تو صاحبہ کا دل خوف سے سکڑ گیا۔

"اٹھو یہاں سے مجھے سونا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے سر پر کھڑا ہو کر بولا تو وہ ہونق بن کر اسے دیکھنے لگی۔

"سنائی نہیں دے رہا کیا؟"

اب کے وہ تھوڑا چیخ کر بولا تو وہ اٹھنے کی بجائے مزید بیڈ کی پشت کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

"!م۔۔ میں کہاں جاؤں گی"

. اس کے مسمانے پر وہ اسے گھورنے لگا

"اتنا بڑا کمرہ ہے جہاں مرضی چلی جاؤ پر میرے بیڈ سے اٹھ جاؤ۔ وہ سامنے پڑا صوفہ اتنا بڑا ضرور ہے کہ تم آسانی سے اس میں سما جاؤ۔ اب اٹھ بھی چکو بس بیڈ سے اٹھنے کو بولا ہے دنیا سے اٹھنے کا نہیں جو مرگ طاری ہو گیا ہے تم پر۔"

وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور تیزی سے صوفے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ بغیر اس پر ایک نظر ڈالے بیڈ پر دراز ہو کر آنکھوں پر بازو رکھ گیا پر اس سے پہلے کمرے کی بتی گل کرنا نہ بھولا تھا۔ وہ صوفے پر بیٹھی خوف کے زیر حصار آیات الکرسی کا ورد کرنے

URDU NOVEL BANK

لگی۔ تھوڑی دیر مزید گزری تو اسے رونا آنے لگا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اسے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے پھر بھی اندھیرے کمرے میں اسے خود سے دور کر دیا۔ اس کا ننھا سادل معصوم سا شکوہ کرنے لگا۔ وقت تھوڑا اور سرکا تو وہ اپنے خوف پر قابو پانے کی کوشش کرتی نیم دراز ہو کر آنکھیں بند کر گئی جب اچانک کتوں کے بھونکنے کی آواز آنے لگی۔ وہ بغیر ایک بھی لمحہ ضائع کے صوفے سے اٹھی اور بیڈ کی طرف دوڑ لگا گئی۔ وہ اس کے پہلو میں بیٹھی سسکنے لگی۔ صاحبہ نے روتے ہوئے ایک شکوہ کن نگاہ اور بان پر ڈالی جو آنکھوں پر بازو دھرے نیند میں گم تھا جب کہ اس کی جان خوف سے ہلکان ہوئی جا رہی تھی۔ وہ ڈرتے ڈرتے اس کے پہلو میں دراز ہو گئی اور اس کا چہرہ نہانے لگی۔ یوں ہی اسے تکتے تکتے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی اسے پتا ہی نہ چل سکا۔ اس کی بھاری سانسوں کی آواز سنتے اور بان نے دھیرے سے آنکھوں سے بازو ہٹایا اور رخ موڑ کر اس دھوکے باز حسینہ کی طرف دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ وہ چہرہ تھا جسے دیکھتے اورہان بلوچ رات سے دن اور دن سے رات کر سکتا تھا۔ اس چہرے کا نقش نقش حفظ تھا اسے۔ اس کے سونے کی یقین دہانی کرتے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر جھولتی اس لٹ کو اس کے کان کے پیچھے اڑسا جو اس کے چہرے پر جھولتی اورہان کے دیکھنے میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھی۔ اس کی نم پلکیں اور چہرے پر موجود آنسوؤں کی مٹے مٹے نشانات دیکھ کر اورہان کا دل تکلیف سے بھر گیا۔ وہ تو اپنی سرداری کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی برداشت نہ کرتا تھا اور کہاں اب خود ہی اس کے آنسوؤں کی وجہ بن بیٹھا تھا پر اسے ایسا بننے پر مجبور کرنے والی بھی وہ خود ہی تھی جس نے اسے دھوکہ دے کر اس کی محبت اس کے منہ پر دے ماری۔ پر وہ اپنے اس دل کا کیا کرتا جو چاہ کر بھی اس سے غافل نہ ہو پا رہا تھا۔ وہ لاکھ اس کے سامنے اس نے نفرت کا پرچار کرتا پر حقیقت تو یہی تھی کہ جنونی محبت کو نفرت میں بدلنا آسان نہیں تھا۔ محبوب کی ایک جھلک ہی ہر نفرت اور ناراضگی پر بھاری ہوتی ہے۔ پر صاحبہ نے اورہان کو دھوکہ دے کر اس کی محبت کے منہ پر جو تمانچہ مارا تھا اس کے لئے وہ

اسے کبھی معاف نہیں کر پا رہا تھا۔ اس نے دھیرے سے اس کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے اس کے زخموں پر اپنے سلگتے ہوئے لبوں کا مرہم رکھنے لگا۔ وہ نیند میں اس کا لمس محسوس کرتی کسمسائی تو وہ دھیرے سے اس کا ہاتھ نیچے رکھتا اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ گیا تو وہ بھی نیند میں پر سکون ہوتی مزید اس میں گھسستی اس کا ضبط آزمانے لگی پر وہ خود پر قابو پاتا آنکھیں موند گیا

O O O O O O O O O O O O O O O O

visit for more novels:

اس واقعے کو ہفتہ گزر چکا تھا۔ صاحبہ جب اگلی صبح اٹھی تو اوربان وہاں موجود ہی نہ تھا۔ دس بجے کے قریب ملازمہ اسے کمرے میں ناشتہ دینے آگئی تھی۔ اسی سے صاحبہ کو معلوم پڑا کہ اوربان شہر روانہ ہو چکا ہے۔ اس نے پتا نہیں حویلی والوں کو کیا کہا تھا کہ کوئی بھی اس پورے ہفتے میں اس کے پاس نہ آیا تھا نہ ہی ایسا کوئی پیغام اس تک پہنچا تھا۔ وہ سارا دن کمرے میں پڑی رہتی۔ اوربان کا رویہ اس کی جان نکال رہا تھا۔ اس نے کبھی خواب میں بھی اس کا ایسا سلوک

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

نہ سوچا تھا۔ اس کے پاس موبائل بھی نہ تھا جو اس سے رابطہ کر سکتی۔ ابھی بھی وہ بیڈ پر مضحمل سی بیٹھی ماضی کی یادوں میں گم تھی جب ملازمہ شانو وہاں آئی۔ یہ ملازمہ اوربان صاحبہ کہ لئے مختص کر گیا تھا جو اسے ہر ضرورت کا سامان کمرے میں پہنچا دیتی۔ صاحبہ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ پریشان سی اس کے پاس آکھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا رانی اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے نا؟"

اس کے پوچھنے پر وہ نفی میں سر ہلا گئی تو صاحبہ کو بھی تشویش ہونے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بی بی جی نیچے بڑی بیگم صاحبہ آپ کو بلا رہی ہیں جی۔"

اس کی بات پر صاحبہ کا رنگ خوف سے سفید پر گیا۔

"پپ۔۔۔ پر کیوں۔۔۔ مجھے کیوں بلایا ان۔۔۔ انہوں نے۔"

اس کا خوف دیکھتے شانو کو بھی دکھ ہونے لگا۔

URDU NOVEL BANK

پتا نہیں بی بی جی انہوں نے بس مجھے آپ کو بلانے کا بولا۔ ہم نوکروں کو وجہ " کون بتاتا ہے جی۔ ہم تو بس حکم کے غلام ہیں۔ جو ہمیں حکم ملتا ہے ہم اس کی تعمیل کر دیتے ہیں جی۔

اس کے لہجے میں دکھ کے ساتھ بے بسی بھی در آئی تھی۔

صاحبہ جی کڑا کر کے اپنی جگہ سے اٹھی اور پیروں میں چپل اڑستی اس کی تقلید میں نیچے کا رخ کر گئی۔ اس کا دل خوف سے بے تحاشہ دھڑک رہا تھا۔ دالان میں داخل ہو کر اس کی نظر رخسار بیگم پر پڑی جو چہرے پر غیض لئے کھڑی تھیں۔ ان کے ساتھ ہی ان کی ملازمہ خاص رانی چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے اسے کمینگی سے دیکھ رہی تھی۔

"آگے آؤ لڑکی"

URDU NOVEL BANK

اسے ایک جگہ پہ ہی جما دیکھ کر رخسار بیگم نے کرخت آواز میں اس پر حکم صادر کیا تو وہ حلق تر کرتی دھیرے دھیرے ان کی طرف بڑھنے لگی اور ایک مناسب فاصلے پر جا کھڑی ہوئی۔

کتنے دن کمرے میں بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑو گی۔ کوئی چاؤں سے نہیں بیاہ" کے لائی گئی تم۔ خون بہا میں آئی ہو اس لئے بہتر ہے کہ اپنی اوقات نہ بھولو۔ اب کچن میں دفع ہو اور سارا کچن صاف کرو۔ سستی دکھائی تو انجام کی ذمہ دار خود "ہو گی پھر۔

ان کی بات پر وہ خود پر ضبط کرتی لب بھینچ گئی اور رانی کے اشارے پر اس کی پیچھے کچن میں چلی گئی۔

کچن کی حالت دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا۔ اسے لگا جیسے جان بوجھ کر اس سے زیادہ کام کروانے کی خاطر یہ سارا گند پھیلایا گیا ہو۔ اس نے تو کبھی کسی کام کو ہاتھ بھی نہ لگایا تھا۔ اس کا نام لیتے اس نے دوپٹہ کمر پر باندھا اور کام میں جت گئی۔ صبح سے اس نے کچھ نہ کھایا تھا اور اب رات ہونے کو آئی تھی۔

اس نے جلدی جلدی ہاتھ چلا کر کام جلدی ختم کرنے کی کوشش کی۔ کام ختم ہوتے ہی اس نے شکر کیا اور اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ سیڑھیوں پر ہی پہنچی تھی کہ رخسار بیگم اسے پھر سے آواز دے گئیں۔

میں نے تمہیں کمرے میں جانے کا بولا جو تم جا رہی ہو۔ واپس آؤ اور آکر "میرے پاؤں دباؤ۔"

ان کی بات پر صاحبہ کا دل چاہا انہیں ٹھوک کر جواب دے دے پر جانتی تھی کہ ایسا کرنے سے وہ اس کے عتاب کا نشانہ بن جائے گی اور یہاں اسے بچانے والا بھی کوئی نہ تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ لب بھیج کر ان کے پیچھے ان کے کمرے میں داخل ہوئی اور ان کے لیٹنے پر ان کے پاؤں دبائے لگی۔ دو گھنٹے گزر گئے پر انہوں نے ایک دفعہ بھی اسے نہ بولا کہ بس کرو بلکہ جب اس کا ہاتھ تھوڑا سا ڈھیلا ہوتا وہیں ان کی جھاڑ سننے کو ملتی۔ آخر کار جب وہ گہری نیند میں چلی گئیں تو ان کے سونے کی یقین دہانی کرتی وہ وہاں سے نکل آئی اور کچن کا رخ کیا کہ بھوک زوروں پر تھی۔ اس نے

URDU NOVEL BANK

جلدی سے جا کر فریج کا دروازہ کھولنا چاہا پر یہ کیا؟ فریج کا دروازہ ہی بند تھا۔ اس نے کچن کا جائزہ لیا تو ایک ہاٹ پاٹ میں صرف ایک سوکھی روٹی ہی پڑی ہوئی تھی یہاں تک کہ سالن بھی فریج میں رکھ دیا گیا تھا۔ وہ بے دل ہو کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی ارادہ یہی تھا کہ شانو سے کہہ کر کھانا منگوا لے گی۔ اسے شانو اپنے کمرے کے باہر ہی مل گئی۔

"شانو فریج کیوں لاک ہے؟ مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز کچھ کھانے کو لا دو۔" وہ اسے بولتی خود کمرے میں داخل ہو گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "جی بی بی جی میں ابھی لائی۔"

شانو کہتی نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

صاحبہ کمرے میں آکر فریش ہونے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ وہ فریش ہو کر باہر آئی تو شانو سر جھکا کر کھڑی تھی۔

"شانو کھانا لے کر نہیں آئی تم؟"

URDU NOVEL BANK

صاحبہ نے کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

وہ۔۔۔ وہ بی بی جی۔۔۔۔ بڑی بیگم صاحبہ نے۔۔۔ فریج کو تالا لگوا دیا ہے جی اور"

۔۔۔ اور آپ کو کھانا دینے سے منع کر دیا ہی جی۔

وہ بیچاری خود میں ہی شرمندہ ہوئی جا رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ یہاں سے۔"

اس کے جانے کے بعد وہ اوندھے منہ بیڈ پر گر گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی پر خالی پیٹ کیسے نیند آتی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بھوک سے تنگ آکر اٹھ بیٹھی۔ گھڑی پر وقت دیکھا تو گھڑی بارہ کا ہندسہ عبور کرتی ہوئی نظر آئی۔ اس نے سائیڈ پر پڑا دوپٹہ گلے میں ڈالا اور نیچے چلی آئی۔ نیچے کی ساری لائیں بند تھیں بس ایک ہی لائٹ چل رہی تھی۔ وہ آیت الکرسی کا ورد کرتی کچن کی طرف آگئی۔ اس نے کچن کی لائٹ جلا کر ایک دفعہ پھر فریج کا جائزہ لیا پر وہ اب تک لاک تھی۔ ہاٹ پاٹ کھول کر دیکھا وہی سوکھی روٹی ویسے

URDU NOVEL BANK

ہی پڑی تھی۔ اس نے گلاس پکڑ کر ٹوٹی سے پانی ڈالا اور وہ روٹی بھی ایک پلیٹ میں رکھ لی اور اس کا نام لیتے وہ روٹی کھانی شروع کر دی۔ وہ چھوٹے چھوٹے نوالے لے رہی تھی پر بغیر کسی سالن کے وہ خشک سادہ روٹی اس کے گلے میں اٹک رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی پر بھوک ایسی تھی کہ ہاتھ پیچھے کرنے کا دل ہی نہ چاہ رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ سے آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتی دوسرے ہاتھ سے روٹی کے نوالے منہ میں رکھ رہی تھی۔ بیچ میں پانی کے چند گھونٹ بھر کے حلق تر کر لیتی۔

"یہ کیا کھا رہی ہو تم؟"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اپنے عین پیچھے اور ہان کی آواز سنتی وہ ایک پل کو اپنی جگہ پر ساکت ہوئی پر اگلے ہی پل دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

وہ شہر سے ابھی حویلی پہنچا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اوپر واقع اپنے کمرے کا رخ کرتا اس کی نظر کچن کی جلتی لائٹ پر پڑی تو اس کے قدم بے ساختہ اس سمت اٹھنے لگے کچن میں دے پاؤں داخل ہوتے ہی اس کی نظر اس دشمن جاں پر

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پڑی جو سلیب کے ساتھ لگی کچھ کھا رہی تھی اور ساتھ رو بھی رہی تھی۔ اسے روتے دیکھ اس کا دل بے چین ہو اٹھا تو وہ قدم بڑھاتا اس کے عین پیچھے جا کھڑا ہوا پر اسے پانی کے ساتھ روٹی کھاتا دیکھ کر اوربان بھونچکا رہ گا اور سوال داغ بیٹھا پر وہ ایک پل کو روکتی دوبارہ روٹی کھانے لگی اور اسے جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے"

اب کے صاحبہ نے جواب دینا چاہا پر حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا۔ اس نے ہچکی لی تو وہ بے ساختہ پانی والا گلاس تھام کر اس کے منہ سے لگا گیا۔ اس کے انداز سے تفکر جھلک رہا تھا جسے محسوس کر کے وہ ضبط کھوتی پیچھے مڑ کر ایک دم اس کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس کے رونے پر اوربان کا دل گھبرانے لگا۔

"ہوا کیا ہے کیوں اس طرح رو رہی ہو کچھ بتاؤ گی بھی یا نہیں۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اسے پیچھے ہٹانے لگا پر وہ سختی سے اس کے گرد بازو حائل کر گئی۔ اور بان نے اسے کچھ دیر ایسے ہی رہنے دیا پھر پیچھے ہٹایا تو اب کی بار وہ بھی پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"اب بتاؤ مجھے سہی سہی کہ کیا ہوا ہے؟"

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اس کے آنسو پونچھنے لگا۔

"بب۔۔۔ بھوک لگی ہے۔"

وہ نظریں جھکا کر ایسے بولی جیسے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھوک لگی تھی تو فریج میں اتنا کچھ پڑا ہوتا ہے کچھ بھی کھا لیتی یہ سوکھی روٹی"

"کیوں کھا رہی ہو؟"

وہ جانتا تھا کہ وہ بھوک کی بہت کچی ہے۔ اسے ہر گھنٹے بعد ہی کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ چاہئے ہوتا تھا۔ وہ شانو کو خاص تاکید کر کے گیا تھا کہ ہر کچھ دیر بعد اسے کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ دیتی رہے۔

URDU NOVEL BANK

ف۔۔۔ فریج۔۔ فریج لاک ہے اور۔۔ اور کچن میں کھانے کے لئے بس می۔۔ یہ "روٹی ہی تھی۔"

اس کی بات سنتا اور ہان شاک میں چلا گیا۔ بھلا ایسا کیسے ممکن تھا۔ ایسا آج تک نہ ہوا تھا۔ وہ اسے چھوڑتا فریج کی طرف بڑھا پر اسے لاک دیکھتے اس کا دماغ گھوم گیا۔ وہ سخت تیور لئے اس کا ہاتھ پکڑتا اسے دالان میں لے آیا۔

"!رانی!۔۔ رانی"

اس کی دھاڑ پر رانی سوئی جاگی کیفیت میں ہانپتی کانپتی وہاں حاضر ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!جج۔۔ جی سردار جی"

وہ ہاتھ باندھ کر سر جھکا گئی۔

"فریج کو تالا کس نے لگایا۔"

اس کے کڑے تیور رانی کو ہولانے لگے۔

URDU NOVEL BANK

"بب۔۔ بڑی۔۔۔ بڑی بیگم صاحبہ کے کہنے پر لگایا تھا سردار جی۔"

اس کے جواب پر اوربان آنکھیں زور سے میچتا اپنا غصہ قابو کرنے لگا۔

"ایک منٹ کے اندر اندر فریج کی چابی میرے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔"

اس کے حکم پر رانی چراغ کے جن کی طرف غائب ہو کر منٹ سے پہلے ہی حاضر ہو کر اسے چابی تہما گئی۔

"کمرے میں چلو تم۔"

اس کے کہنے پر وہ وہاں سے نکل آئی۔ کمرے میں آکر وہ منہ دھوتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اسے اوربان کا دھوپ چھاؤں سا رویہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دروازے کی سمت دیکھا جہاں سے وہ پتھریلے تاثرات چہرے پر سجائے ہاتھ میں ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے ٹرے لا کر صاحبہ کے سامنے رکھا اور خود ہاتھ روم میں چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

ٹرے میں تازہ روٹیاں گرم سالن سلاد کھیر بوتل اور پانی کا ایک گلاس دیکھ کر اس کی بھوک چمک گئی پر وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔ وہ نہا کر باتھ روم سے باہر نکلا تو کھانا جوں کا توں پڑا تھا اور خود وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر اونگھنے میں مصروف تھی۔

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم؟"

اس کی کڑک آواز پر وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی۔

"مجھے نہیں کھانا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ چپ چاپ اس کے انداز دیکھنے لگا۔ ایک توپجوری اوپر سے سینہ زوری۔

"مجھ سے اکیلے کھانا نہیں کھایا جاتا۔"

اس کی بات پر وہ ابرو اچکا گیا۔

URDU NOVEL BANK

تو نیچے اکیلی کھڑی کس ہوائی مخلوق کے ساتھ مل کر دعوت اڑا رہی تھی جواب "

"اکیلے نہیں کھایا جائے گا

صاحبہ نالاں نظروں سے اسے دیکھنے لگی پر مقابل کو جیسے پرواہ ہی نہ تھی۔ اس نے کھانے والا ٹرے اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گئی۔ اس کی ضد پر اوربان طیش میں اس کی طرف لپکا اور اسے بازو سے کھینچ کر بیٹھا دیا۔

کیا مسئلہ ہے اور یہ اتنے نخرے کسے دکھا رہی ہو۔ چپ کر کے کھانا ہے تو کھاؤ"

"ورنہ آج کے بعد مجھ سے کسی اچھے کی امید مت رکھنا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کہنے کے ساتھ ہی وہ اس کے پاس بیٹھتا کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا چکا تھا۔ وہ پھر بھی اسی طرح بیٹھی رہی تو اوربان نے ایک کڑی نظر اس پر ڈالی۔ وہ ہڑبڑا کر جلدی سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر جب تک وہ کھاتی رہی اوربان بھی اس کا ساتھ دیتا رہا۔ کھانے کے برتن اٹھا کر سائیڈ پر رکھتی وہ بیڈ کی طرف آئی تو وہ آنکھوں پر بازو رکھ کر رخ موڑ کر لیٹ چکا تھا۔ وہ بے دلی سے خود بھی اس کی طرف چہرہ

URDU NOVEL BANK

کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی اور جلد ہی نیند کی وادی میں اتر گئی کیوں کہ اس کے انگ انگ میں تھکاوٹ اتری ہوئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح اس کی آنکھ کسی کے جہنم پھوڑنے سے اٹھی تھی۔ اس نے منہ بناتے ہوئے اپنی مندی ہوئی آنکھیں کھولیں تو مقابل کے تاثرات دیکھتے اس کی ساری نیند ایک پل میں ہی اڑن چھو ہوئی تھی۔ وہ ایک دم سے لیٹنے سے اٹھ کر بیٹھنے لگی تو اس کے بال سرہانے پڑے تارے موتی لگے دوپٹے سے اٹک گئے۔ وہ کراہ کر رہ گئی جب کہ وہ اسے خونخوار نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ صاحبہ نے خشک پڑتے ہونٹوں کو زبان پھیر کر تر کیا اور اپنے بال چھڑواتی اٹھ بیٹھی۔

تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں۔ دس منٹ میں فریش ہو کر یہاں موجود ہو۔
"تم۔ سمجھ گئی میری بات؟"

URDU NOVEL BANK

اوربان کے پوچھنے پر وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔ اسے پھر بھی ایک ہے جگہ پر ٹکے دیکھ کر وہ آنکھیں گھما کر اسے دیکھنے لگا تو وہ اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کرنے لگی۔ اس کا اشارہ سمجھ میں آتے وہ منہ بناتا ایک سائیڈ پر ہو گیا کیوں کہ وہ واقعی اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ اس کی پیچھے ہوتے ہی وہ دوپٹہ اٹھا کر کندھے پر ڈالتی بیڈ سے اٹھی اور ایک توبہ شکن انگڑائی لی۔ وہ جو چور نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی حرکت پر ایک دم سٹپٹا گیا پر وہ لاپروا بنی اس کی سائیڈ سے گزرتی باتھ روم میں بند ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد وہ قمیض کے گرمیوں کا بٹن کھولتا گرمی سانس خارج کر گیا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سگریٹ کی ڈبی اور لائٹر پکڑتا لان کی جانب کھلنے والی کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔ سگریٹ سلگاتے ہوئے اس کی نظریں لائٹر سے نکلنے والے آگ کے شولے پر جمی تھیں۔ سگریٹ سلگا کر وہ استہزائیہ انداز میں ہنس پڑا۔ اس کا دل بھی اس سگریٹ کی طرح سلگ رہا تھا اور صاحبہ کی اس کی زندگی میں دوبارہ موجودگی نے اس کے سینے میں جلتے آگ کے شولے کو بجھانے کی بجائے اور بھی بھڑکا دیا

URDU NOVEL BANK

تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر جھٹک کر سگریٹ کو بجھایا اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگا جو ہلکا فیروزی رنگ کی سادی سی شلوار قمیض میں دوپٹہ سینے پر پھیلائے نکھری نکھری سے کھڑی تھی۔ وہ مضبوط قدم اس کی طرف اٹھاتا بلکل اس کے سامنے آکھڑا ہوا اور ایک تفصیلی نظر اس کے بھیگے سرپے پر ڈالی۔

"!دوپٹہ سر پر اوڑھو"

اس کی سنجیدہ آواز پر وہ اس کے حکم کی تکمیل کرتی دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھ گئی۔ وہ مطمئن ہوتا بغیر ایک لفظ بھی مزید بولے اس کا بازو جکڑتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر سب سے سرد تاثرات دیکھ کر صاحبہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ وہ اسے لئے سیرھیاں اترتا دالان کی جانب بڑھنے لگا۔ صاحبہ اسے روکنا چاہتی تھی پر اس کی ہمت نہ ہوئی۔ سامنے تخت پر بیٹھ کر تسبیح پڑھتی رخسار بیگم کو دیکھ کر صاحبہ کا سانس بند ہونے لگا۔ اورہان نے اسے لے جا کر دالان کے درمیان میں اس کا بازو چھوڑ دیا۔

"!رانی! رانی"

URDU NOVEL BANK

اس کی تیز دھاڑ پر رخسار بیگم نے حیرت سے اسے اور اس کے ساتھ کھڑی صاحبہ کو دیکھا۔ تبھی اس کی دھاڑ پر ہانپتی کانپتی رانی وہاں بھاگی آئی۔

"جج۔۔ جی چھوٹے سردار آپ نے بلایا؟"

رخسار بیگم بھی اپنی جگہ سے اٹھ چکی تھیں اور حویلی کے باقی افراد بھی وہاں جمع ہونے لگے۔

میں صرف ایک دفع پوچھوں گا رانی بالکل سچ سچ جواب دینا۔ رات فریج کس نے "لاک کی تھی؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی سرد آواز پر رانی کا رنگ فق ہونے لگا۔

"وو۔۔ وہ چھوٹے سردار۔۔۔"

"میں نے کہا رانی مجھے بالکل سچ سننا ہے۔"

وہ اسے منہ کھولتا دیکھ کر اس کی بات کاٹتے اپنی بات پھر سے دہرا گیا۔ شیطان خاموشی سے کھڑا سنجیدہ نظروں سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا تھا جب کہ زوہان اور

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

ناز بیگم نے افسوس بھری نظروں سے رخسار بیگم کی طرف دیکھا۔ وہ جانتی تھیں یہ ان کے علاوہ اور کسی کی حرکت نہیں ہو سکتی۔

"میں نے حکم دیا تھا رانی کو ایسا کرنے کا۔ جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو۔"

ان کی بات پر جہاں رانی نے شکر کا سانس لیا وہیں اوربان مٹھیاں بھیچ کر رہ گیا۔

میں نے کہا بھی تھا ماں کہ یہ لڑکی میرے نام سے جڑ کر یہاں آئی ہے تو"

اس کے متعلق ہر فیصلے کا اختیار بھی مجھے ہی ہے۔ جو بھی ہوا یہ جس طرح بھی میری زندگی اور اس حویلی میں شامل ہوئی پر یہ مرزا اوربان بلوچ کی عزت ہے اور میں اپنی عزت خراب کرنے والے کسی شخص کو معاف نہیں کروں گا۔ اور رانی مجھے امید ہے کہ تمہیں اپنی چوٹی بہت عزیز ہوگی اس لئے آئندہ سوچ سمجھ کر

"کوئی قدم اٹھانا۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر رانی جھرجھری لے کر رہ گئی اور اپنی چوٹی کو بے ساختہ مزید دوپٹے میں چھپا گئی۔ رخسار بیگم بہت کچھ کہنا چاہتی تھیں پر اوربان کے سخت تیور دیکھ کر لب بھینچتی اپنے کمرے کی طرف مڑ گئیں۔ اس لڑکی سے تو بعد میں! نمٹوں گی۔ ہمنہ

اوربان صاحبہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا کمرے کی طرف بڑھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی قدم بڑھا گئی۔ وہ کمرے میں آ کر چادر اتار کر سونے پر پھینکتا خود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ صاحبہ اسے دیکھتی انگلیاں مڑوڑتی رہی پھر ہمت کر کے اس کی طرف بڑھ کر اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

"!سردار"

اس بے وفا کی کانپتی آواز میں پکار سن کر اوربان کا ضبط جواب دے گیا۔ وہ اسے اسی ہاتھ سے کھینچ کر اپنے سامنے کرتا اسکی پشت الماری سے لگا گیا جب کہ وہ اس کے جارحانہ قدم پر سختی سے آنکھیں بند کر گئی۔

URDU NOVEL BANK

کہا تھا نا مجھے متوجہ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ کہا تھا نا؟ پھر تمہاری "ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے پکارنے کی۔ تم کسی دھوکے باز لڑکی۔۔۔"

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے منہ پر ہاتھ جما گئی۔ وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا جو نم آنکھیں لئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔ اس کی بھگی ہری آنکھیں دیکھتا وہ خود پر ضبط کے پھرے بٹھانے لگا ورنہ دل ان ہرے آبگینوں کو ہونٹوں سے چھونے کے لئے مچل رہا تھا۔

میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا آپ کو نہ ہی میں بے وفا ہوں۔ وہ سب صرف "ایک غلط فہمی۔۔۔"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ اس کے ہونٹوں پر شدت سے جھکتا سارے الفاظ خود میں سمیٹ گیا وہ اس کا کالر مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں تھام گئی۔ لمحے مزید آگے سر کے تو وہ اس کی شدت سے بے حال ہونے لگی پر اسے خود سے دور کر کے اس کی غلط فہمی اور ناراضگی کو مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی تبھی چپ چاپ اس کا لمس محسوس کرتی رہی۔ اس کی تنگ ہوتی سانسوں کو محسوس کرتے وہ تھوڑا پیچھے ہٹا اور اپنا

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چہرہ اس کے چہرے کے بالکل قریب کر گیا۔ اتنا قریب کے اس کا ناک صاحبہ کے سرخ پڑتے ناک سے ٹکرانے لگا۔ صاحبہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے ساتھ اس کی قمیض کا کالر تھامے کھڑی تھی۔ اس سے پہلے کہ کوئی اور خوبصورت لمحہ ان دونوں کے درمیان آٹھرتا اور بان کے موبائل پر آتی کال نے دونوں کو ہوش دلایا۔ اور بان آہستگی سے اس سے دور ہٹا تو وہ بھی اس کا کالر چھوڑ کر اپنا دوپٹہ درست کرنے لگی۔ اور بان موبائل کان سے لگاتا بغیر اس کی طرف مڑ کر دیکھے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد صاحبہ بیڈ کی طرف بڑھی اور لیٹ کر مسکراتی ہوئی کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کرتی آنکھیں موند گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ کچن کی طرف جا رہی تھی جب ناز بیگم نے اسے آواز دی۔

زوبان! بیٹا رشیدہ نے مشین لگائی ہوئی ہے کپڑے دھو رہی ہی وہ تم ایک کام " کرو شیفان کے کمرے سے اس کے دھونے والے کپڑے لے لا کر رشیدہ کو

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

دے دو کیوں کہ بیٹا اتنی سیڑھیاں چڑھ کر میرے گھٹنوں میں درد بڑھے گا اور تم "جانتی ہو شیطان کتنا غصہ کرتا ہے اگر کوئی ملازم اس کے کمرے میں جائے۔ ان کے کہنے پر وہ سر ہلا گئی۔

"جی چھوٹی امی میں ابھی جاتی ہوں۔"

کہتے وہ سیڑھیاں چڑھتی شیطان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھولتے ہی مخصوص خوشبو نے اسے اپنے حصار میں لیا تو وہ آنکھیں موند کر اس دلفریب خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی۔ آنکھیں کھولتے اس نے سرد سانس خارج کی اور کپڑے پکڑنے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے لگی جب اس کی نظر سائڈ ٹیبل پر پڑے شیطان کے والٹ پر پر پڑی۔ اس نے ایک چور نظر کمرے کے بند دروازے پر ڈالی اور آگے بڑھ کر کانپتے ہاتھوں سے والٹ اٹھا لیا۔ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے اس نے والٹ کھولا تو اس میں سے ایک تصویر نکل کر اس کے قدموں میں آگری۔ اس نے نیچے بیٹھ کر وہ تصویر اٹھا کر اس کا رخ سیدھا کیا۔ تصویر پر نظر پڑتے ہی اسے لگا جیسے پہاڑ اس کے سر پر ٹوٹ پڑا ہو۔ وہ سنہری بالوں والی

URDU NOVEL BANK

ہنستی مسکراتی انتہائی خوبصورت لڑکی کی تصویر تھی۔ اس تصویر کے شیفان کے والٹ میں ہونے کا مطلب صاف ظاہر تھا کہ وہ لڑکی شیفان کے دل میں بستی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی جو وہ پاکستان آنے سے کتراتا تھا۔ زوہان کو پتا بھی نہ چلا اور اس کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے ہوئے عارضوں پر گرنے لگے۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ ہوش میں آتی جلدی سے والٹ اور تصویر بیڈ کے نیچے پھینک گئی۔ شیفان کمرے میں داخل ہوا تو اس کی سب سے پہلی نظر زمین پر بیٹھ کر آنسو بہاتی زوہان پر پڑی۔ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"کیٹی! کیا ہوا اس طرح نیچے کیوں بیٹھی ہو اور رو کیوں رہی ہو؟"

اس کے پوچھنے پر وہ خاموش نظروں سے اس کی طرف دیکھتی گئی۔ شیفان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھا گیا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر اس کے ہونٹوں سے لگا گیا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

جب وہ پانی پی چکی تو وہ گلاس سائیڈ پر رکھتا اپنے ہاتھ سے اس کے آنسو پونچھتا اپنا سوال دہرانے لگا۔

کک۔۔ کچھ نہیں لالہ وہ۔۔ وہ میں آپ کے گندے کپڑے لینے آئی تھی پر ایک "دم چکر آگیا اور میں نیچے گر گئی بس۔"

اس کے کہنے پر وہ فکر مندی سے اسے دیکھنے لگا کہ کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔
"میں چلتی ہوں اب۔"

جب دل میں بڑھتی تکلیف پر قابو پانا مشکل ہونے لگا تو وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ابھی وہ چار قدم آگے بڑھی تھی جب سر میں اٹھنے والی ٹیس پر بے ساختہ لڑکھرائی۔ وہ تیزی سے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ گیا۔ وہ بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جہاں وہ اس کا چہرہ تہپتہا رہا تھا۔ اس کے حصار میں کھڑے اس کا لمس محسوس کرتی وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر کے اس کے سینے پر

URDU NOVEL BANK

سر رکھ گئی۔ بھلا اس سے زیادہ کی خواہش ہی کہاں تھی اسے۔ اسے ہوش سے غافل ہوتے دیکھ کر وہ اسے لئے تیزی ہسپتال کی طرف روانہ ہوا۔

وہ بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جہاں وہ اس کا چہرہ تہپتہا رہا تھا۔ اس کے حصار میں کھڑے اس کا لمس محسوس کرتی وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر کے اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔ بھلا اس سے زیادہ کی خواہش ہی کہاں تھی اسے۔ اسے ہوش سے غافل ہوتے دیکھ کر وہ اسے لئے تیزی ہسپتال کی طرف روانہ ہونے لگا۔

"یا اللہ کیا ہو گیا میری بچی کو اسے کہاں لے کر جا رہے ہو شیطان؟؟؟"

رخسار بیگم نے اسے زوہان کو بازوؤں میں اٹھائے تیزی سے باہر لے جاتے دیکھا تو اس کے پیچھے لپکی۔

URDU NOVEL BANK

"بیہوش ہو گئی ہے یہ بڑی ماما ہسپتال لے کر جا رہا ہوں۔"

ایک پل کو رک کر کہتا وہ لگے ہی پل تیزی سے پورٹیکو کی طرف بڑھ گیا۔

ان کی آوازیں سن کر فریحہ بیگم بھی باہر نکل آئی تھیں۔

"!!! کو بیٹا میں بھی چلوں گی ساتھ کیا ہو گیا میری ہنستی کھیلتی بچی کو"

وہ روتے ہوئے اس کے پیچھے بڑھنے لگی تو فریحہ بیگم انہیں تھام گئیں۔

حوصلہ رکھیں بھابھی شیفان لے کر گیا ہے نا اسے اللہ خیر کرے گا آپ آئیں"

"میرے ساتھ یہاں بیٹھیں۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

فریحہ بیگم انہیں بازو سے پکڑ کر صوفے کے قریب لائیں اور انہیں بیٹھا کر ملازمہ کو پانی لانے کا کہنے لگیں۔

کس کی نظر لگ گئی میرے ہنستے کھیلتے گھر کو۔ پہلے میرا افکن اور اب میری"
"!!!! بچی

URDU NOVEL BANK

رخسار بیگم مسلسل روتی چلی جا رہی تھیں۔ افگن کا غم پھر سے ہرا ہو گیا تھا۔
صاحبہ ابھی چیخ کر کے نکلی تھی جب اس کے کانوں سے رخسار بیگم کے رونے
کی آواز ٹکرائی۔ پہلے تو وہ چپ چاپ کھڑی رہی پر جب مزید صبر نہ ہو سکا تو کمرے
سے نکلتی ان کی طرف بڑھ گئی۔

"!!!اک۔۔۔ کیا ہوا سب ٹھیک۔۔۔ ٹھیک تو ہے"

وہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی جب رخسار نے خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔
اس سے کہو فریخہ میری نظروں کے سامنے سے ہٹ جائے۔ یہ بہت منحوس"
لڑکی ہے۔ پہلے اس کی وجہ سے میرا افگن چلا گیا اور اب یہ اس گھر میں آئی ہے
تو اس کا سایہ پڑتے ہی میری بیٹی ہسپتال پہنچ گئی۔ اسے کہو چلی جائے یہاں
سے۔"

وہ ہزینانی ہو کر چیخنے لگی تو صاحبہ خود ہی وہاں سے ہٹ گئی جب کہ فریخہ انہیں
سمجھانے لگی۔

"!!! یہ لیں پانی پیئیں پلینز"

کچھ سیکنڈز کے بعد ہی وہ پانی کا گلاس پکڑے ان کے سامنے کھڑی تھی۔

"میں نے کہا نافع ہو جاؤ یہاں سے پھر کیوں اثر نہیں ہو رہا تمہیں۔"

ان کی آواز میں بے پناہ سختی تھی۔

آپ پلینز یہ پانی پی لیں پھر میں چلی جاؤں گی اور اللہ کے رزق سے کسی"

"!!! ناراضگی۔ رزق سے منہ موڑیں تو اللہ ناراض ہوتا ہے۔ پی لیں پلینز

فریحہ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑا اور رخسار کے منہ

سے لگایا جو چپ چاپ دو تین گھونٹ بھر کر گلاس پیچھے کر گئیں۔

صاحبہ چپ چاپ وہاں سے پیچھے ہٹتی اپنے کمرے کی طرف گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ تھکا ہارا کمرے میں داخل ہوا تو خالی کمرہ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اس نے گلے میں پڑی چادر نکال کر صوفے پر پھینکی اور بیڈ کی طرف بڑھتا بیڈ کی پشت سے سر ٹکا کر نیم دراز ہو گیا۔

شیفان کے کال کرنے پر وہ ہسپتال چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ بلڈ پریشر لو ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ جیسے ہی ڈپ ختم ہوئی وہ اسے گھر لے آئے۔

اسے اس کے کمرے میں چھوڑ کر اس سے کچھ باتیں کرنے کے بعد وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا کیوں کہ مسلسل بھاگ دوڑ سے اس کا سر شدید کر رہا تھا اب۔

ابھی اس نے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ اس کے کانوں سے ہاتھ روم کا دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز ٹکرائی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کمرے میں اس کے علاوہ اور کون موجود ہو سکتا ہے اس لئے چپ چاپ آنکھیں بند کیے پڑا رہا۔

اپنے آپ میں مگن صاحبہ جیسے ہی باتھ روم سے نہا کر نکلی تو اس کی نظر سیدھی بیڈ پر نیم دراز وجود سے جا ٹکرائی۔

اس پر ایک چور نظر ڈال کر وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی اور ہیئر برش پکڑ کر بال سیدھے کرنے لگی۔

اس کام سے فارغ ہو کر گلے میں پڑا دوپٹہ سر پر اوڑھا اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی سرہانے کھڑی ہو کر سوچنے لگی آیا اسے

!!! پکارے یا نہ

"!!!! سنیں"

بہت ہمت کر کے وہ اسے پکار بیٹھی پر جواب ندارد۔

"!!!! سنیں سردار"

URDU NOVEL BANK

اب کی دفعہ اس کی پکار پر اوربان نے دھیرے سے آنکھیں کھولتے اپنی بھوری آنکھیں اس کی ہری آنکھوں میں گاڑ دیں۔ اس کی لال انگارہ ہوتی آنکھیں دیکھ کر صاحبہ سٹپٹا گئی جب کہ اسے گھور کر وہ پھر سے آنکھیں بند کرتا دو انگلیوں سے اپنی پیشانی سہلانے لگا۔

اسے یوں کرتے دیکھ کر صاحبہ کی پیشانی پر تفکر کا جال بچھ گیا۔ صاف ظاہر تھا کہ اوربان کے سر میں درد تھا اور وہ اچھے سے جانتی تھی اس کا سر درد کتنا شدید ہوتا تھا۔

کچھ سوچنے کے بعد وہ دوپٹہ ایک دفعہ پھر سے سہی کرتی کمرے سے نکل گئی۔

دس منٹ بعد وہ کمرے میں واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا جس میں چائے کا کپ پانی کا گلاس اور پین کلر موجود تھی۔

ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کے بعد وہ ڈرتے ڈرتے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا گئی۔

URDU NOVEL BANK

جیسے ہی اس کے نازک سے ہاتھ نے اورہان کی پیشانی کو چھوا وہ پٹ سے آنکھیں
وا کر گیا۔ صاحبہ ہڑبڑا کر تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ گئی۔

"یہ--- یہ پین کلر اور چائے لے لیں سر درد ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اس کی کسی بھی بات پر رد عمل ظاہر کیے بغیر چپ چاپ آنکھیں موندے پڑا
رہا۔

صاحبہ نے حلق تر کیا اور بہت آہستگی سے بیڈ کی دوسری طرف جا کر بیٹھ گئی۔
"!!! ڈرو مت صاحبہ تم یہ کر سکتی ہو"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو تسلی دی اور اس کی طرف کھسک گئی۔

وہ اورہان کے اس قدر نزدیک بیٹھی تھی کہ اس کے جسم سے اٹھتی باڈی لوشن
کی خوشبو اورہان کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی۔

صاحبہ نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھا اور دبائے لگی۔ اورہان نے
اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ پھر سے اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر جما گئی۔ اورہان کی

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

پیشانی پر بلوں کا اضافہ ہو گیا۔ وہ اس کی کلائی پکڑ کر اس کا ہاتھ پیچھے کرنے لگا جب وہ ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑواتی اس کا سر دبانی لگی۔

وہ اس کے نزدیک تر آچکی تھی۔ اس کی اس قدر قربت کا اور ہان کا دل پسلیوں سے ٹکرانے لگا پر وہ ضبط کیے پڑا رہا۔

اب کی دفعہ ہاتھ نہ ہٹائے کیوں کہ جانتا تھا وہ باز نہیں آنے والی۔
"پریشان ہیں؟؟؟"

اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے میٹھے لہجے میں پوچھا۔
visit for more novels:
www.urduromelbank.com
"!!! ہاں بہت"

فٹ سے جواب آیا جس پر صاحبہ حیران رہ گئی۔

"پریشانی کی وجہ کیا ہے؟؟؟"

دل میں خوش ہوتے بہت پیار سے استفسار کیا۔

""!!! تم"

یک لفظی جواب صاحبہ کا چہرہ تاریک کر گیا۔ ہاتھوں کی حرکت ایک دم تھم گئی۔

وہ جو اپنے بالوں میں اس کی انگلیوں کا رک جانا محسوس کر چکا تھا پانی کا ایک قطرہ اس کی پلکوں پر گرا تو وہ جھٹ سے آنکھیں کھول گیا۔

نظریں سیدھا نم سبز نگینوں سے جا ابھیں۔ لاکھ نفرت کے باوجود آج بھی اس کی بھگی آنکھیں اور ہان بلوچ کے سینے پر کاری وار کر گئی تھیں۔

وہ اپنے سر پر موجود اس کے ہاتھ کی کلائی تھام کر جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

ایک دم ملنے والے جھٹکے سے صاحبہ سنبھل نہ سکی اور اس کے سینے پر آن گری۔

URDU NOVEL BANK

ایک توپوری اوپر سے سینہ زوری !!! ایسے آنسو بہا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ " بہت مظلوم ہو تم اور بہت ظالم ہوں میں۔ کیا بات ہے بھئی تم دھوکہ دے کر "!!! بھی مظلوم ٹھہری اور میں دھوکہ کھا کر بھی ظالم

اس کے لہجے کی سختی اور الفاظ کی کاٹ صاحبہ کا کلیجہ چھلنی کرنے لگی۔ وہ روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلانے لگی۔

اوربان نے بے چین ہو کر اس کی برستی آنکھوں کو دیکھا۔ ہری آنکھیں لال ہو کر اور بھی قیامت خیز لگ رہی تھیں پر ان سے برستے آنسو مرزا اوربان کو بے چین کرنے کے لئے کافی تھے۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

"سس۔۔۔ سردار۔۔۔"

اس سے پہلے کے وہ اپنا جملہ مکمل کر پاتی اوربان اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا گیا۔ صاحبہ تیزی سے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ جماتی اپنے اور اس کی چہرے کے درمیان چند انچ کا فاصلہ قائم کر گئی۔

URDU NOVEL BANK

کہا تھا نا۔۔۔ کہا تھا نا کہ اس نام سے مت پکارنا آج کے بعد۔ تمہاری زبان سے " ادا ہوا یہ نام میرے ہر زخم کو تازہ کر دیتا ہے۔ یہ لفظ مجھے خود پر ہنستا ہوا محسوس "!!! ہوتا ہے جیسے میری بے بسی کا مذاق اڑا رہا ہو

وہ اس کی گردن کے پیچھے ہاتھ ڈالتا اس کے چہرہ اپنے قریب تر کر گیا کہ اس کے بولتے لب صاحبہ کے کپکپاتے ہوئے لبوں سے ٹکرانے لگے۔

خود پر قابو پاتے وہ اسے پیچھے ہٹانے لگا تو وہ اس کی کوشش ناکام بناتی اس کے سینے میں منہ چھپاتی ہچکیوں سے رو دی۔

اس کی حرکت پر اوربان لب بھیج کر رہ گیا۔ اسے پیچھے ہٹانا چاہا پر وہ اس بات پر آمادہ نہ تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں ہچکیاں سسکیوں میں بدلی اور پھر گہرا سکوت چھا گیا۔ اوربان نے سر جھکا کر دیکھا تو وہ گہری نیند میں جا چکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔ اچھی طرح جانتا تھا اس کی نیند کس قدر پکی تھی۔
اس نے دھیرے سے اس کی مٹھیوں سے اپنی قمیض چھڑوائی اور اسے بیڈ پر لٹاتا
سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کی ڈبی پکڑ کر ٹیرس کی طرف بڑھ گیا کیوں کہ کمرے کا
ماحول اس کے لئے بہت گھٹن زدہ ہو گیا تھا۔

@@@@

وہ سر گھٹنوں میں دیے بیٹھی تھی۔ سیاہ بال کندھوں پر بکھرے تھے۔ ایک ہاتھ پر
کینولا لگا ہوا تھا۔ سیاہ آنکھیں سو جھ رہی تھیں۔

visit for more novels:

دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھلا پھر کسی نے اسے پکارا۔

"زونی کیا تم یہاں ہو؟؟"

رومیہ کی پکار پر زوہان ایک دم اٹھی اور ہاتھ بڑھا کر بتیاں چلا دیں تو تاریک کمرہ
جگمگا اٹھا۔

آ جاؤ !!!!! -"

URDU NOVEL BANK

وہ رومیصہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ بیڈ کی طرف لے آئی۔

"تم --- تم روئی ہونا؟؟؟"

رومی کی آواز میں چھپی فکر محسوس کرتی وہ بے ساختہ مسکرا دی۔

"بھلا تم جیسی پیاری بہن کے ہوتے میں کیوں روؤں گی؟؟؟"

وہ اسے تسلی دینے لگی پر رومیصہ کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ مطمئن نہیں ہوئی۔

"رومی ایک بات پوچھوں؟؟؟"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس کے سوال میں موجود جھجھک پر رومیصہ الجھی ضرور پر اثبات میں سر ہلا گئی۔

اگر ہمیں کسی سے محبت ہو جائے پر اس انسان کو کسی اور سے محبت ہو تو"

"ہمیں کیا کرنا چاہئے؟؟؟"

اس کے سوال پر رومی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

URDU NOVEL BANK

"مم۔۔۔ مطلب؟؟؟"

وہ اس کے سوال پر بے یقین سی تھی۔ اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

یہی کہ ہم جس انسان سے پیار کرتے ہیں وہ کسی اور کو چاہتا ہے پر ہم چاہنے "
"کے باوجود اس سے دست بردار نہیں ہو سکتے تو ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے ؟

اس کے لہجے میں چھپی بے چینی رومی کو گنگ کر گئی۔

"لک۔۔۔ کون ہے وہ؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ بے ساختہ نظریں چرانے لگی۔
visit for more novels.
www.urdu-novelbank.com

"!!!! خاموش کیوں ہو زونی بتاؤ نا"

زوبان گرمی سانس بھر کر رہ گئی۔ وہ یہ راز مزید اپنے سینے میں چھپا کر نہیں رکھ
سکتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

!!!! شیطان لالا

اس کے منہ سے سرگوشی کی صورت ادا ہوا نام رومی کے سر پر پہاڑ بن کر ٹوٹا تھا اور پہاڑ تو دروازے کے باہر کھڑے شخص کے سر پر بھی ٹوٹا تھا۔

@@@@

ناول بینک

!!!! شیطان لالا

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اس کے منہ سے سرگوشی کی صورت ادا ہوا نام رومی کے سر پر پہاڑ بن کر ٹوٹا تھا اور پہاڑ تو دروازے کے باہر کھڑے شخص کے سر پر بھی ٹوٹا تھا۔

URDU NOVEL BANK

تم۔۔۔ تم ہوش میں تو ہو زونی؟؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔ تم لالا کے متعلق " ایسے کیسے۔۔۔۔

شاک کے مارے رومیصہ کے الفاظ ہی جیسے گم ہو گئے تھے۔

یہی سچ ہے رومی !!! میں ان سے بے تحاشہ محبت کرتی ہوں اور آج جب " !!! انھیں کسی اور کے ساتھ تصور کیا تو مانو جیسے میری سانسیں ہی رک گئیں میری سانسوں کی روانی کے لئے شیطان بلوچ کی موجودگی بالکل اسی طرح ضروری "!!!! ہے جس طرح مرتے ہوئے انسان کے لئے سانسیں

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

وہ ایک جذب سے بولتی رومیصہ کو حق دق چھوڑ گئی۔

"تم سیریس ہو؟؟؟"

نہ جانے کس خدشے کے تحت وہ دوبارہ پوچھ بیٹھی۔

"تمہیں میں مذاق کے موڈ میں لگ رہی ہوں؟؟؟"

الٹا اس کے سوال پر رومی نفی میں سر ہلا گئی۔ وہ جانتی تھی زوہان ایسا بھونڈا مذاق کر رہے نہیں سکتی۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

رومی ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے اپنے کان سائیں سائیں ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

تم اپنا خیال رکھو اور پلیز ایک دفعہ پھر سے سوچ لو۔ مجھے تم دونوں بہت عزیز ہو" اور میں یہ بھی اچھے سے جانتی ہوں کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔ باقی اسے خیر"!!! کرے۔ چلتی ہوں اب

وہ اسے آخری دفعہ سمجھاتی وہاں سے چل دی تو کمرے کے باہر کھڑا وجود بھی ہوش میں آتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

@@@@@

!!!! سنیں لالا"

اور ہاں موبائل کان سے لگائے مقابل سے گفتگو کرتا تیزی سے سیڑھیاں اترتا باہر کی طرف بڑھنے لگا جب لاؤنج میں بیٹھی رومی اسے آواز لگا گئی۔

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

"!!! جی بیٹا بولیں"

وہ کال بند کرتا اس کے قریب آ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا شفقت سے پوچھنے لگا۔

ہمیں کچھ ضروری چیزیں خریدنے شہر جانا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم چلے "جائیں شہر؟؟"

وہ انگلیاں مڑوڑتی ہوئی بولی تو اوربان اسے دیکھتے دھیرے سے مسکرا دیا۔

URDU NOVEL BANK

ہاں ضرور چلی جائیں بیٹا اور ساتھ زوہان کو لے جائیں۔ میں ڈرائیور کو کہہ دیتا۔
"ہوں لے جائے گا آپ دونوں کو۔"

اورہان کی بات سنتے رومیصہ کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

نہیں لالا زونی نے منع کر دیا جانے سے اسے اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرنی ہے۔
"ہم سکینہ کو ساتھ لے جائیں گے۔"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اس کی بات پر اورہان سر ہلا گیا جب اس کی موبائل پر پھر سے کوئی کال آنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

او کے آپ دونوں چلی جانا ڈرائیور کے ساتھ اور کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے کال کر " دینا اب چلتا ہوں کیوں کہ مجھے بھی ضروری کام سے کہیں پہنچنا ہے۔ دھیان سے جانا اور اپنا خیال رکھنا۔

نرمی سے ہدایت کرتا وہ جھک کر کے ماتھے پر بوسہ دیتا باہر کی طرف بڑھ گیا جب کہ رومی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اسے اور بان سے اپنے افگن کی خوشبو آتی تھی۔ وہ جب اس پاس ہوتا تھا تو یوں لگتا تھا جیسے اس کا افگن اس کے قریب موجود ہے۔

اس نے ایک گرمی سانس بھرتے اپنی گیلی آنکھیں دوپٹے کے پلو سے صاف کیں اور تیار ہونے کی خاطر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

"رومی تم جا رہی ہو شہر؟؟"

زوبان رومیصہ کے کمرے میں آئی تو اسے چادر اوڑھے تیار کھڑی دیکھ کر بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!!ہاں"

یک لفظی جواب دے کر وہ بیڈ پر رکھا بیگ اٹھانے لگی۔

"کس کے ساتھ؟؟"

URDU NOVEL BANK

زوبان پوچھتی اس کے نزدیک آ گئی۔

"!!! سکینہ اور ڈرائیور کے ساتھ"

وہ بیگ کندھے پر ڈال کر اپنی چادر سہی کرنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

تم مجھ سے ناراض ہو؟؟؟ پلیز یار ایسی شکل تو مت بناؤ!!!!!!۔"

وہ رومی کے پیچھے آتی اسے پیچھے سے گلے لگا گئی۔

URDU NOVEL BANK

میں کیوں تم سے ناراض ہونے لگی تم جا کر شیطان لالا کے نام کا سوگ مناؤ"
-!!!-

خفگی سے کہتی وہ اسے پیچھے کر گئی۔

تم نہیں جانتی رومی میں نے شیطان لالا سے کس قدر شدید محبت کی ہے۔ ان"
کی دوری کا خیال میرے گلے کا پھندا بن جاتا ہے۔ میں انہیں ہمیشہ اپنے
سامنے صرف اپنا دیکھنا چاہتی ہوں۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

دل گرفتگی سے کہتی وہ بیڈ پر بیٹھی جب ایک دم زور دار آواز کے ساتھ کمرے کا
دروازہ کھلا۔

URDU NOVEL BANK

زوبان نے سخت تیور لئے جیسے ہے دروازے کی طرف دیکھا تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔

سرخ آنکھیں اور غضبناک تیور لئے شیطان دروازے میں کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا۔
زوبان کے گلے میں گلی ابھر کر معدوم ہو گئی۔

اول پینک

!!!! شیطان لالا

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اس کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز میں یہ دو لفظ ادا ہوئے تھے۔ آنکھیں بے یقینی سے پھیلی ہوئی تھیں جب کے دل نے جیسے دھڑکنے سے انکار کر دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ جارحانہ تیور لئے اس کی طرف لپکا اور اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اپنے مقابل کھڑا کر گیا۔

"!!!!آہ"

وہ تکلیف محسوس کرتی چیخ اٹھی۔ شیطان کی سخت انگلیاں اسے اپنے بازو میں دہنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"چھوڑیں لا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی وہ چیخ اٹھا۔

"!!! بکواس بند کرو اپنی اور خبردار اگر مجھے اس نام سے پکارا اب دوگلی عورت"

پاس کھڑی رومی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اسے دیکھتے شیطان نے لب بھینچے اور زوہان کو اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

چھ۔۔۔ چھوڑیں مجھے "!!!!"-
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ بے بسی سے چیخنی پر وہ اس کی کسی بھی بات پر کان دھرے بغیر اسے کھینچتا ہوا اپنے کمرے میں لے جانے لگا۔

URDU NOVEL BANK

وہ مسلسل اس کی سخت گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی پر ایسا ممکن کہاں تھا کہ وہ نازک سی جان اس پہاڑ نما وجود سے چھٹکارا حاصل کر پاتی۔ وہ اسے گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے میں لے جا کر دروازے کے ساتھ اسے لگا کر دروازہ بند کر گیا جب کہ وہ خوفزدہ آنکھوں سے اس کی یہ حرکت دیکھنے لگی۔ وہ اس کے اطراف میں دونوں ہاتھ لٹکائے اس کے چہرے پر جھک گیا تو وہ سرعت سے منہ موڑ گئی۔

"یہ کک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟ پیچھے ہٹیں پلیز۔"

visit for more novels : www.urdu-novelbank.com

اس کے اس جملے پر وہ سرخ آنکھوں سے اسے گھورنے لگا۔

"کیوں برا لگ رہا ہے کیا؟ پر یہی تو چاہتی تھی نا تم؟ پھر اب یہ نخرے کیسے؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر وہ ہتک کے احساس سے نم آنکھیں میچ گئی۔

"پلیز لالہ مجھے میری ہی نظروں میں مت گرائیں۔ میں تو صرف۔۔۔"

اس سے پہلے کہ اس کا جملہ پورا ہوتا وہ دائیں ہاتھ کا مکا بنا کر زور سے دیوار پر مار گیا۔ اس کی حرکت پر وہ بے ساختہ چیخ پڑی۔ آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح گالوں سے بہتے ٹھوڑی پر گرتے جا رہے تھے۔ وہ اس کے جھوٹے آنسو دیکھ کر غضبناک ہوتا اس کا منہ دبوچ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!آہ"

URDU NOVEL BANK

اس کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

یہ اپنی معصومیت کا نائک بند کر دو اب۔ کس قدر دوغلی اور مکار ہو تم۔ ایک" طرف میری محبت میں آہیں بھرتی ہو اور دوسری طرف میرے ہی منہ پر مجھے لالہ بول رہی ہو۔ شکل سے معصوم دکھنے والے اس قدر عیار اور مکار ہو سکتے ہیں میں "خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔

visit for more novels:

وہ بغیر اپنی صفائی میں ایک بھی لفظ بولے چپ چاپ آنسو بہاتی جا رہی تھی۔ وہ اسے دیکھتے ایک دم اس کے کان کے نزدیک جھک گیا۔ اس قدر نزدیک کہ اس کے لب مقابل کے کانوں سے مس ہونے لگے تو وہ کپکپا اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

بہت شوق ہے نا تمہیں میری دلہن بننے کا تو تیار ہو جاؤ بہت جلد اسی کمرے "
"میں اسی حق سے آؤ گی تم اور پھر شروع ہو گا اصلی کھیل۔

جہاں اس کے ہلتے ہونٹ کانوں سے مس ہوتے اسے امتحان میں ڈال رہے تھے
وہیں اس کے الفاظ تیز دھار چھری کی ماند اس کا کلیجہ چھلنی کر رہے تھے۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ لالا؟؟؟"

visit for more novels:

www.urduromanbank.com

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی سوال کرنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

پہلی بات خبردار اگر آج کے بعد تمہاری زبان سے میرے لئے لالا نکلا۔ کم از کم "اپنے کسی ایک جذبے میں تو کھری ٹھہرو۔ پیٹھ پیچھے سیاں اور منہ پر بھیا۔۔۔ واہ
 "!!!! بی بی واہ

زوبان کو لگا جیسے وہ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل رہا ہے۔ وہ آنکھیں بند کرتی روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلانے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنا ڈرامہ بند کرو اور غور سے میری بات سنو۔ دوسری بات یہ کہ بہت شوق "ہے نا تمہیں مجھے اپنا بنا کر رکھنے کا۔۔۔۔ تمہیں میں پورے کا پورا مل کر بھی زہ بھر بھی نہیں ملوں گا۔ تم میرے قریب رہ کر بھی قرب کو ترستی رہ جاؤ گی ساری
 "!!!! زندگی

URDU NOVEL BANK

وہ اس وقت ظالم بنا زوہان کی سانسیں تنگ کر رہا تھا۔ اسے یقین ہی نہ ہو رہا تھا کہ یہ وہی شیطان ہے جسے وہ بچپن سے دیکھتی آرہی ہے۔

نکل جاؤ یہاں سے اب بہت جلد ملاقات ہوگی تمہاری مجھ سے پر شیطان کے " طور پر نہیں بلکہ تمہاری زندگی عذاب بنانے والے جابر اور ظالم شوہر کے طور پر۔ ناؤ گیٹ لوسٹ !!!۔"

visit for more novels:

حقارت سے کہتا وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ گیا تو زوہان مردہ قدم اٹھاتی وہاں سے نکل آئی۔

"تم نے اچھا نہیں کیا زوہان بلکل بھی اچھا نہیں کیا۔"

URDU NOVEL BANK

اس کے جانے کے بعد وہ سر دونوں ہاتھوں میں گراتا وہیں زمین پر بیٹھتا اپنی سرخ آنکھیں سختی سے میچ گیا۔

@@@@

سکینہ اور ڈرائیور کو ساتھ لے کر وہ گھر سے شہر جانے کے لیے نکل پڑی۔
گاڑی کی پچھلی سیٹ سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں بند کیے اپنی سوچوں میں گم تھی
جب ایک دم جھٹکے سے گاڑی رک گئی۔ وہ ہڑبڑا کر سیدھی کو بیٹھی۔

"کیا ہوا چچا سب ٹھیک تو ہے نا؟؟؟"

اس نے گھبرا کر آگے موجود ڈرائیور چچا سے پوچھا۔

"!!! مین دیکھتا ہوں بی بی جی"

URDU NOVEL BANK

ڈرائیور کہہ کر جیسے ہی گاڑی سے نکلا دوہٹے کٹے آدمیوں نے تیزی سے اپنی گرفت میں لے لیا۔

"کون لوگ ہو تم چھوڑو مجھے میں۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بوڑھا ڈرائیور اپنی بات مکمل کر پاتا دائیں جانب موجود آدمی نے ہاتھ میں پکڑی بندوق کی نال اس کی کنپٹی لرماری تو وہ ہوش کھوتا چلا گیا۔ بائیں جانب موجود آدمی نے جلدی سے اسے سنبھال کر وہیں سرک پر لٹا دیا۔

دوپہر کے اس وقت گاؤں سے شہر کی طرف جانے والی سرک بالکل سنسان پڑی تھی جس کا فائدہ وہ لوگ اچھے سے اٹھا چکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ڈرائیور چچا کہاں گئے سکینہ؟؟؟ اور یہ شور کیسا ہے؟؟؟"

وہ ڈرتی ہوئی سکینہ سے پوچھنے لگی۔

پپ۔۔۔ پتہ نہیں کون لوگ ہیں بی بی جی انھوں نے ڈرائیور کو بیہوش کر دیا"

"!!!! ہے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی پستولیں بھی ہیں جی

URDU NOVEL BANK

سکینہ کی ڈری سہمی آواز میں ملی خبر سنتے رومیصہ دھک سے رہ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتی یا سمجھتی کسی نے آکر اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔

رومیصہ کو لگا جیسے بس ابھی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔

"!!!باہر نکلیں بی بی"

کسی آدمی کی کرخت آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ تیزی سے سکینہ کی طرف کھسک گئی۔

"!!!!باہر نکلیں بی بی ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"

visit for more novels:

وہی آواز دوبارہ سنائی دی پر اس دفعہ کچھ قریب سے۔ وہ آنکھیں سختی سے بند کیے سکینہ کے ساتھ لگ کر بیٹھی رہی۔

آپ خود آرام سے نکل جائیں بی بی ورنہ ہمیں آپ کے ساتھ زبردستی کرنی"

"پڑے گی اور اس میں آپ کا ڈرائیور اور ملازمہ بھی اپنی جان سے جائیں گے۔

اس کی دھمکی سن کر سکینہ اونچی اونچی رونے لگی۔

URDU NOVEL BANK

دیکھو تم۔۔۔۔۔ تم ہمارے سارے پیسے رکھ لو اور یہ۔۔۔۔۔ یہ میری سونے کی چین " "!!!! اور بالیاں بھی رکھ لو پپ۔۔۔۔۔ پلیز ہماری جان بخش دو

وہ التجائیہ لہجے میں کہتی آخر میں بے بسی سے رو دی کیونکہ اس کے لیے یہ سچویشن بالکل غیر متوقع تھی۔

ہمیں کچھ نہیں چاہیے بی بی ہمیں بس آپ کو ساتھ لے جانے کا حکم ملا ہے " پر آپ کمارے ساتھ تعاون کرنے کے موڈ میں نہیں لہذا ہمیں ان دونوں کو اوپر "ٹپکا کر آپ کو اپنے ساتھ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتا رومیصہ نفی میں سر ہلاتی گاڑی سے نکل آئی۔ آنسو زار و قطار گالوں پر بہتے چلے نارہے تھے۔

اس کے نکلتے ہی سکینہ دروازہ کھول کر حویلی کی طرف بھاگنے لگی جب دوسرا آدمی پھرتی سے اسے قابو کرتا اس کی گردن کی مخصوص رگ دبا گیا۔ سکینہ حواس کھوتی زمین پر گرتی چلی گئی۔

URDU NOVEL BANK

دیگلو پلیر ہمیں جانے دو اس کے بدلے تم جو چاہو گے میرے لالا تمہیں دینے"
 "!!!! کو تیار ہو جائیں گے پلیر ہمیں جانے دو ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے

وہ روتی ہوئی ایک دفعہ پھر سے اس بے رحم انسان سے منت کرنے لگی پر وہ
 بہرہ بنا اسے بازو سے پکڑ کر اپنی گاڑی کی طرف لے جانے لگا۔

وہ روتی سسکتی گاڑی میں بیٹھی تو گاڑی اپنے پیچھے دھواں اڑاتی وہاں سے نکلتی
 چلی گئی۔

@@@@@

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کھانا لاؤں آپ کے لیے؟؟؟"

اورہان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو صاحبہ چراغ کے جن کی طرح نمودار ہوئی۔

اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر گلے میں پڑی چادر اتار
 کر صوفے پر پھینکتا خود باتھ روم کی پرف بڑھ گیا جب کہ وہ ضبط کیے کھڑی رہی۔

URDU NOVEL BANK

وہ روزانہ دوپہر کے وقت گھر آ کر تھوڑی دیر آرام کرتا تھا وہ جانتی تھی اس لیے چپ چاپ آگے بڑھ کر صوفے پو گری اس کی چادر اٹھائی اور تہہ لگا کر واپس وہیں رکھ دی۔

دس منٹ کے بعد وہ فریش ہو کر کمرے میں آیا تو کمرہ خالی پڑا تھا وہ سر جھٹک کر بیڈ کی طرف بڑھا اور جوتا اتار کر پر سکون ہوتا بیڈ پر لیٹ گیا۔ ہاتھ بڑھا کر لائٹ بند کرنا نہ بھولا تھا۔

چند منٹ ہی گزرے تھے جب اسے محسوس ہوا کہ بیڈ کی دوسری طرف وہ آ کر براجمان ہوئی ہے۔ وہ دھیرے سے کھسک کر اس کے قریب آئی تو اس کے وجود سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو اور ہان کے حواسوں پر چھانے لگی۔ پر وہ خود کو لاپرواہ ظاہر کرتا پڑا رہا۔ جھٹکا تو تب لگا جب صاحبہ اس کے بازو کو پکڑ کر سیدھا کرتی اس پر اپنا سر رکھ گئی۔ اس کی جان پر مزید ستم کرتے اس نے اپنا لرزنا ہوا ہاتھ اس کے سینے پر جمایا تو تسلسل سے دھڑکتے دل کی رفتار ایک دم تیز ہوتی محسوس

URDU NOVEL BANK

ہوئی۔ وہ آنکھیں بند کرتی اپنا چہرہ اس کے بازو میں چھپا گئی تو اس کے لب اورہان کے بازو کو جھونے لگے۔ یہاں اورہان کی برداشت ختم ہوئی تھی۔

وہ کڑوٹ بدلتا ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پر لٹاتا اس کے اوپر جھک کر اس کے دائیں بائیں دونوں ہاتھ جما گیا۔

اس کی حرکت پر صاحبہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ وہ خوفزدہ سی اپنی سختی سے بند آنکھیں دھیرے سے کھول گئی تو اس کی سبز آنکھیں سیدھا سرخ پڑتی بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔ اب آنکھوں کی یہ سرخی ضبط کے باعث تھی یا غصے کے اس بات کا وہ اندازہ نہ لگا سکی۔

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

"کیا چاہتی ہو؟؟؟"

اس کی سرد آواز پر صاحبہ نے بے ساختہ تھوک نگلتے اپنا حلق تر کیا۔

"!!!! کچھ۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں"

گرٹہ بڑا کر کہتی وہ نظریں چرا گئی۔

URDU NOVEL BANK

"پھر اس حرکت کا میں کیا مطلب لوں؟؟"

وہ تھوڑا جھک کر اس کے کان کے قریب غرایا تو صاحبہ کی جان جانے لگی۔

"میں سمجھی نہیں آپ۔۔۔ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں"

اس کے یوں انجان بننے پر وہ داد دیتی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

یقین مانو واقعی تمہاری اس معصومیت پر آنکھ بند کر کے یقین کر لیتا اگر تمہاری"

"!!!! اصلی شکل سے واقف نہ ہوتا

وہ پھر سے لفظوں کے زیریلے تیر اس کے سینے میں پیوست کرنے لگا تو صاحبہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

وہ پچھے ہٹنے لگس جب وہ تیزی سے سس کی گردن کے گرد بازو لپیٹتی اسے اپنی جانب کھینچ گئی۔

"!!!!!! میرے سر میں بہت درد ہے"

URDU NOVEL BANK

وہ جو اسے کچھ سخت سنانے کی نیت رکھتا تھا اس کی بھگی آواز پر خاموش ہو گیا۔

"تو میں کیا کروں؟؟؟"

اس کی سرد آواز پر صاحبہ کو مزید رونا آنے لگا۔

"!!! یہاں بوا بھی نہیں ہیں جو میرا سر دبا دیں"

سوں سوں کرتی وہ اس کی قمیض کے بٹنوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرنے لگی۔

"تو یہ اتنی اہم باتیں تم مجھے کس خوشی میں بتا رہی ہو؟؟؟"

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

وہ جو اس کے آنسوؤں سے بے چین ہونے لگا تھا اس پر طنز کرنے سے خود کو باز نہ رکھ سکا۔

اس کی سبز آنکھیں نم ہو کر مزید قہر ڈھا رہی تھیں۔ کبھی اسے ان سبز نگینوں سے عشق ہوا کرتا تھا۔ آنکھوں سے نظریں پھسلتی سرخ پرتی چھوٹی سی ناک پر گئی تھیں جو بھت سونی سونی لگ رہی تھی۔ اس کی ناک میں چمکنے والی سونے کی تار

URDU NOVEL BANK

شادی کے بعد سے ہی غائب تھی جس کا غائب ہونا اورہان کو شدت سے محسوس ہوتا تھا۔ ناک سے پھسلتی نظریں کپکپاتے ہوئے گلابی ہونٹوں سے جاملی تو اورہان کے حلق میں جیسے کانٹے اگنے لگے۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر شہادت کی انگلی ہولے سے اس کے کپکپاتے لبوں پر پھیری تو جذبات اور بھی مچل اٹھے۔ انا کو پل بھر کے لیے ایک طرف کرتا وہ اس پر جھکا تو آنے والے لمحات کا سوچتے وہ بھی آنکھیں موند گئی۔

وہ اس کے لبوں سے محض انچ بھر کے فاصلے پر تھا جب کمر ایک دم موبائل کی آواز سے گونج اٹھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ ہوش میں آتا اس سے فاصلہ بڑھا کر موبائل کی طرف متوجہ ہوا تو وہ بھی خفت زدہ ہوتی اٹھ بیٹھی۔ وہ بیڈ سے نیچے اترنے لگی تو وہ ایک دم اس کی کلائی تھام گیا۔

صاحبہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی پر وہ موبائل میں بزی تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کب سے سر درد ہے؟؟"

موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا پوچھنے لگا۔

"!!! صبح سے بہت درد ہے"

وہ اپنی آواز میں بھرپور بے چارگی سما گئی۔

"!!! صبح ہی دوائی لے لینی چاہئے تھی نا"

اسے کہنے کے ساتھ ہی وہ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالنے لگا۔

مجھے نہیں لینی یہ کڑوی دوائی آپ جانتے ہیں نا مجھ سے نہیں کھائی جاتی۔ یاد"

ہے جب میں گرمی مجھے کتنی چوٹ لگی تھی اور جب ہم باغ میں ملے تھے اور آپ

"نے میری چوٹیں دیکھیں۔ تب تو آپ کی حالت۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ جوش میں آکر مزید بولتی اور ہان ایک جھٹکے سے اسے گردن

سے پکڑتا اپنے قریب کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

کہا تھا نا کہ گزرے ایام کا ذکر مت کرنا میرے سامنے۔ پھر کیوں میرے سینے" میں دفن اپنی نفرت کے شعلوں کو بار بار ہوا دے کر بھڑکانے کی کوشش کرتی ہو۔ کیوں بار بار مجھے یاد دلاتی ہو کہ مرزا اورہان بلوچ کے بے پناہ عشق کے منہ "!!!!!! پر اپنی بے وفائی کا جوتا مارا تھا صاحبہ چودھری نے

اپنی پھنکار کے جواب میں وہ ایک جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑنا کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ وہ ایک دفعہ پھر سے اپنے ہاتھوں تباہ کی گئی اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

@@@@

سکینہ کو جیسے ہی ہوش آیا وہ تیزی سے اٹھ کر ڈرائیور کی طرف بھاگی۔ اس نے ڈرائیور کو ہلا جلا کر ہوش دلانے کی کوشش کی پر وہ ہوش میں نہ آیا۔ وہ روتی ہوئی ہوبلی کی طرف دوڑی۔

URDU NOVEL BANK

ہویلی پہنچ کر اس نے روتے ہوئے ساری صورت حال سے آگاہ کیا تو ہویلی میں جیسے کھرام برپا ہو گیا۔

کوئی دن دھاڑے بلوچوں کی جوان لڑکی کو اٹھا کر لے گیا تھا یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔

شیفان اور اوربان یہ خبر سنتے ہی ہویلی سے نکل پڑے تھے تاکہ رومیہ کو تلاش کر سکیں۔ ناز بیگم نے رو کر برا حال کیا ہوا تھا۔ زوہان بھی مسلسل روتی چلی جا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

"کاش میں رومی کی بات مان کر اس کے ساتھ چلی جاتی۔"

افسوس سے کہتی وہ پھر سے رومی تو رخسار بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

مت رومی جان دیکھنا بہت جلد اوربان اور شیفان ہماری رومی کو ڈھونڈ لائیں "

"گے۔ تم رومی مت!!! صفیہ جاؤ جا کر گلاس میں پانی لے کر آؤ۔

وہ زوہان کو تسلی دیتی پھر ملازمہ کو آواز دے کر پانی لانے کا کہنے لگیں۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ جو سیرٹھیوں پر کھڑی سب دیکھ رہی تھی رخسار بیگم سے ڈرتی ڈرتی کچن میں گئی اور پانی کا گلاس ٹرے میں رکھ کر ان کے پاس آ گئی۔

"!!! یہ لیں پانی"

وہ پانی والا گلاس ان کے آگے بڑھا گئی تو اسے دیکھتے ہی رخسار بیگم نے تیش میں آتے ہاتھ مار کر گلاس گرا دیا۔ شیشے کا گلاس ایک جھٹکے سے زمین بوس ہوتا چور چور ہو گیا۔

خوف کے مارے صاحبہ کے لبوں سے گھٹی گھٹی چیخ برآمد ہوئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کتنی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ اپنی یہ منحوس شکل لے کر میرے سامنے مت آیا" کرو۔ تم ہو ہی منحوس۔ پہلے میرے ایک بیٹے کو کھا گئی پھر دوسرے کو میرے مقابل کھڑا کر دیا پھر میری بیٹی کو ہسپتال پہنچا دیا اور اب ہماری پھول سی بچی کو جانے کون ظالم اٹھا کر لے گیا۔ جب سے ہماری زندگیوں پر تمہارا سایہ پڑا ہے "ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ hi کچھ نہ کچھ برا

URDU NOVEL BANK

ان کی باتیں سنتی صاحبہ کا رنگ فق ہو گیا۔

بھابھی اس سب میں اس معصوم بچی کا کیا تصور ہے یہ سب تو ہماری قسمت "
"میں لکھا ہے۔ ادھر آؤ بیٹا میرے پاس بیٹھو۔

ناز بیگم کی بات پر جہاں رخسار بیگم کے ماتھے پر تیوری چڑھی وہیں صاحبہ کو تھوڑا
حوصلہ ہوا۔

وہ لرزتی ٹانگوں کو گھسیٹتی ناز بیگم کے قریب گئی تو وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے
ساتھ صوفے پر بیٹھا گئیں۔

visit for more novels:

آپ بھی دعا کرو میری جان کہ میری رومی خیر خیریت سے ہمارے پاس پہنچ "

جائے۔ وہ بہت معصوم ہے۔ اس دنیا کی چالاکیوں سے بہت پرے ہے وہ۔

"آپ کرو گی نادعا؟؟؟

ناز بیگم کی آنسو بھری دردناک آواز پر وہ بے ساختہ ان کے ہاتھ تھام کر لبوں سے
لگا گئی۔

URDU NOVEL BANK

اسے یوں کرتے دیکھ رخسار بیگم سر جھٹک کر رہ گئیں۔

آپ فکر مت کریں آنٹی !!! جو لوگ کسی کا برا نہیں چاہتے بھلا اسے ان کے " ساتھ کیسے برا کر سکتا ہے۔ ہاں آزمائش تو اس کے پسندیدہ بندوں پر ہی آتی ہے اور مجھے یقین ہے رومیصہ اس آزمائش پر کھری اترے گی اور بہت جلد بحفاظت "ہم تک پہنچ جائے گی۔

اس کی بات پر ناز بیگم روتے ہوئے بھی مسکرا دیں پھر اسے بے ساختہ اپنے ساتھ لگا گئیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!!! ہمیشہ خوش رہو میری جان"

ان کی دعا پر وہ تلخ سا ہنس دی۔ جو کچھ وہ اپنے ساتھ کر چکی تھی بھلا اب کیسے کبھی خوش رہ سکتی تھی۔

سارا دن وہ سب انتظار کرتے رہے پر ان کا انتظار انتظار ہی رہا اور رات گئے اور بان اور شیفان خالی ہاتھ گھر لوٹ آئے۔

URDU NOVEL BANK

گھر کی خواتین کا رو رو کر برا حال تھا۔ ان لوگوں کی محبت مثالی تھی۔ اوربان نے رومی کی تلاش میں اپنے بندے لگا دے تھے۔ ارقم بلوچ نے پولیس میں اطلاع دینے سے منع کر دیا تھا کیوں کہ معاملہ گھر کی بیٹی کی عزت کا تھا۔

@@@@@

مضبوط قدم اٹھاتا وہ کمرے کی طرف بڑھا جہاں وہ حسینہ قید تھی۔ بند دروازے کا ہینڈل پکڑ کر دروازہ کھولنے لگا ٹھیک اسی وقت اس کی قمیض کی جیب میں موجود موبائل بج اٹھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com "!!!! یہ دوریاں فلحال ہیں"

موبائل کی رنگٹون سنتے اس کے عنابی لبوں پر ایک خفیف سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

موبائل جیب سے نکال کر آنکھوں کے سامنے کیا تو سکرین پر بلنک ہوتا نام دیکھ کر آنکھیں سکیڑ گیا۔

URDU NOVEL BANK

ہاتھ دروازے کے ہینڈل سے ہٹا کر اس ہاتھ سے پیشانی مسلی جب کہ دوسرے ہاتھ سے کال پک کی۔

"السلام علیکم۔"

لگے بندے پر سلامتی بھیجتا وہ دروازے سے چند قدم دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"وعلیکم السلام!! اس طرف سب ٹھیک ہے نا؟؟"

مقابل نے محتاط انداز میں پوچھا تو وہ ایک نظر بند کمرے پر ڈال گیا۔

"!!! ابھی تک تو شانتی ہی شانتی ہے۔ روبرو ہونے جا رہا ہوں"

www.urdu-novel-bank.com

اس کے جواب پر مقابل ہنکار بھر کر رہ گیا۔

آج تم پر ایک بہت بڑی حقیقت بھی آشکار ہونے والی ہے۔ سمجھو تمہاری محبت"

کا امتحان ہے آج۔ اب تم پر منحصر ہے کہ تم کامیاب ہوتے ہو یا ہمیشہ کے

"لئے ناکامی اور بے سکونی کو اپنا مقدر بناتے ہو۔"

URDU NOVEL BANK

مقابل کا لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

میں ہر قسم کی آزمائش پر پورا اتروں گا۔ مجھے اپنی محبت کی پختگی پر اتنا ہی یقین "!!! ہے جتنا کہ روز قیامت پر

اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کا لہجہ بھی اس کی بات کی تصدیق کر رہا تھا۔

ایک بات اور یاد رکھنا۔ وہ میرے دل کے بہت قریب ہے۔ تم جانتے ہو نا وہ " جس شخص کی نشانی ہے وہ میرے لئے کیا تھا !!! یہ بات کبھی بھولنا مت۔

!!! کوئی مسئلہ ہو تو اسی وقت رابطہ کرنا۔ رکھتا ہوں اب۔ اسے حافظ

مقابل کی بات پورے دھیان سے سنتا وہ الوداعی کلمات ادا کرتا موبائل جیب میں رکھتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اس کے کانوں سے گھٹی گھٹی سسکیوں کی آواز ٹکرائی۔ وہ ایک گہری سانس خارج کرتا اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا اس وجود کی طرف بڑھا۔

وہ جو زمین پر دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز پر اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا گئی۔ کوئی قدم بڑھاتا اس کی طرف آ رہا تھا یہ محسوس کرتی وہ سن ہو گئی۔

وہ دھیرے سے اس کے قریب پہنچ کر ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! رومی"

کسی مرد کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ مزید خوفزدہ ہو گئی۔

ترس گیا تھا تمہارا حسین چہرہ دیکھنے کے لئے۔ بہت انتظار کیا ہے میں نے اس "!!! پل کے لئے۔ اب تو میرا انتظار ختم کر دو۔ اب تو اپنا چہرہ دکھا دو۔ پلیز

URDU NOVEL BANK

اس انجان مرد کی باتیں سنتے وہ روتی ہوئی خود میں چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔
اس کی حرکت پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ آج اس کے لب بے وجہ ہی
مسکراتے جا رہے تھے۔

وہ اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھتا اس کا چہرہ اٹھا گیا۔ جیسے ہی اس کا آنسوؤں سے
تر سرخ چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اسے ایسے لگا جیسے تپتے ہوئے صحرا میں
بھٹکے مسافر کو ٹھنڈے میٹھے پانی کے چند گھونٹ میسر آ گئے ہوں۔ وہ پیاسی
نظروں سے اس کا ایک ایک نقش آنکھوں میں بساتا جا رہا تھا۔

کانچ سی آنکھیں مسلسل برسات کے بعد سرخ اور خم خیز ہو گئی تھیں۔ نتلی سے
سجاناں بھی سرخ پڑ چکا تھا جب کہ پنکھڑیوں سے ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے
تھے۔

وہ کسمسا کر اپنے سر سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔
"!!واللہ!!! آپ کے دید نے برسوں کے پیاسے کو سیراب کر دیا ہے"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے سرخ پڑتے گال کو ہلکے سے چھو کر بولا تو وہ نفرت سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔

ہاتھ۔۔۔ ہاتھ مت لگائیں مجھے۔ مم۔۔۔ میں کسی کی بیوی ہوں پلیز مجھے چھوڑ دو۔
اور۔۔۔ اور آپ جتنے پیسے مانگیں گے میرے بھائی دے دیں گے پلیز مجھے چھوڑ
دیں میرے گھر والے مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ وہ بہت پریشان ہوں گے پلیز
"جانے دیں مجھے۔"

وہ روتی ہوئی اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔

وہ اس کے نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام گیا۔ رومی کو جھٹکا لگا۔ وہ اپنا
ہاتھ چھڑوانے کے لئے تگ و دو کرنے لگی پر مقابل کا ارادہ نہ تھا شاید۔

پہلی بات تو یہ کہ آپ کسی کی بیوہ ہیں بیوی نہیں۔ بیوی اور بیوہ میں اتنا ہی
فرق ہے جتنا زمین اور آسمان میں، دن اور رات میں، سورج اور چاند میں۔ دوسری

URDU NOVEL BANK

بات یہ کہ آپ کی خاطر میں روپیہ پیسا تو کیا یہ سانسیں بھی لٹا سکتا ہوں۔ اتنے
 "!!! لمبے انتظار کے بعد ملا محبوب آب حیات سی اہمیت رکھتا ہے
 اس کے شدت بھرے الفاظ رومیہ کو لرزنے پر مجبور کر گئے۔

"یہ دیکھو اس تصویر کو پہچانتی ہو؟"

وہ موبائل جیب سے نکال کر آن کرتا اس کے سامنے کر گیا جس کے وال پیپر
 پر رومی کی تصویر روشن تھی جس میں وہ آنکھوں پر سن گلاسز لگائے نہر کے
 کنارے ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھی کھلکھلا رہی تھی۔ گلابی رنگ کے لباس میں
 وہ کھلتا ہوا گلاب لگ رہی تھی۔ یہ تصویر آج سے تین برس پہلے کی تھی اور دیکھنے
 سے صاف پتا چل رہا تھا کہ یہ تصویر سامنے والے کے علم میں آنے کے بغیر
 بنائی گئی ہے۔

"!!! پہچانتی ہو اسے"

اس کے سوال پر وہ بے بسی سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

URDU NOVEL BANK

کیوں میری بے بسی کا مذاق بنا رہے ہو تمہیں اللہ سے ذرا بھی خوف نہیں آتا۔"

"!!! سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی تم کچھ "دکھانے" کی کوشش کر رہے ہو

اس کی بے بسی اور الفاظ کو وہ سمجھ نہ سکا۔

"کیا مطلب؟؟؟"

وہ واقعی الجھ چکا تھا۔

سالوں سے جاننے کا دعویٰ کر رہے ہیں پر یہ نہیں جانتے کہ میں دیکھ نہیں "سکتی۔ اچھا مذاق ہے۔ ایک اندھی لڑکی کے ساتھ ایسا مذاق کرتے آپ کو اللہ سے

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

"خوف محسوس نہیں ہوتا کیا۔"

سب کچھ بالائے طاق رکھتی وہ ایک دم پھٹ پڑی تھی۔ مقابل نے وار ہی ایسا کیا

تھا جب کہ سامنے بیٹھا وجود آندھیوں کی زد میں تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس پر پیکر سے آخری ملاقات کے وقت اس نے دعا کی تھی کہ کاش وہ اسے نہ دیکھ سکی ہو پر آج جب اس پر یہ انکشاف ہوا تھا کہ وہ واقعی دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تو اس کے سر پر جیسے ساتوں آسمان ایک ساتھ ٹوٹ پڑے تھے۔

"!!! آپ مم۔۔۔ مذاق کر رہی ہیں نا"

اس کے آواز زندگی میں پہلی مرتبہ لڑکھڑائی تھی۔ اس کی بات پر وہ تلخی سے ہنس دی۔

"!!! اگر ہمارا مذاق کا رشتہ ہوتا تو ضرور اس بات کی نفی کرتی"

visit for more novels:

اس کے الفاظ پر مقابل کا سانس تنگ ہونے لگا۔ اس کے کانوں میں ایک آواز گونج اٹھی۔

آج تم پر ایک بہت بڑی حقیقت بھی آشکار ہونے والی ہے۔ سمجھو تمہاری محبت کا امتحان ہے آج۔ اب تم پر منحصر ہے کہ تم کامیاب ہوتے ہو یا ہمیشہ کے لئے ناکامی اور بے سکونی کو اپنا مقدر بناتے ہو۔

URDU NOVEL BANK

وہ بھرپور مرد اس وقت پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رونا چاہتا تھا۔ یہ کیسا مذاق کیا تھا قدرت نے اس کے ساتھ۔ یہ کسی سزا ملی تھی اسے۔

اسے لگا وہ اگر ایک پل بھی مزید وہاں رکا تو خود پر قابو نہیں رکھ پائے گا اور اس نازک لڑکی کے سامنے ہی رو دے گا۔ اس خیال کے آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا جب کہ وہ پھر سے اپنی قسمت پر رو دی۔

@@@@@

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

صاحبہ کمرے میں داخل ہوئی تو اوربان کال پر بڑی تھا۔ اسے دیکھ کر وہ اپنی بات مکمل کرتا کال بند کر گیا

صاحبہ نے ہاتھ میں پکڑا دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور الماری سے اپنے کپڑے نکال کر ہاتھ روم کی طرف چل دی۔

URDU NOVEL BANK

فریش ہونے کے بعد وہ باہر آئی تو اوربان صوفے پر بیٹھا تھا۔ دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر جوں کا توں رکھا تھا۔

اوربان نے ایک نظر اسے دیکھا۔ آسمانی رنگ کا نائٹ سوٹ پہنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی اپنے بھورے گنگریالے بالوں کو ٹاول سے آزاد کر رہی تھی۔ بھورے گنگریالے بال ٹاول کی قید سے آزاد ہوتے اس کی کمر پر بکھر گئے۔ اوربان نے غور سے اسے دیکھا۔

وہ بھری بھری جسامت کی مالک تھی پر اب بھر کمزور ہو گئی تھی۔

صاحبہ نے بالوں کو ایک جھٹکا دے کر آگے گرایا تو اوربان نظریں چرا گیا۔

اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد وہ بیڈ کی طرف آئی اور دودھ کا گلاس اٹھا کر اوربان کی طرف بڑھ گئی۔

"!!! یہ لیں"

URDU NOVEL BANK

وہ تھوڑا جھک کر دودھ کا گلاس اس کے آگے کر گئی تو پشت پر بکھرے بال
پہسل کر سینے پر گر گئے۔ اورہان نے ایک گہری نظر اس کے چہرے پر ڈالی تو
ٹھٹھک گیا۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جیسے مسلسل روئی ہو۔

دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ سے پکڑ کر پاس پڑی میز پر رکھتا وہ اس کی کلائی
تھام کر اسے اپنے پہلو میں گرا گیا۔ صاحبہ سسک اٹھی۔

"کیا ہوا ہے؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا تم سے؟؟؟"

visit for more novels:

وہ پریشانی سے اسے دیکھتا پوچھنے لگا۔ اسے دڑتھا کہیں اس کی ماں نے پھر سے
اس کی تذلیل نہ کی ہو حالاں کہ وہ انہیں بہت تفصیلی سمجھا چکا تھا۔

اس کے پوچھنے پر وہ چہرہ جھکا گئی۔

"!!!! صاحبہ میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے"

URDU NOVEL BANK

اوربان نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے اس کا سر اوپر اٹھایا تو اس کا چہرہ دیکھتے دھک سے رہ گیا۔

ہری آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہتے چلے جا رہے تھے جب کہ لب سختی سے آپس میں پیوست کیے گئے تھے۔

کیوں میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو جلدی بتاؤ کیا ہوا ہے ورنہ میں نیچے جا"

"اکر ابھی سب کو اکٹھا کر لوں گا۔

اس کی برہم آواز پر صاحبہ خوفزدہ ہوتی پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی جسے وہ

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

ناکام بنا گیا۔

مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔ شاور لیتے وقت باتھ روم میں سلپ ہو گئی تھی۔"

"!!! کہنی اور کمر زمین پر لگی ہے مجھے درد ہو رہا ہے

بتانے کے ساتھ ہی وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رو دی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی بات پر رد عمل ظاہر کے بغیر اٹھا اور الماری میں موجود فرسٹ ایڈ باکس سے کریم نکال لیا۔ کریم پکڑ کر وہ واپس اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

"دکھاؤ کہاں لگی ہے۔"

کہنے کے ساتھ ہی اوربان نے اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر اس کا بازو پکڑ کر وہاں سے شرٹ ہٹائی۔ اس کی کہنی لال ہو رہی تھی۔

اوربان نے کریم کا ڈھکن کھول کر اپنی انگلی کی پور پر تھوڑی سی کریم اٹھائی اور نرمی سے اس کی کہنی پر لگانے لگا۔ صاحبہ "سی" کر کے رہ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!!!! دکھاؤ کمر پر کہاں لگی ہے"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھنے لگا تو وہ نظریں چرا گئی۔

"!!!! کتنے بے شرم ہیں۔ بھلا یہ کیسے دکھا سکتی ہوں"

وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس کا سرخ پرتا چہرہ دیکھ کر وہ خود ہی اسے کندھوں سے تھام کر اس کا رخ موڑتا اس کی شرٹ اوپر کسکا گیا۔ اس کی حرکت پر صاحبہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اسے اور بان سے اس بے باقی کی امید نہ تھی۔

اس کی کمر کے وسط میں لال نشان پڑا تھا۔ اور بان نے وہاں بھی نرمی سے کریم لگائی اور پھر واپس اس کی شرٹ سہی کر دی۔ کریم سائڈ پر رکھنے کے بعد اور بان نے ایک نظر اس کے سرخ چہرے اور بند آنکھوں پر ڈالی۔

"اٹھ کر بیڈ پر لیٹو۔"

اس کے حکم کی تکمیل کرتی وہ تیزی سے اٹھی اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔

"!!! اٹھو پہلے یہ دودھ پیو پھر سونا"

صاحبہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو اس ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ دودھ کو دیکھتے ہی صاحبہ نے گندا سامنہ بنایا۔ اسے دودھ پینا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔

URDU NOVEL BANK

لیکن میں یہ آپ کے لئے لے کر آئی تھی۔ آپ روزانہ رات کو پیتے ہیں نا"
-!!!

وہ اس کی یاد دہانی کروانے لگی۔

"!!! مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت تمہیں ہے فلحال۔ چپ چاپ اٹھ کر پیو"

اس کی حتمی انداز پر وہ اٹھ کر بیٹھی اور اس کے ہاتھ سے گلاس تھام کر لبوں سے لگا گئی۔ اس کا نام لیتے اس نے سانس بند کرتے ایک ہی گھونٹ میں گلاس خالی کر دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! اور سنو"

وہ جو لیٹنے لگی تھی اس کی آواز سن کر سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔

کل سے دو گلاس دودھ لے کر آنا۔ ایک اپنا اور ایک میرا۔ بحث کرنے کی"
"!!! ضرورت نہیں لیٹو اب چپ چاپ اور سو جاؤ"

URDU NOVEL BANK

اس کے حکم پر وہ منہ بناتی لیٹ کر چادر سر تک تان گئی۔ اس پر ایک آخری نظر ڈال کر وہ اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔

@@@@

اسے اس کمرے میں قید کافی گھنٹے گزر گئے تھے۔ ایک ملازمہ آکر کھانا بھی دے گئی تھی جسے ہاتھ لگانے کی بھی زحمت نہ کی تھی اس نے۔

ایک دفعہ پھر سے دروازہ کھلا تو وہ خود میں سمٹ گئی۔ آنے والا قدم بڑھاتا اس کے نزدیک آکر کھڑا ہو گیا۔

visit for more novels:

میڈا بھی آپ کو ایک ڈریس دے جائے گی آپ پہن کر کریڈی ہو جائے گا"
 "!!! ہمارا نکاح ہے آدھے گھنٹے بعد

اس کی بات پر رومی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

آپ کا دماغ درست ہے کیا؟؟ پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ میں کسی کی بیوی"
 "!!! ہوں۔ پھر اس واہیات بات کا کیا مقصد

URDU NOVEL BANK

تیش کے مارے اس کا رنگ سرخ پڑ گیا۔

اور میں پہلے بھی آپ کی تصحیح کر چکا ہوں۔ آپ کسی کی بیوی نہیں بیوہ ہیں"

"اور بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کا حق اسلام دیتا ہے۔ !!!

وہ سکوں سے کہتا ہاتھ سینے پر باندھ کر اس کی سامنے کھڑا ہو گیا۔

میں کسی صورت بھی آپ سے شادی نہیں کروں گی سنا آپ نے۔ مجھے ابھی"

اور اسی وقت میرے گھر والوں کے پاس چھوڑ کر آئیں ورنہ میرے بھائیوں کے

"!!! عتاب سے بچ نہیں سکیں گے آپ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیا۔

آپ کے بھائی قیامت تک بھی اس جگہ کا پتا نہیں لگا سکتے۔ رہنا تو آپ کو"

ہمیشہ کے لئے میرے پاس ہی ہے۔ اپ نکاح کر کے رہنا ہے یا نکاح کے بغیر

"یہ آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

اس کی بات پر وہ بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

دیکھیں میں -- میں دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہوں۔ آپ کیوں ایک اندھی "
 "!!! لڑکی کو خود سے باندھنا چاہتے ہیں

وہ اسے ہے ممکن طریقے سے قائل کرنا چاہ رہی تھی۔

آپ میرا ہاتھ تھا میں آپ کی بینائی بن جاؤں گا۔ آپ کو خود بھی کبھی "
 "محسوس نہیں ہو پائے گا کہ آپ آپ اس دنیا کی رنگینیاں نہیں دیکھ سکتی۔

اس کی آواز میں ایک جذب تھا جسے محسوس کرتے رومی لب بھینچ گئی۔ ہاں اسے
 بہت بڑا جھٹکا لگا تھا رومی کا بینائی کا سن کر پر وہ محبت ہی کیا جو آزمائش پر
 پوری نہ اتر سکے۔ وہ بھی اس کڑی آزمائش میں سرخرو ہو گیا تھا۔
 visit for more novels:
 www.urdu-novel-bank.com

"!!! میری عدت بھ بھی پوری نہیں ہوئی ابھی"

اس نے فرار کی ایک اور کوشش کی۔

نکاح کے بعد کوئی عدت نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔ نکاح یا "
 تو ابھی آدھے گھنٹے میں ہو گیا پھر کبھی نہیں ہو گا اور دوسری صورت میں آپ

URDU NOVEL BANK

کو نکاح کے بغیر ہے ہمیشہ کے لئے میرے پاس رہنا ہو گا۔ اب بندہ بشر ہوں اس قدر حسین لڑکی کے قریب ہوتے بہک بھی سکتا ہوں۔ اس لئے سوچ سمجھ کر ادھے گھنٹے میں فیصلہ کر لیں۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتا کمرے سے نکل گیا تو وہ بیڈ پر گرتی اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اتنی جلدی کیوں مجھے تنہا کر گئے افغن آپ۔ آپ کو ذرا بھی خیال نہیں آیا میرا" کہ آپ کہ بغیر میرا کیا ہو گا۔ یہ کیسی محبت تھی آپ کی افغن جو بیچ راہ میں تنہا
 visit for more novels:
 www.urdunovelbank.com
 "!!! کر گئی

وہ روتی ہوئے شدت سے اسے پکار رہی تھی جو اس کی روح کا ساتھ رہ چکا تھا۔
 "!!! اس کی پہلی محبت۔ مرزا افغن بلوچ

URDU NOVEL BANK

ٹھیک آدھے گھنٹے کے بعد وہ نکاح خوان اور چند گواہان کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کی توقع کے عین مطابق وہ اس کی بھیجے گئے ڈریس کا لال دوپٹہ سر پر اوڑھے بیٹھی تھی۔ کپڑے البتہ بدلنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔

وہ جا کر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا جب کہ باقی سب کرسیوں اور صوفوں پر بیٹھ گئے۔ نکاح کی کاروائی شروع کی گئی تو رومیہ کے ہاتھ کانپنے لگے۔

رومیہ رحم بلوچ بنت مرضی رحم بلوچ آپ کا نکاح چودھری فائق ولد چودھری "سی بعوض حق مہر ایک کروڑ کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

نکاح خواں کی آواز اور اس کے الفاظ کانوں میں پڑتے رومی لب بھیج گئی۔ کانچ سی بے نور آنکھوں سے کھارا پانی بہتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی خاموشی پر فائق چودھری نے اپنا ہاتھ اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں پر رکھا۔

"!!! قبول ہے"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"!!! قبول ہے"

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"!!!! جی قبول ہے"

آخری دفعہ یہ کلمات دہراتے وہ بے ساختہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رو دی۔
اب اس کی قسمت میں شاید عمر بھر کے لئے یہ رونا لکھ دیا گیا تھا۔

"!!!! نکاح مبارک روح من"

وہ جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کر گیا تو رومی کو لگا جیسے اس کے کان
میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا گیا ہو۔
www.urdu-novel-bank.com

وہ نکاح خوان اور گواہان کو رخصت کرنے گیا تو رومی نے سر پر پڑا دوپٹہ کہینچ
کر اتارا اور کمرے کے ایک کونے میں پھینک دیا۔ قیمتی آنچل اپنی بے قدری پر
رونے لگا۔

خود وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرتی رونے کا شغل پورا کرنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد وہ کمرے میں واپس آیا تو اسے یوں روتے دیکھ کر نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

اس کے قریب آتا وہ اسے بازو سے تھام کر اپنے مقابل کھڑا کر گیا اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

اس افتاد پر وہ بھونچکی رہ گئی اور کسمسا کر پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی پر ایسا ممکن کہاں تھا۔

"مبارک نہیں دیں گی؟؟؟"

visit for more novels:

اسے یوں ہی سینے سے لگائے اس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی نما سوال کر گیا تو وہ اس کی گرم سانسیں اپنے کان اور گردن پر محسوس کرتی تھرا اٹھی۔

کس بات کی مبارک؟؟ میری زندگی جہنم بنانے کی یا مجھے جیتے جی مار دینے کی"

!!!"

URDU NOVEL BANK

اس کی تلخی سے بھرپور آواز پر وہ افسوس سے اسے خود سے الگ کر گیا۔ اس سے پہلے وہ اسے کوئی جواب دیتا اس کی جیب میں پڑا موبائل بچ اٹھا۔ موبائل کی سکرین پر ایک نظر ڈالنے کے بعد وہ کمرے سے نکل گیا تو وہ بیڈ پر گرتی پھر سے رونے لگی۔ اس کی قسمت میں شاید رونا لکھ دیا گیا تھا۔

@@@@

صاحبہ کو غائب ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے پر اس کا کوئی نام و نشان تک نہ ملا تھا اب تک۔ اوربان اور شیفان دونوں نے اپنے بندے پہیلائے ہوئے تھے اس کی تلاش میں۔

اس وقت بھی رات کے نو بجے سب حویلی والے حویلی کے صحن میں جمع تھے۔ سب کی حالت ہی ایک جیسی تھی۔ ہر کوئی پریشان حال تھا۔ جوان بیٹی کا دن دیہاڑے غائب ہو جانا چھوٹی بات نہ تھی۔

URDU NOVEL BANK

شیفان کی جیب میں پڑا موبائل بج اٹھا تو وہ چونک کر جیب سے موبائل نکالتا آنکھوں کے سامنے کر گیا۔ موبائل کی سکرین پر کوئی ان نون نمبر جگمگا رہا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر کال بند کر دی۔

موبائل پھر سے بج اٹھا۔ وہ جہنجھلا کر کال اٹھا گیا۔

"!!! ہیلو"

اس کی آواز میں جہنجھلاہٹ واضح تھی۔

السلام و علیکم سالے صاحب !!! باہر کے ملک میں رہ کر شاید آپ یہ بھول "چکے ہیں کہ مسلمان ایک دوسرے پر سلامتی بھیجتے ہیں۔"

مقابل کے جملے پر شیفان چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ ماتھے پر ناگواری کے بل آ گئے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو اور کون ہو تم؟؟؟"

اس کے سوال سے محظوظ ہوتا وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

URDU NOVEL BANK

"!!!! آپ کا اکلوتا بہنوئی ہونے کا شرف حاصل ہے ناچیز کو"

مقابل کے سلگاتے لہجے پر اس کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"!!!! کیا بکواس کر رہے ہو میں تمہاری زبان حلق سے کھینچ لوں گا کہینے"

وہ حلق کے بل چیخ پڑا۔

اس کے یوں چیخنے پر سب گھر والے تشویش سے اس کی جانب دیکھنے لگے۔ اور ہان اٹھ کر اس کے نزدیک آیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سالے صاحب ہم کوئی کام بھی ثبوت کے بغیر نہیں کرتے۔ آپ بھی اپنی "آنکھوں سے ثبوت دیکھ لیں تاکہ آپ کو میری بکواس اوپس بات پر یقین ہو سکے

"!!!! اور ہاں !!! بہن کے سہاگن رہنے کا دعا کر دیجئے گا اللہ حافظ

URDU NOVEL BANK

وہ اپنی سناتا لگے کی ایک بھی مزید سنے بغیر ٹھک سے کال بند کر گیا۔ شیفاں سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ہاتھ میں موبائل پکڑے چپ چاپ کھڑا تھا۔ تبھی موبائل کی سکریں پھر سے روشن ہوئی۔

اب کی دفعہ واٹس اپ پر کوئی میسج آیا تھا۔

اس نے میسج پر کلک کیا تو سامنے ہی سکریں روشن ہو گئی اور پھر جو دیکھنے کو ملا اس سے شیفاں اور اس کے ساتھ کھڑے اوربان کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ سرخ چہرے لئے موبائل کی سکریں پر نگاہیں جمائے کھڑے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "کیا ہے اوربان؟؟؟"

ارحم بلوچ نے بے چینی سے پوچھا۔

"!!!! نکاح نامہ"

اوربان کے منہ سے سرسراتی آواز نکلی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کیا!!!! کس کا نکاح نامہ؟؟؟ صاف صاف کیوں نہیں بتا رہے میرا دل رک"
 "!!!! رہا ہے

ناز بیگم روتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئیں تو زوہان نے جلدی سے انھیں کندھوں سے
 تھاما۔

"!!!! چودھری فائق نے ہماری رومی کو اغوا کر کے اس سے نکاح کر لیا"
 اس کی اطلاع وہاں موجود ہر فرد پر پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی۔ ناز بیگم وہیں گر گئی
 تھیں۔ حویلی میں ایک بار پھر سے چیخ و پکار مچ گئی تھی۔

visit for more novels:

اورہان نے شیخان کے ہاتھ سے موبائل پکڑا اور اسی نمبر پر کال ملائی۔ پہلی بیل
 پر ہی کال پک کر لی گئی تھی۔

"!!!! اتنی جلدی میری یاد ستا گئی سالے صاحب کو"

فائق چودھری کی شریر آواز پر اورہان کھول اٹھا۔

"!!!! اپنی بکواس بند کر سالے"

URDU NOVEL BANK

وہ بولا نہیں دھاڑا تھا۔ صاحبہ نے سہم کر اس کے سرخ چہرے کو دیکھا۔

اوہو بڑے سالے صاحب بول رہے ہیں!!!! مجھے سالہ بول کر تو تم زیادتی کر"
رہے ہو میرے ساتھ یار۔ تمہارا بہنوئی لگتا ہوں اب رشتے میں۔ سالہ کہہ کر رشتہ
"!!!! خراب تو مت کرو

اوربان نے بڑی برداشت سے اس کی برداشت سنی تھی۔

تم بس تھوڑی سا صبر کرو فائق چودھری بہت جلد تمہاری گردن مرزا اوربان کے "
ہاتھ میں ہوگی اور پھر دیکھوں گا خود کو اس گرفت سے کیسے آزاد کروا سکو گے تم

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

!!!!"

سرد آواز میں کہتا وہ مقابل کی بات سننے بغیر کھٹاک سے کال بند کرتا شیطان کو
موباٹل پکڑا گیا جو ناز بیگم کے پاس بیٹھا ان کو تسلی دے رہا تھا۔

سب کچھ اس کلمہ ہی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ جب سے یہ ہماری زندگیوں میں "
آئی ہے خوشیاں ہم سے روٹھ گئی ہیں۔ پہلے میرے بیٹے کو جوگ دے دیا۔ پھر

URDU NOVEL BANK

اس کے عاشق نے میرے پھول سے بچے کی جان لے لی اور اب اس کا وہی
"نامراد عاشق ہماری معصوم بچی کو قید کر گیا۔"

رخسار بیگم پریشان سی کھڑی صاحبہ پر چلائیں تو وہ سہم اٹھی۔

اور بان نے ناراض نظروں سے انہیں دیکھا۔

"!!! کیا کہہ رہی ہیں ماں آپ!!! آپ کو منع بھی کر چکا ہوں"

اور بان کی آواز میں ناگواری سمٹ آئی۔

"جو کچھ بھی کہہ رہی ہوں ہوش و حواس میں کہہ رہی ہوں۔"

www.urdu-novel-bank.com

وہ اپنی بات پر ڈٹی ہوئی تھیں۔ زونی نے ایک شکایاتی نظر اپنی ماں پر ڈالی۔ نہ

جانے کیوں وہ اس کی معصوم سی بھابھی کے پیچھے پڑی تھیں۔

زوبان کو اپنی بھابھی بہت پسند تھی۔ معصوم اور پیاری سی۔ اسے صاحبہ کی
ہری آنکھیں اور گنگھریالے بھورے بال بہت پسند تھے جو بالکل کسی گڑیا جیسے لگتے
تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ جس دن سے آئی تھی زوہان نے اسے ہنستے بولتے نہیں دیکھا تھا۔ بس چپ ہے رہتی تھی اور زیادہ باہر بھی نہیں آتی تھی کمرہ نشین رہتی تھی۔ اس کا بہت دل کرتا تھا اپنی بھابھی کے ساتھ وقت گزارنے کا۔

"ارے اس کا عاشق ---"

اس سے پہلے کے وہ اپنا جملہ مکمل کر کے پھر سے صاحبہ کی ذات کے پرچے اڑاتی اور بان صاحبہ کے سرخ چہرے پر نظر ڈالتا انہیں ٹوک گیا۔

"!!! ماں پلیز"

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com
اس کے لہجے میں نرمی بھری قسطنطین تھی جسے محسوس کرتے رخسار بیگم لب بھیج گئیں۔

"!!!! تم کمرے میں جاؤ"

اس نے تھر تھر کانپتی صاحبہ کو حکم دیا تو وہ سر ہلاتی اپنے بے جان وجود کو گھسیٹتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس فائق کو میں چھوڑوں گا نہیں۔ دیکھتا ہوں کیسے بچتا ہے میرے ہاتھوں"

!!!

وہ پر تپش لہجے میں بولا تو شیطان نے بھی سر ہلایا۔

نہیں ایسی بے وقوفی مت کرنا۔ رومی اس کے نکاح میں ہے اب۔ یہ معاملہ اگر"

جرگے میں لے گیا وہ تو ہمیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے کچھ عرصہ

!!! صبر کرو اور خاموشی سادھ لو

یہ آواز ارقم بلوچ کی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!!! بھائی صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں بالکل"

ارسل بلوچ نے بھی ان کی تائید کی تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

کیا ان کی بہن اتنی ارزاں تھی کہ اسے یوں ہی چھوڑ دیتے؟؟؟ پر یہاں جرگے

کے فیصلے بہت ظالم تھے۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

گھر میں اچانک پیدا ہونے والی ٹینشن نے سب کو پریشان کر کے رکھ دیا تھا۔ ہر کوئی غمگین تھا پر وقت کا تقاضا تھا کہ ابھی کوئی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا تھا۔

وہ ابھی ماں باپ کے کمرے سے لوٹا تھا۔ اس حالت میں ماں کو سنبھالنا یقیناً اس کے لئے ایک مشکل امر تھا۔ اس کے ماں باپ کی تو کیا خود اس کی اپنی بھی جن بستی تھی اپنی بہن میں۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ فائق نے ایسا کیوں کیا۔ رومی کو اس نے کہاں دیکھا؟ پھر پورے دھڑلے سے اسے اغوا کر کے نکاح بھی پڑھوا لیا حالاں کہ اس کا نکاح صاحبہ سے ہونے والا تھا اور سننے میں آیا تھا کہ وہ اپنی دلی رضامندی سے صاحبہ سے شادی کر رہا ہے۔

تو کیا پھر فائق نے صاحبہ سے شادی نہ ہونے کا بدلہ رومی سے شادی کر کے لیا تھا؟؟

URDU NOVEL BANK

اس طرح کے کئی سوال شیطان کے دماغ میں گھوم رہے تھے۔ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے وہ انہی سوچوں میں گم تھا جب دروازے پر ہوتی دستک نے اس کی بے لاگ سوچوں میں خلل ڈالا۔

"!!! یس"

اجازت دینے کے ساتھ ہی اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو رات کے گیارہ بج رہی تھی۔

!!! بھلا اس وقت کون ہو سکتا تھا

visit for more novels:

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا جب زوہان دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے داخل ہوتے ہی دروازہ آٹو لاک ہو گیا۔

شیطان نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا جس نے ہاتھ میں ایک ٹرے تھام رکھی تھی جس میں ایک عدد دودھ کا گلاس اور ساتھ پین کلرز کا پتہ تھا۔ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

"کیا ہے یہ؟؟؟"

دیکھنے کے باوجود سوال داغ گیا۔

"!!! نیم گرم دودھ اور پناڈول ہے"

نظریں جھکا کر دھیمے لہجے میں بتا گئی۔

"کس لیے؟؟؟"

لہجہ اب بھی پہلے جیسا سخت ہی تھا۔ اس کے لہجے کی سختی کو محسوس کرتے

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

زوبان نے آنسو اپنے اندر اتارے۔

بھلا کون یقین کر سکتا تھا کہ سامنے کھڑا مرد وہی شیطان ہے جو اسے پیار سے

کیٹی کیٹی کہتے نہیں تھکتا تھا۔

اب تو اس کے لہجے کی سرد مہری اور آنکھوں کا سرد پن ہی ختم نہ ہوتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ۔۔۔ آپ کو۔۔۔ آپ کو ٹانگ میں درد ہو رہا تھا نا۔۔۔ تو بس اسی لئے کے آئی۔"

"یہ پی کے آپ اچھا محسوس کریں گے۔"

وہ ڈرتی ڈرتی اپنی آمد کا مدعا بیان کر گئی۔ ٹرے اب تک ہاتھ میں۔ میں تھام رکھا تھا۔

"اچھا!!!!!! اور تمہیں کس نے کہا کہ میری ٹانگ میں درد ہے؟؟؟"

وہ اس سے سوال کرتا صوفے سے اٹھتا اس سے چند قدم کے فاصلے پر آ کے کھڑا ہو گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! مم۔۔۔ مجھے پتا چل گیا تھا"

اس کی خود پر جمی گہری نظروں سے وہ کنفیوز ہونے لگی۔

"کیوں تم نجومی ہو کیا؟؟؟"

اس کی سپاٹ آواز پر وہ سٹیٹا کر تیزی سے نفی میں سر ہلا گئی۔ ٹرے میں رکھے گلاس میں سے تھوڑا سا دودھ چھلک پڑا تو وہ ٹرے سامنے پڑے میز پر رکھ گئی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

"!!! جواب دو"

اس کی سرد آواز پر وہ حلق تر کر گئی۔

وہ آپ نے تین چار بار اپنی ٹانگ کو چھوا اور آپ کے چہرے پر تکلیف کے "الناثرات تھے۔ اس لئے مجھے لگا آپ تکلیف میں ہیں۔

وہ انگلیاں مڑوڑتی اپنی جان بخشی کی دعا کرنے لگی۔

"!!! اوہ تو یعنی محترمہ زوہان صاحبہ چہرے کے تاثرات پڑھنے میں بھی ماہر ہیں"

وہ محظوظ انداز میں کستا روم فریج کی طرف بڑھ گیا۔ زوہان چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی جواب فریج کا دروازہ کھولتا جھک کر اندر سے کچھ نکال رہا تھا۔

اپنی مطلوبہ شے حاصل کرنے کے بعد وہ پیچھے مڑا تو وہ تیزی سے نظریں پھیر گئی۔ نظروں کی یہ تیزی شیطان سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔

"پیو گی؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے سامنے کھڑا اسے آفر کر رہا تھا۔ وہ جو اس کی طرف دیکھے بغیر جھٹ سے انکار کرنے والی تھی اس پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جہاں وہ چھوٹی سی سیاہی مائل محلول کی بوتل منہ سے لگائے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہا تھا۔

"!!!!!! الکوحل"

اس کے منہ سے یہ لفظ سرگوشی نما آواز میں نکلا تھا جس سے سامنے کھڑا انسان بھی بہرہ مند ہو چکا تھا۔

وہ محظوظ ہوتا اس کے قریب آیا اور اس کے گرد چکر کاٹنے لگا۔ زوہان کے وجود میں پہریری دوڑ گئی۔

"!!! تم جانتی ہو مجھے بہت اچھا لگا"

وہ اس کے گرد چکر کاٹتا اب کی دفعہ میٹھے لہجے میں گویا ہوا۔

"کک۔۔۔ کیا؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی زبان ساتھ نہ دیتے لڑکھڑا گئی۔

""!! تمہارا رات کے اس پہر میرے کمرے میں آنا"

وہ پیچھے سے اس کے کان کے قریب جھک کر بولا تو زوہان کی آنکھیں پھیل گئیں۔ دل اچھل کر حلق میں آگیا جیسے۔

"تم جانتی ہو؟"

وہ اپنا مضبوط بھاری ہاتھ دھیرے سے اس کے بازو پر رکھتا نیچے سے اوپر کی طرف لانے لگا۔ زوہان کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔ اس نے اپنی جگہ سے ہلنا چاہا پر ٹانگوں نے انکار کر دیا۔

""!! تم بہت زیادہ حسین ہو"

وہ اس کے بال ایک شانے پر ڈال گیا۔ گرم سانسیں زوہان کی گردن سے مس ہونے لگیں۔ اس کی بوجھل سرگوشی سے اس کا رنگ فق ہو گیا۔ اب کی بار اس

URDU NOVEL BANK

نے آؤ دیکھا نہ تاؤ شیطان کو دھکا دیا اور لرزتے قدموں سے کمرے سے باہر بھاگتی چلی گئی۔

"!!!! ڈفر"

شیطان نے ہاتھ میں پکڑا انرجی ڈرنک ڈسٹ بن میں پھینکا اور دروازہ لاک کرنے لگا۔

آئندہ آدھی رات کسی غیر مرد کے کمرے میں جانے سے پہلے سو مرتبہ سوچے گی۔ ہر کوئی شیطان بلوچ نہیں ہوتا کہ جوان اور حسین ترین دوشیزہ دیکھ کر نفس "کو بہکنے سے بچا لے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بڑبڑاتا ہوا گولی منہ میں رکھتا دودھ کا گلاس منہ سے لگا گیا کیوں کہ اس کی ٹانگ میں واقعی بہت درد تھا اور اب وہ بس سکون لینا چاہتا تھا۔

@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پر بیٹھی زور و شور سے رونے میں مصروف تھی۔
اسے پھر سے یوں روتے دیکھ اوربان لب بھیچ کر رہ گیا۔

وہ جتنا مرضی اس لڑکی کو سمجھا لیتا منع کر لیتا پر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی
تھی۔ مجال ہے جو کسی کی سنے بلکہ اسے یوں کہنا چاہئے تھا کہ مجال ہے جو
صاحبہ اوربان بلوچ، مرزا اوربان بلوچ کی سنے۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا وہ چادر اتار کر حسب عادت صوفہ پر پھینک کر بیڈ کی
طرف بڑھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "اب کیوں رو رہی ہو؟؟؟"

اس کے سوال پر صاحبہ نے شکوہ کن نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جیسا کہ
رہی ہو کہ آپ تو واقف ہی نہیں ناکہ کیوں رو رہی ہوں۔

"!!! بتا بھی چکو اب"

URDU NOVEL BANK

اس کا انداز صاحبہ کو صاف بیزار محسوس ہوا۔ وہ جو اسے بتانے کا ارادہ کر بیٹھی تھی لب بھینچ گئی۔

"!!! میں تم سے پوچھ رہا ہوں کچھ سنائی نہیں دے رہا کیا"

جب مسلسل اس کی طرف سے خاموشی کا سامنا کرنا پڑا تو وہ اس کے قریب آتا غصے سے اس کا بازو جکڑ کر استفسار کرنے لگا۔

اگر اگلا بندہ چپ ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ آپ کی بات کا جواب "!!!!!! نہیں دینا چاہتا۔ کیا اتنی سی بات سمجھ نہیں آتی آپ کو

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com وہ جو پہلے ہی تپی بیٹھی تھی ایک دم پھٹ پڑی۔

اس کی چرب زبانی پر اوربان نے آنکھیں سکیر کر اسے دیکھا۔ آج بڑے عرصے کے بعد اسے پرانی صاحبہ کی جھلک نظر آئی تھی۔

"!!!!!! یہ زبان آج کل کچھ زیادہ ہی لمبی نہیں ہوتی جا رہی"

URDU NOVEL BANK

اس کی طنز سے بھرپور آواز پر صاحبہ نے اسے ایک نظر گھور کر دیکھا پھر نظریں چرا گئی۔ آنکھیں پھر سے بہنے لگی تھیں۔

وہ جو خود کو بیزار ظاہر کر رہا تھا اب اس کی مسلسل برستی آنکھوں سے بے چین ہونے لگا تھا۔

"ماں کی باتوں کی وجہ سے رو رہی ہو؟؟"

وہ جانتا تھا یہ سوال نہیں تھا۔ وہ شاید خود کو بھی باور کروا رہا تھا۔

وہ بغیر کوئی بھی لفظ بولے خاموش رہی تو وہ اس کا بازو چھوڑ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

دیکھو صاحبہ تم اچھی طرح جانتی ہو ایک ماں کے لئے اولاد کا غم کیا ہوتا ہے اور"

وہ بھی جوان اولاد کا !!! ماں کو بہت محبت تھی افکن سے ہم سب کی جان تھا

"وہ ----

URDU NOVEL BANK

بولتے بولتے وہ ایک دم رک گیا۔ صاحبہ نے نظر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا تو دھک سے رہ گئی۔ بھوری آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھیں۔ فرط جذبات سے الفاظ جیسے منہ کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔

اگر تم سوچو کہ وہ سب کچھ بھول کر ایک دم تمہیں سینے سے لگا لیں گی تو "تمہاری خوش فہمی ہے۔ ابھی تو وہ یہ نہیں جانتی کہ تمہاری وجہ سے ہمیں کیا کچھ سہنا پڑا ہے۔ اگر وہ ان سب باتوں سے آگاہ ہو جائیں تو تمہارا اس گھر میں جینا "دشوار کر دیں۔"

اب کی دفعہ اس کا لہجہ سرد ہو گیا جسے محسوس کرتے صاحبہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"سردار میں ----"

اس نے اوربان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنی صفائی میں کچھ بولنا چاہا جب وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا اسے دونوں کندھوں سے تھام گیا۔

URDU NOVEL BANK

"!!!!آہ"

اپنے کندھوں پر اس کی سخت پڑتی گرفت سے تکلیف محسوس کرتی وہ سسک اٹھی۔

"تم شاید سب کچھ بھول گئی ہو۔ کہو تو یاد دلاؤں؟؟؟"

اس کی درشتگی سے پوچھے گئے سوال پر وہ ساختہ روتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی پر ذہن کے درپوں پر بہت کچھ چلنے لگا تھا۔

@@@@

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ماضی

URDU NOVEL BANK

بہار کے خوشگوار موسم نے ہر شے پر اپنا اثر چھوڑ رکھا تھا۔ گاؤں کے ہریالے کہیت لہلہا رہے تھے۔ ٹھنڈی میٹھی ہوا سے پیدا ہونے والے لہلہا ہٹ برا خوش کن منظر پیدا کر رہی تھی۔

پرندے خوشی سے چہچہاتے ہوئے یہاں سے وہاں اڑتے پھر رہے تھے۔ سورج کو بادلوں سے اپنے آنچل میں چھپا دیا تھا ایسے میں وہ بہاروں سی ایک نازک دوشیزہ ہنستی کھلکھلاتی ہر شے پر بھاری پڑ رہی تھی۔

مسرڈ رنگ کے تنگ پجامے کے ساتھ ٹخنوں سے تھوڑی سی اونچی لمبی قمیض میں اس کا بھرا بھرا دلکش سراپا بہت حسین لگ رہا تھا۔ گلے میں تیز مہرون رنگ کا دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا جو ہوا سے اٹھکھلیاں کرتا پھر رہا تھا۔

گھنگھریالے بھورے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے جب کہ چند آوارہ لٹیں اس کے چاند سے چہرے پر جھول رہی تھیں۔ ہری آنکھوں میں بھر بھر کر کاجل ڈالا گیا تھا جب کہ ناک میں چمکتی سونے کی تار عجب ہی بہار دکھلا رہی تھی۔ جب وہ کھلکھلا کر ہنستی تو موتیوں سے چمکتے سفید دانت چھب دکھا جاتے۔

URDU NOVEL BANK

بس کر دیں صاحبہ بی بی بہت وقت ہو گیا ہویلی سے آئے ہوئے۔ اب ہمیں "واپس جانا چاہئے۔"

لالی کی آواز میں خوف پہنا تھا جسے محسوس کرتے صاحبہ نے مڑ کر اسے گھورا۔
تو کتنا ڈرتی ہے لالی۔ دھیاں رکھنا کہیں کسی دن تیری جان ہی نہ نکل جائے "
"یوں ڈرتے ڈرتے۔"

صاحبہ کی بات پر لالی جہرہری لے کر رہ گئی۔

خدا کی پناہ صاحبہ بی بی تو بولتے ہوئے ایک پل کو بھی نہیں سوچتی۔ اگر سچ "
میں ان کا کہا پورا ہو گیا تو؟؟؟ اف اللہ نہ کرے لالی تو بھی کتنا فضول سوچ رہی
ہے!!!!"

وہ صاحبہ کے پیچھے چلتی بڑبڑاتی جا رہی تھی۔

"!!! کون سی دعائیں دے رہی ہے مجھے یوں چپکے چپکے"

URDU NOVEL BANK

صاحبہ کے ایک دم سوال پوچھنے پر وہ جھٹکا کھا کر رہ گئی۔ آخر وہ کیسے بھول گئی کہ کس قدر تیز کان تھے اس کی بی بی کے۔

آپ کی ملازمہ ہوں جی میری کیا اوقات کہ آپ کے خلاف ایک لفظ بھی بول"

!!! جاؤں جی

لالی تیزی سے کہتی تصدیق کے لئے کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔

پر لالی میں نے کب بولا کہ تو میرے خلاف کچھ بول رہی تھی۔ میں نے تو"

!!! دعائیں دینے کی بات کی نا

visit for more novels:

اس کے یوں معصومیت سے کہنے پر لالی سٹیٹا گئی۔ جب کچھ بھی نہ سوچا تو

کھسیانی ہو کر ہنس دی۔

!!!!!! مینا"

وہ سامنے نظر آتے بکری کے بچے کو دیکھ کر خوشی سے چلائی اور پھر بغیر سوچے سمجھے اس کی طرف دوری۔ لالی کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

URDU NOVEL BANK

دور سے قریب آتی جیپ دیکھ کر لالی اس کے پیچھے بھاگی۔"

"!!! صاحبہ بی بی سامنے دیکھیں بڑی گاڑی آرہی ہے"

پر صاحبہ اس کی آواز پر کان دھرے بغیر میمنے کی طرف بھاگی جو بیچارہ اسے اپنی طرف اتے دیکھ کر خوفزدہ ہوتا مخالف سمت میں دوڑا۔

"!!! ارے رک جاؤ پیارے میمنے !!! کہاں بھاگے جا رہے ہو رک جاؤ پلیز"

اس کا دوپٹہ ہوا کے دوش پر اڑتا چلا جا رہا تھا پر وہ ہر چیز سے بے نیاز اندھا دہند اس چھوٹے سے بکرے کے بچے کے پیچھے بھاگتی چلی جا رہی تھی جب بکری کا بچا پھسلتا ہوا ایک دم سڑک پر گرتا چلا گیا۔

صاحبہ کی ایک دم چیخ نکل گئی کیوں کہ بکری کے بچے کے بالکل قریب ایک جھٹکے سے جیپ کی تھی۔

صاحبہ چیخ مار کر ڈر کے مارے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔ یوں لگا جیسے ہر سو ایک دم سناٹا چھا گیا ہو۔

"!!!! جاگ جائے محترمہ"

بھاری مردانا آواز اپنے بہت قریب سنتے صاحبہ نے جھٹکے سے چہرے کے آگے سے اپنے ہاتھ ہٹائے اور سامنے کھڑے بندے پر نظر ڈالی پر وہ نظر جلدی پلٹ کر واپس نہ آ سکی۔ وہ منہ کھولے سامنے والے کو دیکھتی چلی جا رہی تھی۔

صاحبہ کو لگا جیسے اس کے خوابوں کا شہزادہ حقیقت کا روپ دھار کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے۔

!!!! ویسے ہی نقوش ویسا ہی رنگ ویسا ہی قد کاٹھ اور ویسے ہی پر سنیلینٹی

visit for more novels:

اورہان سامنے کھڑی حسن کی دیوی کو دیکھ کر ایک پل کے لئے چونک سا گیا۔

اس نے کہاں دیکھا تھا آج سے پہلے ایسا مکمل حسن !! اور حسن بھی بے پرواہ

!!!!

پر وہ اورہان بلوچ تھا۔ سرعت سے اپنے تاثرات پر قابو پا گیا پر اسے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر حیرت ہوئی جو منہ کھولے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اورہان پہلے تو ہیران ہوا پھر لب دبا کر مسکرا دیا۔ سامنے کھڑی محترمہ اسے دیکھتے
ڈے ڈرینگ میں چلی گئی تھی۔

"محترمہ؟؟؟"

اس کی پکار پر وہ جیسے چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"!!! ذرا مجھے چٹکی کاٹنا"

اس کے بہکے بہکے انداز میں کی گئی فرمائش پر اورہان آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے
لگا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"کیا؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتا سوال کر گیا۔

"!!! کاٹو نا"

اس کے اسرار سے کہنے پر اورہان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بازو پر چٹکی کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

آؤچھ!!!! تم سچ میں تم میرے سامنے ہو۔ یہ حقیقت ہے!!!! ہائے اسہ جی"

آپ نے میری دعا اتنی جلدی قبول کر لی اتنا پیار کرتے ہیں آپ میرے سے

!!!!"

اب کی دفعہ وہ بہت خوشی اور جوش و خروش سے بولتی جا رہی تھی جب کہ اوربان نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسے خود پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ وہ کیوں وہاں کھڑا اپنا وقت ضائع کر رہا ہے پر سامنے کھڑی لڑکی کی صورت اسے وہاں سے ہلنے ہی نہ دے رہی تھی۔ اس کے ناک میں پہنی سونے کی تار کے ساتھ اوربان کا دل لپٹا جا رہا تھا جیسے۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟؟؟"

اس کے سوال پر صاحبہ گلے میں پڑے دوپٹے کا ایک پلو ہاتھ میں لپیٹ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ دل تھا کہ دھڑکتا ہی چلا جا رہا تھا۔

اوربان حیران کھڑا اس کے سرخ پڑتے گالوں کو دیکھ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

دیکھیں سیدھی سی بات ہے جوان ہو رہی ہوں میں اب میرے بھی تو کچھ " خواب ہوں گے نا کچھ خواہشات ہوں گی۔ میں نے جیسا اپنے خوابوں کے شہزادے کا خاکہ بنایا تھا آپ اس پر پورا اترتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہینڈسم ہیں۔ اب یہی دیکھ لیں ابھی صبح فجر کے بعد اللہ سے اپنے لئے ہینڈسم "شہزادے کی فرمائش کی تھی اور اب عصر کے وقت آپ مل بھی گئے۔

اپنی باتوں سے اسے آگاہ کرتی وہ آخر میں کھلکھلا کر ہنس دی تو اوربان بلوچ کو لگا "جیسے اصل بہار تو اب اتری تھی اس دھرتی پر۔" جانتی ہو میں کون ہوں؟؟؟ دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے وہ ایک قدم اس کے قریب ہو کر گھمبیر آواز میں۔ میں پوچھنے لگا۔

صاحبہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو کالی شلوار قمیض پر سکن شال کندھے پر ڈالے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

بھوری آنکھیں اس کے چہرے پر جمی تھیں جب کہ عنابی لب آپس میں بھینچے ہوئے تھے۔ کھڑی ہوئی ناک جس پر ہر وقت غصہ دھرا رہتا تھا پر اس وقت امن ہی امن تھا۔

صاحبہ کا دل ایک دفعہ پھر سے دھڑک اٹھا۔

"!!! میرے خوابوں کے شہزادے"

صاحبہ کے جواب پر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

اپنی اصل پہچان کا پوچھا ہے میں نے محترمہ خیر میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! بندے کو مرزا اور بان بلوچ کہتے ہیں

وہ جو مسکرا کے نظریں جھکائے کھڑی تھی اس کے تعارف پر ایک جھٹکے سے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا گئی۔ چہرے کا رنگ ایک پل میں بدلہ تھا جسے اور بان نے بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سس۔۔۔ سردار آپ!!!! ہائے اور باپوری دنیا چھوڑ کر صاحبہ چودھری کا دل " آیا بھی تو کس پر؟؟؟ مخالف قبیلے کے ہونے والے سردار مرزا اورہان بلوچ پر "!!!!"

صاحبہ کے لہجے میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر اورہان کو لگا جیسے وہ ابھی رو دے گی۔

اس سب کے دوران وہ بکری کے اس چھوٹے سے بچے کو بھول ہی گئی تھی جو پھسلنے کے بعد ہی اٹھ کھڑا ہو کر بھاگا تھا۔

visit for more novels:
"صاحبہ بی بی چلیں جلدی چھوٹے چودھری صاحب اس طرف ہی آرہے ہیں۔"

لالی جو تب سے چپ چاپ ایک طرف کھڑی تھی دور سے نظر آتی فائق چودھری کی گاڑی کو دیکھ کر بولی تو صاحبہ بھی اپنا صدمہ ایک پل کو بھولتی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

"دوبارہ کب ملیں گی ملکہ عالیہ اپنے خوابوں کے شہزادے سے؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس نے بھاگنے کے انداز میں وہاں سے جاتی صاحبہ سے سوال کا جس کا جواب دیے بغیر وہ آگے بڑھ گئی پر اپنا دل وہیں اورہان بلوچ کے قدموں میں چھوڑ گئی۔

!!!! یہ تھی اورہان اور صاحبہ کی پہلی ملاقات!!!! اب شروع ہوگی اصلی کہانی
!!! محبت سے شروع ہونے والی نفرت کی کہانی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ آج ہی شہر سے لوٹا تھا اور راستے میں ہونے والی اس نازک دوشیزہ کی ملاقات نے اس کے موڈ کو کافی خوشگوار بنا دیا تھا۔

"!!!! بھیا"

زوہان اسے لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھ کر خوشی سے چیختی اس کی طرف دوڑی اور اس کے سینے سے جا لگی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!! میں نے آپ کو بہت مس کیا بھیا"

وہ اس کے ساتھ یوں ہی لگے لاڈ سے بولی تو اورہان نے مسکراتے ہوئے جھک کر اس کے سر پر بوسہ دیا۔

میں نے بھی اپنی گریبا کو بہت مس کیا !!! رومی کہاں ہے اور افگن بھی نظر "!!! نہیں آ رہا

وہ خالی لاؤنج میں نظر دوڑا کر پوچھنے لگا۔

مما اور چھوٹی ماما بھی اپنے کمروں میں گئی ہیں۔ رومی نماز پڑھ رہی ہے اور افگن "للا بھی ابھی یہاں بیٹھ کر شیفان لالا سے وڈیو کال پر بات کر رہے تھے نہ جانے کہاں چلے گئے اٹھ کر۔

اورہان اس کے جواب پر رہلاتا اسے یوں ہی اپنے ساتھ لگائے رخسار بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

سامنے ہی وہ بیڈ پر بیٹھی تسبیح کرنے میں مصروف تھیں۔

URDU NOVEL BANK

"السلام و علیکم ماں کیسی ہیں آپ؟"

وہ بلند آواز میں ان پر سلامتی بھیجتا زوہان کو چھوڑ کر ان کی طرف بڑھتا جھک کر انہیں سینے سے لگا گیا۔

ماں کے سینے سے لگتے ہی ایک سکون بھرا احساس روح تک سرائیت کرتا چلا گیا تھا۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں میری جان تم کیسے ہو؟"

اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی وہ اس کی پیشانی پر لب رکھ گئیں۔ ان کی محبت پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!!!آپ کی دعائیں ہیں ماں"

اپنے چہرے سے ان کا ہاتھ ہٹا کر وہ اپنے لبوں سے لگا گیا۔

شکر ہے تم نے بھی ہویلی کا رخ کیا۔ پہلے شیطان لندن چلا گیا پھر تم بھی چلے گئے۔ تمہارے بابا اور چچا کو تو پنچایت اور زمینوں کے معاملات سے ہی نہیں

URDU NOVEL BANK

فرست۔ بچے بھی تینوں کالج یونیورسٹی سے آنے کے بعد تھک ہار کر اپنے کمروں میں بند ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں میں اور ناز دونوں بولائی بولائی پھرتی ہیں۔ ان کے لہجے سے یاسیت چھلک رہی تھی۔

ارے ایسا کیوں ماں!!! آپ دونوں وہی کیا کریں نا جو خواتین کا پسندیدہ مشغلہ "ہوتا ہے۔"

خلاف معمول آج اس کے لہجے میں شرارت کا عکس نمایاں تھا۔
"کون کا مشغلہ؟؟؟"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

رخسار بیگم نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"!!! گو سپس!!! چغلیاں"

وہ مسکراہٹ چھپاتا بولا تو رخسار بیگم گھورتے ہوئے اس کے کندھے پر دو ہتڑ لگا گئیں۔

URDU NOVEL BANK

"شرم تو نہیں آتی ماں کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے۔"

ان کی آواز سے خفگی جھلک رہی تھی۔

"!!! شادی کروا دیں بھیا کی ماں"

کمرے میں داخل ہوتے افگن نے مفت کے مشورے سے نوازا تھا۔

شادی کے نام پر اورہان کے ذہن کے پردوں پر چھن سے وہ نازک سراپا نمایاں ہوا تھا۔ ہری آنکھیں اور تیکھی ناک میں چمکتی سونے کی بالی !!! اورہان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھیا کی شادی ہو جائے گی تو انھیں روز روز گاؤں آنے کا بہانہ بھی مل جائے گا اور آپ کو وقت گزارنے کے لئے ایک عدد بہو بھی مل جائے گی۔

وہ اورہان سے ہاتھ ملا کر شرارت سے کہتا سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گیا جب کہ اس کی شادی کے نام پر رخسار بیگم کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

URDU NOVEL BANK

ارے میں تو اس کو اتنے سالوں سے کہہ رہی ہوں کہ شادی کی عمر ہو گئی۔
تمہاری پر مجال ہے جو یہ لڑکا میری کوئی بات بھی سنتا ہو۔ بس میں نے سوچ لیا
ہے جیسے ہی مجھے اپنے شہزادے بیٹے کے معیار کی کوئی لڑکی پسند آئی میں نے
”ہتھیلی پر سرسوں جما لینا ہے۔“

وہ تو جیسے مسمم ارادہ کیے بیٹھی تھیں۔

اس سے پہلے کہ اوربان انہیں کوئی جواب دیتا اس کی نظر کمرے میں داخل ہوتی
رومیہ پر پڑی۔ وہ تیزی سے اٹھتا اس کی طرف بڑھا اور اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔
کیسی ہو گڑیا کہاں چھپی بیٹھی تھی۔ لالا کب سے آئے بیٹھے ہیں اور لالا کی گڑیا۔
”!! اب تشریف لا رہی ہے

اس کے شکوے پر ہو دھیرے سی مسکرا دی۔ نور سے محروم کانچ سی آنکھوں والی
رومی بلوچ ہویلی کی جان تھی۔ اوربان نے بچپن سے آج تک زوبان اور رومی میں
ذہ برابر بھی فرق نہ کیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"میں نماز پڑھ رہی تھی لالا ابھی آپ کی آواز سنی تو سیدھی یہاں چلی آئی۔"

اوربان اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بیڈ پر ہی بیٹھا گیا۔

"بور تو نہیں ہوتی میری گریا؟؟؟"

اوربان اس کے سر پر ہاتھ رکھتا پیار سے استفسار کرنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی افگن بول اٹھا۔

بور!!! اور وہ بھی یہ!!! جانے دیں بھیا آپ۔ یہ دونوں چڑیلیں نہیں ہوتی بور۔"
کالج سے آنے کے بعد وہ زونی چڑیل اس کو لے کر لاؤنج میں بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں روز کوئی نہ کوئی نیا ناول ہوتا ہے اور اس میسنی کے ہاتھ میں پاپ کارن کا باؤل۔ وہ چھوٹی چڑیل پتا نہیں کیا کیا پڑھ کر اسے بڑی چڑیل کو سناتی رہتی ہے اور یہ بھی بڑے مزے سے سنتی ہے۔ پھر دونوں نا جانے کیا کسر پہنچا کرتی ہیں۔ بہت دفعہ کان لگا کر سننے کی کوشش کی پر قسم لیں اگر کبھی

URDU NOVEL BANK

ایک لفظ بھی ان مبینوں نے کان میں پڑنے دیا ہو۔ ان دونوں کو دنیا کا اور "کوئی کام نہیں۔ بس یہ اور ان کے سستے ناولز۔

افکن بڑے مزے سے ایک نظر اور بان کے لئے جوس کا گلاس لے کر آتی زوہان اور دوسری نظر اور بان کے پہلو میں بیٹھی رومی پر ڈالتا اپنے جلے دل کے پھپھو لے پھوڑ رہا تھا۔

خبردار اگر ہمارے ناولز کو سستے کہا "!!!"۔

وہ دونوں ایک ساتھ چیخی تھیں۔ تڑپ ہی تو اٹھی تھیں وہ اپنے پیارے ناولز کی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com پر۔

رخسار بیگم نے ایک افسوس بھری نظر ان تینوں پر ڈالی جو ہر وقت بچوں کی طرح چونچ لڑاتے رہتے تھے۔

"بی بی صاحبہ ناز بی بی کہہ رہی ہیں کہ آجائیں کھانا لگ چکا ہے۔"

ملازمہ نے آکر اطلاع دی تو رخسار بیگم نے شکر کا سانس لیا۔

URDU NOVEL BANK

اچھا تم چلو ہم آرہے ہیں۔ اٹھو بچو سب اور چلو باہر۔ کھانے کو انتظار کروانا"
"اچھی بات نہیں ہوتی۔

پہلی بات ملازمہ سے کہنے کے بعد وہ ان تینوں پر حکم صادر کر گئیں تو وہ اچھے
بچوں کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے۔

@@@@

"!! ایکسیوز می مسٹر !!! آپ کو کینٹین میں لیلیٰ بلا رہی ہے"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ جھک کر نیچے پڑا اپنا بیگ اٹھا رہا تھا جب پیچھے سے کسی لڑکی نے اس کے
کندھے کو تھپتھپایا۔

کسی لڑکی کی آواز سن کر اس کا لمس اپنے کندھے پر محسوس کرتا وہ ناگواری سے
پلٹا تو اسے دیکھ کر سامنے کھڑی انگریز لڑکی ایک پل کے لئے ٹھٹھک سی گئی۔

URDU NOVEL BANK

سامنے کھڑا مشرقی مرد وجاہت سے بھرپور تھا۔ چھ فٹ سے نکلتا اونچا لمبا قد چوڑے شانے اور ورزشی جسم اس کے بھرپور مرد ہونے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ بھورے سلکی بال پیشانی پر بکھرے تھے۔ کشادہ پیشانی پر واضح بل اور بھوری آنکھوں میں موجود ناگواری دور سے بھی نظر آرہی تھی۔

وہ کچھ کہنے کے لئے لب کھولنے لگا پھر کچھ سوچ کر لب بھیچ گیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کینٹین کی طرف بڑھ گیا۔

visit for more novels:

"!!! پی پی برتمہ ڈے لویو!!! پی پی برتمہ ڈے ڈیئر شیفاں!!!! پی پی برتمہ ڈے لویو"

وہ جیسے ہی کینٹین میں داخل ہوا وہاں موجود سٹوڈنٹس کا سیلاب لہک لہک کر اونچی آواز میں اسے برتمہ ڈے وش کرتا سچ میں ہیران کر گیا۔

وہ ایک حیرت بھری نظر پوری کینٹین پر ڈالنے لگا جو غباروں سے سچی ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ الجھن بھری نظروں سے سب دیکھ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی یہ کہ یہ سب کس نے کیا ہے۔

اسے لندن آئی چار مہینے ہو چکے تھے۔ ان چار مہینوں میں اس کی صرف دو لوگوں سے دوستی ہوئی تھی۔ لیلیٰ اور ہادی۔ اس دوستی کی شروعات میں بھی ان دونوں کا ہی ہاتھ تھا ورنہ شیطان کی ریزرو نیچر اور سخت تاثرات کی وجہ سے سب اس سے دور دور ہی رہتے تھے۔

لیلیٰ اور ہادی کو وہ سختی سے منع کر چکا تھا کسی بھی قسم کی سیلبریشن سے کیوں کہ اس کی نظر میں وہ اب بچہ نہ رہا تھا جو ایسے کام کرتا پھرتا۔ ان دونوں کے علاوہ پھر کون ہو سکتا ہے یہی بات اس کے دماغ میں اس وقت گردش کر رہی تھی پر جیسے ہی اس کی نظر سامنے نظر آتے منظر پر پڑی وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

لیلیٰ سامنے سے ہاتھوں میں کیک تھامے چلتی آرہی تھی۔ اس کے پیچھے ہادی بھی تھا جس نے ہاتھ میں کچھ باکس پکڑ رکھے تھے۔

"!!!! پی برتھ ڈے ہنی"

وہ اس بلکل سامنے رک کر مسکراتی ہوئی بولی تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔

"!!!! تھینک یو بوتھ"

لیلیٰ کے اشارے پر ایک لڑکے نے چھوٹا سا ٹیبل شیفان کے آگے رکھا جس پر لیلیٰ نے کیک رکھنے کے بعد شیفان کی طرف چھری بڑھائی۔

تالیوں کی گونج میں اس نے کیک کاٹا اور سب سے پہلے ہادی اور پھر لیلیٰ کو کھلایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! ہنی آج کے اس اسپیشل ڈے پر میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں"

لیلیٰ کی بات پر شیفان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وہ بس جلد از جلد اس ماحول سے نکل جانا چاہتا تھا۔ اسے سخت الجھن ہو رہی تھی۔

لیلیٰ اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتی کمر کے پیچھے چھپایا گیا ہاتھ سامنے کر گئی جس میں تازہ گلاب کا پھول تھام رکھا تھا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آئی لوو یو سو بیڈلی ہنی !!! ول یو پلیز میری می؟؟؟"

اس کے اظہار پر ایک بار پھر کینٹین میں چیخ و پکار مچ گئی۔ سٹوڈنٹس ہونگ کرتے ہوئے شور مچا رہے تھے اور "سے یس !!!" کے نعرے لگا رہے تھے جب کہ وہ ششدر کھڑا اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی لڑکی اور اس کے ہاتھوں میں پکڑا لال گلاب دیکھ رہا تھا۔

لیلیٰ ایک خوبصورت اور خوش اخلاق چلبلی سی لڑکی تھی۔ شیطان کو وہ شروع سے اچھی لگتی تھی اور کچھ دن پہلے اس پر ادک ہوا تھا کہ وہ لیلیٰ سے محبت کرنے لگا ہے پر وہ نہیں جانتا تھا کہ لیلیٰ بھی اس سے محبت کرتی ہے۔

جو بھی تھا پر اسے لیلیٰ سے اس حرکت کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔ وہ ایک مشرقی مرد تھا۔ اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ اتنے لڑکے اس کے سامنے بیٹھی لیلیٰ کو پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ سر جھٹک کر نیچے جھکتا اسے کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کھڑا کر گیا پھر اس کے ہاتھ سے گلاب پکڑ کر اس کے بالوں میں اٹکا گیا۔

"یہ گلاب اس گلاب سے چہرے پر سج کر زیادہ قیمتی لگ رہا ہے۔"

اس کی حرکت اور الفاظ پر ایک دفعہ پھر ہونٹنگ کا شور بلند ہوا تھا۔

"میرے سوال کا جواب؟؟؟"

لیلیٰ نے اس کے سینے پر ہاتھ جماتے اس کی بھوری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تو وہ ایک سرسری نظر پوری کینٹین پر ڈال گیا جہاں کھڑا ہر شخص اس کا جواب سننے کو بے چین کھڑا تھا۔

اظہار محبت میں پہل کرتے ہمیشہ مرد ہی جچتا ہے۔ اس سوال کا جواب میں "اپنے انداز میں دوں گا فلحال بس اتنا جان لو کہ بہت اہم ہو تم میرے لئے

!!!!"

URDU NOVEL BANK

اپنے میٹھے الفاظ اس کے کانوں میں اتارتا وہ سب کی آوازوں کو نظر انداز کرتا اس کا ہاتھ تھام کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ دونوں کے چہروں پر اس وقت خوب صورت مسکان جلوہ افروز تھی۔

@@@@@

وہ چودھری ہویلی کے بڑے سے دالان میں ملازموں کے بچے اکٹھے کیے انھیں زبردستی پڑھانے میں لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!!! "پڑھو ایم فار مینگو"

وہ پانچ سال کے چھوٹے سے بچے کے سامنے قاعدہ رکھتے اس پر انگلی رکھ کر پڑھا رہی تھی۔

!!! "ایم فار آم"

URDU NOVEL BANK

اس کے یوں پڑھنے پر صاحبہ کی نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی چھوٹ گئی۔ پر اس بیچارے کا بھی کیا قصور اس نے تو آم کو کبھی مینگو نہ سنا تھا۔ ہمیشہ آم ہے سنا اور کہا۔

بیٹا آم نہیں مینگو۔ پھر سے پڑھو اور اب پورے پانچ دفعہ پڑھنا ہے۔ پڑھو ایم فار"
 "!!! مینگو

اب کی دفعہ بھی وہ پیار سے بولی۔

"ایم فار آم۔ ایم فار آم۔ ایم فار آم۔۔۔۔۔"

visit for more novels:

اس سے پہلے کہ وہ آم آم کی گردان لگائے رکھتا وہ تیزی سے اس کے لبوں پر انگلی رکھ گئی۔

"!!! اچھا اس کو چھوڑو یہ پڑھو۔ بی فار بال"

اس کے پڑھانے پر وہ بچہ نا سمجھی سے صاحبہ کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی ہونق شکل پر صاحبہ کو پیار آنے لگا۔

مس جی آپ کو نہیں آتا۔ اس کو بال نہیں گیند کہتے ہیں۔ بال تو سر پر ہوتے ہیں !!!۔

اس کی معصومانہ بات پر صاحبہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی جواب دیتی دوسرے بچے کے حلق پھاڑ کر رونے پر وہ بوکھلا کر اس کی طرف پلٹی۔

"کیا ہوا بچے ؟؟"

وہ پریشانی سے اس روتے بچے سے سوال کرنے لگی جو پورا منہ کھول کر روتا چلا جا رہا تھا۔

"!!! علی نے میری ٹنڈ پر اتنی زور سے تھپڑ مارا"

اس کی شکایت پر صاحبہ غصے سے علی کی طرف پلٹی جو مار کے ڈر سے ہی اونچی آواز میں رونا شروع ہو گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ ہونق بنی یہ ساری صورت حال دیکھ رہی تھی۔

"نت۔۔۔ تم لوگ جاؤ چھٹی کرو سب شاباش باقی ہم کل پڑھیں گے۔"

وہ ان کے رونے سے جان چھڑوانے کے لئے جلدی جلدی بولی۔

اس کے بولنے کی دیر تھی کہ بچے رونا دھونا بھول کر خوشی سے چیختے یوں باہر کی طرف بھاگے جیسے برسوں بعد جیل سے رہائی ملی ہو۔

چل صاحبہ نکل لے ہویلی سے۔ تیرے دماغ کو ٹھنڈی ہوا کی اشد ضرورت ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خود سے کہتی وہ گلے میں پڑا دوپٹہ گلے میں سر پر ڈال کر ادھر ادھر نظر دوڑاتی
دالان سے نکل گئی۔ لالی کی تلاش میں نظریں دوڑائی پر کہی نظر نہ آئی تو کندھے
اچکا کر اکیلی ہی ہویلی سے نکل گئی۔

چوکیدار جانتے تھے کہ نانا کی لاڈلی کے کسی بھی حکم کو ٹال نہیں سکتے جمبی چپ
چاپ دروازہ کھول دیا اس کے لئے۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ چودھری اسلم چودھری کی نواسی اور انور چودھری کی بھانجی تھی۔ انور اور لائبہ دو بہن بھائی تھے۔ انور بڑے تھے جب کہ لائبہ چھوٹی۔ انور کی شادی ان کے خاندان میں ہی نیشا بیگم سے ہوئی تھی جن کی دو اولادیں تھیں۔ فائق چودھری اور علینا چودھری۔ جب کہ لائبہ نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی۔ شادی کے بعد انھیں ہویلی سے بے دخل کر دیا گیا پر صاحبہ کی پیدائش پر لائبہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں موند گئی تو اسلم چودھری اپنے جگر گوشے کی اولاد کو اپنے ساتھ لے آئے۔ صاحبہ کے باپ نور دین کو کوئی اعتراض نہ تھا کیوں کہ اس کے گھر والے بھی اس کی شادی سے راضی نہ تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوں صاحبہ ہمیشہ کے لئے چودھری ہویلی آگئی اور صاحبہ چودھری بن گئی۔ اسلم چودھری کی لاڈلی تھی وہ اس لئے اسے ہر کام کی چھوٹ تھی جو ہویلی کے دوسرے لکینوں کو برداشت نہ تھی۔

وہ ہویلی ہی نکلتی کھیتوں کی طرف چل دی۔

تو ہستہ پھڑ کے لے جا سد ہوا

کیوں کر دا بے شکیاں
 اج کل وے پل پل وے
 تینو ویکھدی آں اکھیاں

وہ بڑے مزے سے گاتی ہوئی جارہی تھی جب اسے محسوس ہوا کوئی اس کے پیچھے ہے۔

"تو پھر اجازت ہے؟؟؟"

اس سے پہلے وہ مڑ کر دیکھتی بھاری گھمبیر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ ڈر کے مارے ایک دم اچھل پڑی۔

"!!! ہائے اور با!!! جان نکل جاتی ابھی ڈر کے مارے میری"

سامنے کھڑے اوربان بلوچ کو دیکھ کر وہ سینے پر ہاتھ رکھتی گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

"تم نے جواب نہیں دیا؟؟"

وہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا پر شوق نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"کس چیز کی اجازت؟؟"

وہ اس کی گہری نظروں سے کنفیوز ہونے لگی۔

"!!! ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے کی"

اس کی بات پر صاحبہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"!!! پپ۔۔۔ پاگل واگل تو نہیں آپ سردار کیا بول رہے ہیں"

وہ ہڑبڑا کر آس پاس نظر دوڑانے لگی کہ کہیں کسی کی نظر نہ ان دو پر پڑ جائے۔

ارے ابھی تم خود ہی تو لہک لہک کر فرمائش کر رہی تھی میں تو بس ایک لڑکی"

"کی معصوم خواہش پوری کرنا چاہ رہا ہوں۔

اس کی آواز بھرپور سنجیدہ تھی پر سنہری آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اپنے گائے گئے گانے کے بول یاد کرتی وہ بے طرح شرمندہ ہوئی۔

"!!! سوری سردار"

کہتے ہی وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

"!!! ارے رکو تو"

وہ اسے پیچھے سے آواز دینے لگا پر وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر تیزی سے وہاں سے غائب ہو گئی۔

"!!!! جھلی"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اس کی حرکت یاد کرتا وہ بے ساختہ دھیرے سے ہنس دیا۔

ہویلی کی طرف واپس جاتے اس کی زبان پر بھی اسی گانے کے بول تھے جو کچھ دیر پہلے وہ جھلی گا رہی تھی۔

@@@@

وہ دونوں اس وقت کھیتوں کی پچھلی طرف بنی نہر کے کنارے بیٹھے تھے۔ یہ ان کی چھٹی ملاقات تھی۔ ان چند ملاقاتوں میں ہی وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے کیسے لازم و ملزوم ہو گئے تھے۔

صاحبہ اس کے لئے اپنے دل میں جذبات رکھتے ہوئے اس کی طرف پیش قدمی کرنے سے خوف زدہ سی تھی پر جب اوربان نے پہل کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا تو وہ بھی باقی ہر چیز کو بھول بیٹھی۔

اس وقت بھی دونوں ہاتھوں میں ہاتھ دیے نہر میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے تھے۔ ٹھنڈے پانی ان کے ٹخنوں سے اوپر تک جا رہا تھا۔

آپ نے کبھی بتایا نہیں سردار کہ آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں؟

URDU NOVEL BANK

وہ اچانک اس کی طرف دیکھتی سوال پوچھ بیٹھی۔ وہ جو چپ چاپ بیٹھا اس کے نقوش حفظ کر رہا تھا اس کے سوال پر ایک پل کے لئے چونک اٹھا پر لگے ہی پل دلکشی سے مسکرا اٹھا۔

وہ اس کی طرف رخ کر کے بیٹھتا اس کے نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کرتا اس کی انگلیوں کی پوروں کو نرمی سے چھونے لگا۔

اس کے اتنے سے لمس کے میسر آنے پر ہی صاحبہ کی رنگت گلابی پڑنے لگی۔ لامبی پلکیں لرزتی ہوئی عارضوں پر سایہ فگن ہو گئیں۔

اور بان بلوچ نے پر شوق نظروں سے پلکوں کا یہ حسین رقص دیکھا تھا۔

مجھے تم سے بے تحاشہ محبت ہے پر کیوں ہے اس کا جواب میرے پاس بھی " نہیں ہے۔ جانتی ہوں نا کہ محبت دو دلوں کے بیچ کا پاکیزہ رشتہ ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ جہاں آباد ہونے سے پہلے اور اس دنیا کی تخلیق سے پہلے جب اللہ نے تمہاری اور میری روح تخلیق کی ہو گی اور ہماری قسمتیں لکھی گئی ہوں گی تو

URDU NOVEL BANK

فرشتوں نے اس قسمت کے پنے میں ہمارے درمیان ایک ربط باہم بھی لکھا ہو گا مگر اس کی کوئی وجہ نہیں لکھی ہو گی۔ پھر میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ تم سے محبت کرنے کی کیا وجہ ہے؟؟ اگر تم سے محبت کی کوئی وجہ ہوئی تو میں ضرور بتا دیتا پر مجھے تم سے بغیر کسی وجہ اور غرض کے بے انتہا اور بے شمار محبت ہے

!!!"

اسے اپنے خوب صورت لفظوں سے مالا مال کرتے وہ دھیرے سے جھکا اور اس کی گلابی ہتھیلی پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا۔

اس کے نرم گرم ہونٹوں کا لمس اپنی نازک ہتھیلی پر محسوس کرتی وہ لرز اٹھی پر اس میں اتنی ہمت نہ ہو سکی کہ اپنا ہاتھ چھڑوا لے۔ یا شاید وہ ایسا چاہتی ہی نہ تھی۔

!!!!" اور کچھ پوچھنا ہے روح جاناں"

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ اوپر اٹھاتا اس کی ہری آنکھوں میں اپنی سنہری آنکھیں گاڑتا پوچھنے لگا تو وہ بے ساختہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

اس کے ہونٹوں پر رقص کرتی دلنشیں مسکراہٹ اور بان بلوچ کے سینے میں ٹھنڈک کا احساس دوڑا رہی تھی۔

پوچھو جو بھی پوچھنا ہے تمہارا سردار تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کے لئے تیار" "بیٹھا ہے۔

اس کی بات پر صاحبہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اب یقیناً وہ اپنے دل میں موجود وہ سوال پوچھ سکتی تھی جس نے اسے پچھلے کچھ دنوں سے پریشان کر رکھا تھا۔

میں نے سنا ہے کہ آپ لندن سے پڑھ کر آئے ہیں اور وہاں لڑکے لڑکیاں " "اکٹھے پڑھتے ہیں۔ تو کیا یہ سچ ہے؟؟

URDU NOVEL BANK

اس کے سوال پر اورہان بہت غور سے اس کے چہرے کے تاثرات جانچنے لگا۔
ہاں یہ سچ ہے۔ یونیورسٹی میں کوانتھو کیشن ہوتی ہے مطلب لڑکے اور لڑکیاں "
"اکٹھے پڑھتے ہیں۔"

اس کے جواب پر صاحبہ کے چہرے پر نا خوشگوار تاثرات ابھرے۔

اچھا !!! وہاں تو انگریز لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں نا اور انہوں نے تو کپڑے بھی بہت "
"چھوٹے چھوٹے پہنے ہوتے ہیں۔ کیا آپ کی ان کے ساتھ دوستی بھی تھی۔"

اس کا ہر انداز چیخ چیخ کر اس کی جیلیسی کا اعلان کر رہا تھا۔ اورہان کو ہنسی آنے
لگی پر وہ بہت مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ہاں وہاں لڑکیاں ماڈرن ڈریسنگ کرتی ہیں اور میرے گروپ میں کچھ لڑکیاں بھی "
"تمہیں اور اچھی بات چیت ہو جاتی تھی میری ان سے۔"

وہ بڑی لاپرواہی ظاہر کرتا بہت غور سے اس کا سرخ پرتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"بلکہ میرے پاس پکس بھی ہیں رکو تمہیں دکھاتا ہوں۔"

URDU NOVEL BANK

کہنے کے ساتھ ہی اوربان نے اپنی قمیض کی سائیڈ پاکٹ سے اپنا لیٹیسٹ ماڈل آئی فون نکالا اور تیزی سے اس کی سکرین پر انگلیاں چلانے لگا۔

"!!! یہ دیکھو یہ تھا میرا بیچ"

اوربان نے ایک تصویر نکال کر موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑایا اور خود اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے نظر آتی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی شکل دیکھ کر اوربان کا دل کیا زور زور سے قہقہے لگائے۔

ہائے اور با !!! سردار یہ چھوٹے چھوٹے کپڑے پہن کر کتنے سکون سے اتنے " لڑکوں کے درمیان کھڑی ہیں۔ اور یہ آدمی ننکی چڑیل کون ہے جو آپ کے ساتھ !!! چپک کر کھڑی ہے

اس کی صدماتی آواز پر اوربان کا کب سے ضبط کیا ہوا قہقہہ چھوٹ گیا۔ وہ ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگا جو سرخ چہرے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کے موبائل کی سکرین پر موجود تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

یہ اس کی کانووکیشن کی تصویر تھی جس میں فورنر لڑکیوں نے سلیولیس شارٹ شرٹس اور منی سکرٹ پہن رکھے تھے۔

"پکڑیں اپنا موبائل۔"

موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑتی وہ خفگی سے وہاں سے اٹھنے لگا جب اوربان اسے بازو سے پکڑتا اپنی طرف کہینچ گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اس کے سینے سے آ لگی پر اب کی دفعہ چہرے پر شرم و حیا کی بجائے خفگی بھرے تاثر تھے۔

اوربان سمجھ گیا کہ معاملہ سیریس ہو چکا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اس قدر غصہ کس بات پر آ رہا ہے میری جان کو؟"

وہ اس کے گلابی گال پر جھولتی آوارہ لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹتا پیار سے استفسار کرنے لگا۔

وہ لڑکی آپ کے اتنا قریب کھڑی تھی اور تھی بھی اتنی پیاری۔ آپ نے کبھی "میرے ساتھ ایسے تصویر بھی نہیں بنائی۔"

اس کی شکایتوں پر وہ دھیرے سے ہنس دیا پھر اٹھ کر اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ صاحبہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

پہلی بات تو یہ میری جان کہ باخدا مرزا اور بان بلوچ کو آج تک صاحبہ چودھری سا حسین کوئی نہ لگا نہ ہی کسی کی قربت کی طلب اس طرح محسوس ہوئی جس طرح تمہاری ہوتی ہے۔ سنو حسن کی دیوی! نہ جانے تم نے ایسا کونسا جادو کیا ہے مجھ پر کہ دل کرتا ہے ہر کام کو لات مار کر ہر وقت تمہارے چرنوں میں پڑا رہوں "بس۔"

وہ جو اس کی حرکت پر چھوٹی موٹی ہو رہی تھی اس کی بات پر ایک دم کھلکھلا کر ہنس دی۔ وہ وار جاتی نظروں سے اس کا حسین مکھڑا دیکھنے لگا۔

"اور دوسری بات تمہاری تصویر والی شکایت بھی ابھی دور کر دیتے ہیں۔"

وہ کہتے ساتھ ہی موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کرتا دوسرے ہاتھ سے صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر دھر گیا۔

URDU NOVEL BANK

پھر اسی پوزیشن میں وہ دھڑا دھڑا دھیر سی تصویریں بنا گیا۔

"اگلی ملاقات کا شرف کب بخشو گی؟"

وہ سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

"!!! بدھ کو"

وہ مسکرا کر کہتی اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

اف یار اتنے دن بعد۔ کیسے کٹیں گے پانچ دن۔ اور سنو اگلی دفعہ کالا سوٹ"

"!!! پہن کر آؤ گی تم

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ لاڈ سے فرمائش کر گیا تو وہ مسکراتی ہوئی سر ہلا گئی۔

!!!! ایک مرتبہ پھر اور ہاں تھا، صاحبہ تھی اور ان کی نہ ختم ہونے والی باتیں

@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے لڈو کھیل رہے تھے۔ رومی کے حصّے کی گوٹیاں زوہان چلاتی تھی۔

گھر کے کسی بھی فرد نے اسے کبھی محسوس ہی نہ ہونے دیا تھا کہ وہ آنکھوں سے محروم ہے۔ وہ سب اس کی بینائی بن گئے تھے۔

ویسے رومی ایک بات تو بتاؤ !!!!!۔"

زوہان کچن سے پانی لینے گئی تھی جب افگن نے رومی کو مخاطب کیا۔
"جی پوچھیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے اجازت دینے پر وہ اس کے قریب کھسک آیا۔

ناولز میں ایسا کیا ہوتا ہے جسے سن کر تمہارے یہ گلابی گال لال لال ہو جاتے "!!! ہیں

اس کے چھپھورے سوال پر رومی دانت کچکچا کر رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس میں ٹھہرکی کزن کو پیٹنے کے ایک سو ایک طریقے بیان کئے گئے ہوتے ہیں۔"

بیچھے سے زوہان آتی بولی تو اس کے جواب پر افگن نے شکل سے زاویے یوں بگاڑے جیسے کڑوا بادام چبا لیا ہو۔

"!!! چڑیل کبھی تو پرائیویسی دے دیا کرو"

وہ زوہان کو گھور کر بولا تو وہ وہ ابرو اچکا کر رہ گئی۔

افگن لالا میں سمجھی نہیں۔ ایک بھائی کو اپنی پیاری سی بہن سے بات کرنے کے لئے کسی پرائیویسی چاہئے۔

وہ دھپ سے رومی کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

تم ایک چڑیل میری بہن کافی نہیں ہو کیا جو اسے بھی میری زبردستی کی بہن "!!! بنانے پر تلی ہو

URDU NOVEL BANK

وہ تپ ہی تو اٹھا تھا اس کی بات پر جب کہ رومی لب بھینچے اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہنس لو ہنس لو ظالم عورت!!! میرے جذبات سے باخبر ہوتے ہوئے ان کا "مذاق اڑا رہی ہو تم سے تو اللہ ہی پوچھے گا۔"

اس کی دہائیاں عروج پر تھیں۔ رومیصہ نظریں چرا گئی۔

افکن لالا آ لینے دیں ذرا آج اور ہان لالا کو۔ آپ کے یہ قابل تحسین جذبات ان "تک پہنچاتی ہوں میں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زوبان کمر پر ہاتھ رکھتی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

جیتی رہو میری بہن۔ نیکی اور پوچھ پوچھ!!! پلیز ضرور بتانا تا کہ میری ننیا بھی پار "لگے!!!"

وہ جوش سے کہتا ان دونوں کو نفی میں سر ہلانے پر مجبور کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

شرم کر لیں لالا !!! آپ سے بڑے دونوں ابھی کنوارے ہیں اور آپ کو جلدی "
"پڑی ہے

زوبان اس کی بے شرمی پر اسے دیکھ کر رہ گئی جب کہ رومی خاموش تماشائی بنی
ہوئی تھی۔

اوربان لالا بہت جلد ہماری بھابھی لانے والے ہیں اور شیطان لالا کی طرف سے "
بھی کچھ ایسا ہی سمجھو۔ بھئی لندن جیسے ملک میں رہتے ہیں اتنی حسین لڑکیوں میں
اٹھتے بیٹھتے ہیں ایسا ممکن ہی نہیں کہ کسی حسینہ کی قاتل نظروں کے وار سے بچ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! پائے ہوں اب تک

جہاں اس کی پہلی بات پر زوبان پر جوش ہوئی تھی وہیں اس کی دوسری بات پر
اس کے دل کو دھکا سا لگا۔

URDU NOVEL BANK

کیا واقعی شیطان کسی کو پسند کرنے لگا ہو گا؟ کیا اس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی آچکی ہو گی؟؟؟ پر چھوٹی ماما نے تو ہمیشہ یہی کہا کہ زوہان میرے شیطان کی دلہن بنے گی۔

ایک دم ہی مختلف سوچوں نے اس کے ذہن پر پر زور حملہ کیا تھا۔ وہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

مجھے یاد آ گیا میرا بہت ضروری ٹیسٹ ہے مجھے تیاری کرنی ہے میں جا رہی "

ان دونوں کو مطلع کرتی وہ ان کی کوئی بات سنے بغیر کمرے کی طرف بھاگ گئی جب کہ وہ دونوں پیچھے سے ارے ارے ہی کرتے رہ گئے۔

@@@@@

کہاں سے تشریف لا رہی ہو؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ گنگناتی ہوئی جیسے ہی ہویلی کے اندرونی حصے میں داخل ہوئی پیچھے سے مامی کی کڑک آواز سنائی دی۔ صاحبہ کا سانس سینے میں اٹک گیا جیسے۔

"ج۔۔۔ جی کیا؟"

اس کے یوں نا سمجھی سے مسمنانے پر صائمہ (مامی) کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"مہارانی صاحبہ صرف اتنا پوچھا ہے کہ کہاں سے آرہی ہو اس وقت؟"

اس کے سخت تاثرات دیکھ کر صاحبہ کو یقین ہو گیا کہ آج اس کی جان بخشی نہیں ہونے والی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"گرمی لگ رہی تھی تو۔۔۔ تو میں ٹھنڈی ہوا کھانے نہر پر گئی تھی۔"

وہ انگلیاں مڑوڑتی گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی تو صائمہ کی تیوری چڑھ گئی۔

واہ بھئی واہ !!! صاحبہ بیگم کو کمرے میں لگے اے۔ سی کی ہوا گرم لگ رہی۔
"رہی تبھی ٹھنڈی ہوا کھانے کڑک دھوپ میں نہر پر گئی ہیں نا؟"

URDU NOVEL BANK

ان کے چہتے انداز پر صاحبہ کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

آئندہ اگر زیادہ گرمی لگے نا تو ٹھنڈے پانی سے نہا لینا۔ امید ہے تمہاری گرمی " ضرور اتر جائے گی۔

تپتے ہوئے لہجے میں کہتی وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی تو صاحبہ کی جان میں جان آئی۔

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

"!! ہائے اور با!! آج تو مرتے مرتے بچی صاحبہ"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
کمرے میں آتے ہی وہ جلدی سے دروازہ لاک کرتے بیڈ پر گر گئی۔

خوف کے مارے دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے جلدی سے دوپٹے کے پیچھے چھپایا گیا اپنا موبائل نکالا۔

URDU NOVEL BANK

یہ موبائل اورہان نے دیا تھا آج صاحبہ کو تا کہ جب دل کرے اس سے بات کر سکے۔ صاحبہ کے پاس اس سے پہلے موبائل نہیں تھا کیوں کہ اسے اجازت نہیں تھی۔

کہ وہ یہ موبائل نہیں پاس رکھ سکتی پر k وہ اورہان کو کافی دفعہ منع کر چکی تھی اورہان نے اس کی ایک نہ سنی اور موبائل تہما دیا۔

صاحبہ نے غور سے دیکھا۔ یہ موبائل بالکل اورہان کے موبائل جیسا تھا۔ اپنے موبائل کے لئے اس کی پسندیدگی دیکھتے ہوئے اورہان نے اس کے لئے بھی بالکل

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

ویسا ہی لیا تھا۔

صاحبہ کے ہونٹوں پر بے ساختہ ایک پیاری سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

وہ اسے موبائل استعمال کرنے کی ضروری ٹپس بتا چکا تھا اسے۔

اس نے موبائل آن کیا تو سکرمین پر ایک کے بعد ایک اورہان کا میسج چمکنے لگا۔ صاحبہ نے چیٹ اوپن کی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

URDU NOVEL BANK

اوربان نے اس کی اور اپنی سیلفیز بھیجی تھیں۔ وہ ایک ایک تصویر زوم کر کے دیکھنے لگی۔

"!!! کتنے پیارے اور مکمل لگتے ہیں ہم ایک ساتھ"

اس کے دل نے بے ساختہ سرگوشی کی تھی جس پر دماغ نے بھی فوراً حامی بھری۔

ابھی وہ تصویریں دیکھ رہی تھی جب موبائل کی سکرین پر "سردار کالنگ" کے الفاظ جگمگائے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ دھڑکتے ہوئے دل سے کال پک کر گئی۔

"کیسی ہے میری سردارنی؟؟؟"

کانوں میں اس کی بھاری پر سوز آواز پڑتے ہی صاحبہ کے لب دلکش مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو ملے تھے ہم اتنی جلدی بھول گئے۔"

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس کی آواز میں شرارت پنہاں تھی۔

یار سچ سچ بتاؤ کون سا منتر پڑھ کر پھونکا ہے مجھ پر؟ ایک پل بھی تمہارے بغیر"
"اگر انا عذاب لگ رہا ہے۔

اس کی بے بس آواز پر صاحبہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"!!!! اچھا چھوڑیں پہلے میری سنیں"

کہنے کے ساتھ ہی وہ اسے کچھ دیر پہلے والی بات بتانے لگی جب مامی نے اسے
روک لیا تھا۔ وہ بھی پوری توجہ سے اس کی ہر بات سن رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

@@@@@

وہ دونوں اس وقت کیفے ٹیریا میں بیٹھے تھے۔ ہادی ابھی چند منٹ پہلے اٹھ کر
کاؤنٹر کی طرف گیا تھا تاکہ کھانے پینے کے لئے کچھ لاسکے۔

"شیفان تم بھول تو نہیں گئے ناکہ میرا برتھ ڈے آ رہا ہے نیکسٹ منٹ۔"

URDU NOVEL BANK

لیلیٰ کی یاد دہانی پر شیطان لب دبا کر مسکرا دیا۔

"اچھا واقعی؟ کیا سچ میں ایسا ہے!!! سوری یار مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔"

وہ معصوم شکل بنا کر بولا تو لیلیٰ کا منہ کھل گیا حیرت کے مارے۔

"!!!! ہاؤ روڈ شیطان"

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارتی صدماتی کیفیت میں بولی تو شیطان اس کی روتو شکل دیکھ کر کھل کر ہنس دیا۔

"!!!! جاؤ مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی"

visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

وہ بیگ اٹھا کر خفگی سے کہتی وہاں سے جانے لگی تو شیطان اس کا ہاتھ تھامتا اسے واپس بیٹھا گیا۔

"مذاق کر رہا تھا میری جان تمہارے لئے بہت اسپیشل ----"

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا جیب میں پڑا اس کا موبائل بج اٹھا۔ اس نے موبائل باہر نکال کر دیکھا تو سکرین پر زوہان کا نام جگمگا رہا تھا۔

اسے ایک دم خوشگوار حیرت نے گھیر لیا۔ لندن آنے کے بعد وہ پہلی دفعہ اسے کال کر رہی تھی۔

"السلام علیکم !!!۔ کیسے ہیں آپ؟؟؟"

اس کے دھیمے لہجے پر وہ پھر سے مسکرا اٹھا۔

"وعلیکم السلام !! الحمد للہ ٹھیک میری کیٹی کیسی ہے؟؟؟"

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

لیلیٰ آنکھیں چھوٹی کیے بہت غور سے اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

"!!! میں تو ٹھیک ہوں لیکن بہت پریشان بھی ہوں"

اس کی بات پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! کیا پریشانی ہے میری کیٹی کو جلدی بتاؤ ابھی اس کا حل سوچ لیتے ہیں"

اپنے ارد گرد ہر چیز کو انور کیے وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔

ہمارے گھر کا ایک بندہ جس کا نام شیفاں بلوچ ہے وہ پڑھائی کی غرض سے " لندن گیا تھا پر چند ماہ میں ہی لندن کی گلیوں میں ہی کہیں غائب ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے لئے تلاش گمشدہ کا نوٹس جاری کروانا تھا۔

اس کی طنز سے بھرپور آواز پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ سامنے بیٹھی لیلیٰ حیرت سے اسے یوں کھل کر ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھی کہ آخر ایسا کون تھا کال پر جس کے ساتھ یوں فرینک ہو کر بات کر رہا تھا وہ۔

وہ بیچارہ بندہ کہیں گم نہیں ہوا بلکہ یہاں کی ٹف روٹین میں بڑی ہو گیا ہے۔ پر " یقین کرو وہ اپنی فیملی کے ہر فرد کو بہت زیادہ مس کرتا ہے۔

URDU NOVEL BANK

اسے یوں موبائل میں گم دیکھ کر لیلیٰ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھتی بیگ اٹھا کر وہاں سے چل دی پر اس دفعہ شیفاں نے اسے روکنے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی تھی جس پر لیلیٰ کا پارہ ہائی ہو چکا تھا پر اس سے بے خبر وہ پر سکون انداز میں زوہان سے باتیں کر رہا تھا۔

اس وقت آپ کے پاس کون کون بیٹھا ہوا ہے میری مطلب آپ کے فرینڈز"
 !!!!"

وہ دل میں آیا سوال آخر کار زبان پر لے ہی آئی۔ یہ سوال اسے تب سے تنگ کر رہا تھا جب سے افگن نے اس سے شیفاں کی گرل فرینڈ والی بات کی تھی۔

اس وقت میں بلکل اکیلا بیٹھا ہوا ہوں۔ میرا فرینڈ کینیٹین کے کاؤنٹر تک گیا ہوا"
 ہے۔"

وہ اسے جواب دیتا دور کھڑے ہادی پر نظر ڈال گیا۔

!!!!" ایک بات پوچھوں اگر آپ غصہ نہ کریں"

URDU NOVEL BANK

اس کی آواز میں جھجھک صاف محسوس ہو رہی تھی۔

تم مجھ سے ہر طرح کا سوال پوچھ سکتی ہو اور میں بھلا کیوں غصہ کروں گا اپنی"

!!! کیٹی پر

اس کے پیار بھرے انداز پر زوہان کو تھوڑا حوصلہ ہوا۔

"کیا آپ کی کوئی گرل فرینڈ بھی بنی ہے وہاں؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ بے اختیار ہنس دیا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔

"میں نے کوئی مذاق تھوڑی کیا جو آپ ایسے ہنس رہے ہیں!!؟"

اپنے سوال کے جواب میں اس کے یوں ہنسنے پر وہ برا ہی منا گئی۔

نہیں جناب آپ کا سوال کافی سیریس ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ میری"

"کوئی گرل فرینڈ نہیں نہ ہی میں ان فضول چیزوں پر دھیان دیتا ہوں -

URDU NOVEL BANK

وہ سچ کہہ رہا تھا کیوں کہ لیلیٰ اس کی گرل فرینڈ نہیں محبت تھی۔ اس نے کبھی اسے گرل فرینڈ نہ سمجھا نہ کہا۔ لندن کیسے ماڈرن ملک میں رہتے ہوئے بھی اس نے اس تعلق میں رہ کر کوئی حدود نہ پہلانگی تھیں۔ وہ لیلیٰ کے ساتھ پاک رشتہ بنا کر اس پر اپنا حق جمانا چاہتا تھا اس سے پہلے نہیں۔

"پگنا؟؟"

وہ نہ جانے کس بات کی یقین دہانی چاہ رہی تھی۔

"بلکل پکا!! اچھا بتاؤ تمہاری اسٹڈیز کیسی جا رہی ہیں۔"

visit for more novels:

وہ باتوں کا رخ اس کی طرف موڑ گیا تو اس نے سکھ کا سانس لیا اور اپنی پڑھائی کا بتانے لگی۔

@@@@

وہ دونوں آج افگن کے ساتھ شہر آئی تھیں شاپنگ کرنے۔ لکھ ترے منتیں کروانے کے بعد وہ ان کے ساتھ آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس وقت وہ تینوں مال میں کھڑے تھے۔

رومیہ نے آنکھوں پر کالے شیڈز لگا رکھے تھے۔ وہ جب بھی باہر جاتی تھی تو یہ شیڈز اس کی آنکھوں پر ہی ہوتے تھے۔

"تم لوگ شاپنگ کرو اپنی میں اپنی کچھ چیزیں لے آتا ہوں تب تک۔"

ان دونوں سے کہتا وہ وہاں سے چلا گیا تو زوہان بھی رومی کا ہاتھ پکڑ کر ایک شاپ میں گھس گئی۔

اس نے دونوں کے لئے ڈریسز پسند کیے۔ وہ ساتھ ساتھ رومی کو کپڑوں کا کلر اور ڈیزائن بتاتی جا رہی تھی جس پر کبھی رومی ناک چڑھاتی تو کبھی ہاں میں سر ہلا دیتی۔

کپڑے خریدنے کے بعد وہ وہ اس شاپ سے نکلتی جوتوں والی شاپ کی طرف بڑھنے لگیں۔

"اف یار ایک بیگ تو وہیں رہ گیا تم یہیں رکو میں بس یوں گئی اور یوں آئی۔"

URDU NOVEL BANK

اپنے ہاتھ سے ایک بیگ غائب دیکھ کر زوہان بولی تو رومی سر ہلا گئی۔

اسے وہیں چھوڑ کر زوہان واپس مڑ گئی جب کہ وہ راہداری میں کھڑی اس کا انتظار کرنے لگی۔

ابھی اسے کھڑے دو منٹ ہی ہوئے تھے جب ایک دم کوئی زوردار طریقے سے اس سے آٹکرایا۔ رومی کو لگا جیسے وہ کسی پہاڑ سے ٹکرا گئی ہو۔ اس کا سر گھوم گیا جب کے آنکھوں پر لگے شیڈز پھسل کر ناک کی نوک پر آ گئے تھے۔ سر پر ٹکا دوپٹہ کندھوں پر آچکا تھا جب کہ سیاہ بال لہراتے ہوئے آگے کندھے پر آ گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فائق چودھری ساکت آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی ساحرہ کو یک ٹک دیکھتا چلا جا رہا تھا۔ سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے ہی سینے میں موجود دل نے بے طرح دھڑکنا شروع کر دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

رومی نے صرف ایک پل کے لئے آنکھیں اٹھائیں اور پھر ناک پر جمے شیڈز انگلی کی مدد سے واپس آنکھوں پر لگائے پر وہ ایک پل ہی سامنے والے کے لئے بھاری ثابت ہوا تھا۔

سامنے والے کا دل اس ایک پل میں ہی اس ساحرہ کی کانچ سی آنکھوں میں قید ہو چکا تھا۔

آپ کو زیادہ تو نہیں لگی؟؟؟

وہ دوپٹہ سہی کرنے لگی تو وہ بھی ہوش میں آتا سنبھل کر اس سے سوال کرنے لگا جس پر وہ دھیرے سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"میں ٹھیک ہوں آئی ایم سوری مجھے پتا نہیں چلا کیسے یہ ہو گیا۔"

ایک مرد کی آواز اپنے اتنے قریب سن کر وہ سمجھ گئی کہ جسے وہ پہاڑ سمجھ رہی تھی وہ کوئی مرد تھا جس سے اس کا ٹکراؤ ہو چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

نہیں نہیں آپ کی کو غلطی نہیں۔ ایکچولی میں کال میں بڑی تھا سامنے دیکھ"
 "!!! نہیں سکا اور بے دھیانی میں آپ سے ٹکرا گیا۔ آئی ایم ایکسٹریملی سوری
 اس کی بات کے جواب میں وہ محض سر ہلا گئی۔

"!!! کیا ہوا سب ٹھیک ہے اور آپ کون ہیں مسٹر"

زوبان رومی کے قریب آتی اس کے سامنے کھڑے اونچے لمبے مرد کو دیکھ کر سوال
 کرنے لگی۔

غلطی سے میں ان سے ٹکرا گیا اسی کے لئے ان سے سوری کر رہا تھا اب چلتا"
 visit for more novels:
 www.urduromanovelbank.com
 "!!! ہوں

وہ زوبان کو رومی کے پاس آتا دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ اس کے ساتھ ہے اس لئے
 اسے جواب دیتا ایک آخری مگر بھرپور نظر رومیصہ پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔

عجیب آدمی تھا!!! تم ٹھیک ہونا؟؟؟۔"

URDU NOVEL BANK

اس کے پوچھنے پر وہ سر ہلا گئی تو زوہان اس کا ہاتھ پکڑ کر جوتوں والی شاپ کی طرف چل دی۔

@@@@

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا تنقیدی جائزہ لے رہی۔ لال رنگ کا پیروں تک جاتا شفون کا سادہ فراک پہنے ہلکا پھلکا میک اپ کیے اور بالوں کو کھلا چھوڑے وہ خود کو ہی بہت حسین لگ رہی تھی۔

visit for more novels:

مطمئن ہونے کے بعد وہ مڑی اور بیڈ پر پڑا لال دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈال گئی پھر جھک کر پیروں میں کھسے ڈالے۔ اسے اپنا اور زوہان کا ہائیٹ ڈفرنس بہت پسند تھا اس لئے وہ اسے ملنے جانے کے وقت ہیلز نہیں پہنتی تھی۔

اس کے لئے وہ احساس بہت حسین ہوتا تھا جب وہ زوہان کے سینے سے کان لگا کر اس کے دھڑکتے ہوئے دل کی دھڑکن سنتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اپنی تیاری مکمل ہو جانے کے بعد اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی پھر سرہانے کے نیچے پڑا اورہان کا دیا گیا موبائل اٹھا کر الماری میں رکھ دیا۔

ڈرتے ڈرتے اس نے کمرے سے قدم باہر نکالے تو صحن سنسان پڑا تھا۔ وہ احتیاط سے قدم اٹھاتی ہوئی سے نکل گئی۔

آج اورہان اور صاحبہ کے تعلق کو پورے تین سال ہو چکے تھے۔ اورہان ایک ہفتے سے شہر گیا تھا اور آج صبح ہی لوٹا تھا۔ اب دونوں اپنی مخصوص جگہ پر ملنے والے تھے۔

visit for more novels:

وہ جیسے ہی نہار پر پہنچی اورہان وہاں کھڑی پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ سفید کاٹن کا سوٹ پہنے اور کندھوں پر بادامی مردانا شال اوڑھے وہ ہر دفعہ کی طرح آج بھی صاحبہ کو پہلے سے بڑھ کر حسین لگا۔

اس کی موجودگی کو محسوس کرتے وہ پیچھے مڑا تو وہ اس کے بالکل قریب کھڑی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اورہان کی آنکھوں کی چمک قابل دید تھی۔

"!!!!!! مرحبا"

اس کے حسین سراپے پر نظریں جمائے بوجھل لہجے میں بولتا وہ اسے کلائی سے
تھام کر اپنی سانسوں کے قریب تر کر گیا۔

کیسی ہو روح جاناں !!! تمہارے دیدار کو یہ آنکھیں ترس کر رہ گئی تھیں۔ آج دید
"!!! کی پیاس بجھائے بغیر کہیں نہیں جا پاؤ گی

اس کی بھاری لب و لہجے میں کی گئی جان لیوا سرگوشی پر وہ لرزتی پلکیں اٹھا کر
براہ راست اس کی سنہری آنکھوں میں جھانکنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
ہفتے میں دو دفعہ ملتے ہیں ہم پھر بھی آپ کی آنکھوں کی پیاس نہیں بجھتی کیا"
"؟؟؟"

وہ لاڈ سے پوچھتی اپنے نازک ہاتھ اس کے سینے پر جما گئی تو ہتھیلی کے نیچے
دھڑکتا دل اس کی سانسیں منتشر کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

کیا تم واقعی اس قدر معصوم ہو جو مجھ سے یہ سوال کر رہی ہو؟ میں اگر سارا دن " اور ساری رات بغیر پلک جھپکے تمہیں سانسوں سے قریب کر کے تمہارے چہرے کا "!!!! دیدار کرتا رہوں تو پھر بھی یہ پیاس بجھنے کی نہیں

اس کے والہانہ انداز پر صاحبہ کے ہونٹوں پر دلنشیں مسکراہٹ چمک اٹھی۔

"آپ سے ایک سوال پوچھوں؟؟؟"

وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں اسے دیکھتی بولی تو وہ ایک پل کی تاخیر کیے بغیر سر ہلاتا اسے اجازت بخش گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر میں کسی اور کی ہو گئی تو آپ کیا کریں گے؟"

اس کے سوال پر اوربان کا رنگ فق ہو گیا۔ سنہری آنکھیں ایک پل میں ہی لہو چھلکانے لگی تھیں جب کہ صاحبہ شرارت بھری نظروں سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہی تھی پھر ایک دم قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"ہائے اور با!!!! سردار آپ تو ایک دم لال پیلے ہو گئے۔"

URDU NOVEL BANK

وہ ہنس کر بولی جب وہ ایک دم اسے خود میں بھینچ گیا۔

تم۔۔۔ تم مذاق کر رہی ہونا۔ پلیز آج کے بعد ایسا گھناؤنا مذاق مت کرنا میرے "ساتھ۔ آج تو نہ جانے کیسے برداشت کر گیا پر اس کی قسم اگلی دفعہ میری جان نکل جائے گی۔ میں تمہیں خواب و خیال کیا مذاق میں بھی کسی اور کے ساتھ "تصور نہیں کر سکتا۔

اس کی آواز میں خوف اور گرفت میں سختی محسوس کرتے صاحبہ کی ہنسی کو بریک لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "مذاق کر رہی تھی میں سردار آپ تو سیریس ہی ہو گئے۔"

اس کا ری ایکشن دیکھ کر وہ اپنی بات پر شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

خنجر میرے گلے پر چلا کر ایک ہے دفعہ میں میری جان لے لینا پر آئندہ ایسی "جان لیوا بات ہرگز مت کرنا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی کھلی زلفوں میں چہرہ چھپاتا وہ شدت بھرے لہجے میں بولا تو صاحبہ اپنا ہاتھ اس کے بالوں میں پھیرتی اسے پر سکوں کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

مجھے آپ سے کوئی بھی جدا نہیں کر سکتا۔۔ ازل سے ابد تک میں آپ کی ہی "ہوں۔"

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی اس کے کانوں میں میٹھے الفاظ اتار رہی تھی۔

میں سہی کہہ رہا ہوں صاحبہ !!! میری سانسوں کی روانی اب تمہارے ہی دم سے "ہے۔ جس دن میری نظریں تم پر سے ہٹ گئیں نا میں سچ میں مر جاؤں گا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہائے کتنا پیارا لگے نا کوئی عشق میں مرنا ہوا پر یاد رکھئے گا سردار !!! اور ہاں بلوچ "سے پہلے صاحبہ چودھری کا جنازہ اٹھے گا۔ عشق میں مرنا ہے تو ساتھ ہی مریں آہ

URDU NOVEL BANK

اس کے الفاظ کی تاب نہ لاتا وہ اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا جس پر وہ سسک کر رہ گئی۔

کس قدر ظالم ہو تم !!! اتنے نصیبوں والے دن پر اتنی حسین بن کر کس قدر "ظلم ڈھا رہی ہو تم اپنے اس عاشق پر !!! جان دینے کی کیا بات کرتی ہو۔ تمہارا یہ حسین سراپا اس پر متضاد تمہاری یہ ہری آنکھیں اور ناک میں چمکتی یہ بالی "۔۔۔ یہ ادائیں جان لینے کے لئے کم ہیں کیا؟؟؟

اس کی آواز میں خماری آسمائی تھی۔ صاحبہ شرما کر آنکھیں میچ گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے کانوں میں مزید حسین سرگوشیاں کر کے اس کے حواس سلب کرتا ایک دم فضا فائر کی آواز سے تمہرا اٹھی۔ ڈر کے مارے صاحبہ چیخ اٹھی۔

اور بان اس سے الگ ہوتا تیزی سے پاس کھڑی جیپ سے اپنی پسٹل نکالتا اس طرف بڑھا جہاں سے گولیاں چلنے کی آواز آئی تھی پر دور دور تک کوئی نظر نہ آیا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! سب ٹھیک ہے نا سردار"

صاحبہ کی گھبرائی ہوئی آواز پر وہ پسٹل واپس رکھتا اس کے پاس آیا۔

سب ٹھیک ہے میری جان ایسا کرو تم اب واپس ہو لی جاؤ بلکہ میں خود تمہیں "
"چھوڑ کر آتا ہوں۔ اچھی فیلنگز نہیں آرہی مجھے۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑنا جیب کی طرف بڑھ گیا۔

"پر سردار اگر کسی نے ----"

وہ پریشانی سے کہتی بات ادھوری چھوڑ گئی۔
visit for more novels.

www.urduromelbank.com

میں کچھ فاصلے پر رک جاؤں گا پر آج اپنی حفاظت میں تمہیں چھوڑ کے آؤں گا"
"!!! اور اب کوئی بحث نہیں

اپنی بات مکمل کرتا وہ اسے جیب میں بیٹھاتا گاڑی کا رخ چودھری ہو لی کی طرف
کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسے کچھ فاصلے پر اتار گیا تھا۔ صاحبہ نے جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا جیسے۔ جو چہرہ تھوڑی دیر پہلے لال گلابی ہو رہا تھا اس وقت اس کا رنگ خوف کے مارے سفید پڑ چکا تھا۔ اس نے شدت سے خواہش کی کہ کاش زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے پر ایسا کہاں ممکن تھا۔ ہر خواہش وقت رہتے کہاں پوری ہوتی ہے جو صاحبہ کی بھی پوری ہو جاتی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

@@@@@

وہ ہوبلی آیا تو سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے تھے جب کہ افگن زوہان اور رومیصہ غائب تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ سلام لینے کے بعد اپنے کمرے میں جانے لگا جب باپ کی پکار سن کر ان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"ہاں بھئی برخودار کیا سوچا ہے پھر شادی کے بارے میں۔ آخر اور کتنا ٹالو گے۔"

ارقم بلوچ کے سوال پر وہ سر نیچا کیے مسکرا دیا۔

بابا بہت جلد آپ سب کو اپنا فیصلہ سنا دوں گا انشاء اللہ آپ فکر مت کریں

ارقم بلوچ نے ایک مسکراتی ہوئی نظر اپنے گہرو جوان بیٹے پر ڈالی۔

"تو پھر جلدی سے فیصلہ کرو کیوں کہ ایک فیصلہ ہم بھی کر چکے ہیں۔"

ان کی بات پر اوربان نے سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

"ہم افگن اور رومیصہ کی شادی کا سوچ رہے ہیں۔"

ان کی بات پر اوربان کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

یہ تو بہت اچھی سوچ ہے۔ میرے خیال میں ہمیں اس سوچ پر جلد عمل کرنا۔
"چاہئے۔"

وہ بہت خوش تھا اپنے بہن بھائیوں کے لئے۔

شاید تم بھول رہے ہو کہ تم اور شیفان دونوں بڑے ہو۔ ہمارا یہی فیصلہ تھا کہ
پہلے تم دونوں کا کچھ سوچیں گے ہم۔ شیفان نے تو صاف جواب دے دیا ہے
"کہ وہ چند سال اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتا۔ اب تم بتاؤ کیا کرنا ہے۔
ارقم بلوچ کی بارعب آواز پر وہ سر ہلا گیا۔"

visit for more novels:

میں انشاء اللہ بہت جلد آپ کو مطلع کروں گا فلحال مجھے اجازت دیں تھوڑا آرام
"کرنا چاہتا ہوں۔"

ان سے اجازت لیتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں آنے کے بعد اس نے سب سے پہلے صاحبہ کو کال کی پر اس کا نمبر
بند جا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس نے دوبارہ کال ملائی۔ ایک بار۔ دو بار۔ تین بار۔ پر اس کا نمبر مسلسل بند ہی جا رہا تھا۔ اسے حقیقت میں پریشانی ہونے لگی کیوں کہ ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا۔

!!! وہ ایک بار پھر کال ملانے لگا پر جواب ندارد

@@@@

لے جائیں گے بھئی لے جائیں گے

دل والے دہنیا لے جائیں گے

رہ جائیں گے بھئی رہ جائیں گے

گھر والے دیکھتے ہی رہ جائیں گے

وہ لہک لہک کر گاتی کب سے رومیصہ کے کان کھا رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اسے جب سے افگن اور رومی کے رشتے کے بارے میں پتا چلا تھا وہ مسلسل اسے چھیڑتی جا رہی تھی۔

"!!! بس کر دو بدتمیز انسان کتنے کان کھاؤ گی اور"

رومی اپنی گود میں پڑا تکیا اٹھا کر اس کی طرف پھینک گئی جو سیدھا جا کر زوہان کے منہ پر لگا۔

"ہائے ظالم کیا نشانہ ہے تمہارا۔ تمہارے اس میزائل نے میرا منہ سینک دیا۔" زوہان کی بات پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہاں بھئی اب تو بہت ہنسی آئے گی میڈم کو آخر کار نیہ پار لگنے والی ہے۔"

وہ اب بھی شرارت سے باز نہ آئی۔

"!!! زوہان بس کر دو یار"

وہ بیچاری آجڑا چکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"!!! ویسے ایک بات سچ سچ بتانا رومی"

وہ اس کے قریب بیٹھتی رازدارانہ انداز میں پوچھنے لگی۔

تمہیں کب سے میری اجازت کی ضرورت پڑ گئی۔ اور میں منع بھی کر دوں اگر تو"

"!!! تم کون سا باز آ جاؤ گی۔ پوچھو جو پوچھنا ہے

وہ گردن اکڑا کر بولی تو اس کے شاہانہ انداز پر زوہان عیش عیش کر اٹھی۔

ہے تو میرا ہی بھائی پر ہی پورا چھچھوند۔ تم نے ہاں کیسے کر دی اس لنگور کے"

"لئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے سوال پر وہ برا منانے یا ہنسنے کی جگہ اداس ہو گئی۔

"ارے اتنی بری لگی سیاں جی کی بے عزتی جو منہ لٹکا کر بیٹھ گئی۔"

اس کے لہجے میں شرارت کا عنصر نمایاں تھا۔

URDU NOVEL BANK

ایسا نہیں ہے زونی !!! میری کیا اوقات جو میں انکار کرتی بلکہ ایک اندھی لڑکی " کی کیا اوقات ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے شاندار پڑھے لکھے اور پرفیکٹ انسان کو انکار "!!! کرے۔ میں انھیں کیا دے سکتی ہوں بھلا سوائے اندھیرے کے

اس کی بے بس اور مایوس لہجے نے زوبان کو بھی افسردہ کر دیا۔

تم اتنا غلط کیوں سوچتی ہو۔ اللہ نے تمہیں بھی بالکل پرفیکٹ بنایا ہے۔ میرا " بھائی اگر چاند کیا سورج لے کر بھی ڈھونڈھتا تو تم جیسی حسین دوشیزہ نہ تلاش کر "پاتا۔ اچھا سب چھوڑو اور بتاؤ تمہیں میرے لالا کیسے لگتے ہیں؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com اس کے سوال پر نہ چاہتے ہوئے بھی رومی سرخ پڑ گئی۔

"!!! بہت زیادہ اچھے"

کہنے کے ساتھ ہی وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپ . گئی جب کہ اس کی حرکت پر زوبان کھلکھلا کر ہنس دی۔

URDU NOVEL BANK

پر کون جانے خوشیوں کو کب نظر لگ جائے۔ خوشیوں کی مدت اکثر بہت قلیل
!!!! ہوا کرتی ہے پر کون جانے

@@@@@

صاحبہ نے جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر اس کا
دل اچھل کر حلق میں آگیا جیسے۔ جو چہرہ تھوڑی دیر پہلے لال گلابی ہو رہا تھا اس
وقت اس کا رنگ خوف کے مارے سفید پڑ چکا تھا۔ اس نے شدت سے خواہش
کی کہ کاش زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے پر ایسا کہاں ممکن تھا۔ ہر خواہش
وقت رہتے کہاں پوری ہوتی ہے جو صاحبہ کی بھی پوری ہو جاتی۔

URDU NOVEL BANK

سامنے ہی اس کی مامی ہاتھ میں ایک فائل پکڑے بیڈ پر بیٹھی تھی جب کہ ان کے قریب علینا کھڑی ہاتھ میں اس کا موبائل پکڑے طنزیہ مسکرا رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی مامی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"!!! آئیے آئیے چودھرائی صاحبہ"

وہ صاحبہ کافی رنگ دیکھتی بولی تو علینا بھی اپنی نظریں اس پر جما گئی۔

"سچ سچ بتا کہاں سے آرہی ہے اس وقت؟"

مامی کے سوال پر صاحبہ نے تھوک نگلتے حلق تر کیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!!! نہر پر گئی تھی بس"

آواز کی لڑکھڑاہٹ چھپائے نہ چھپ رہی تھی۔

"کس سے ملنے گئی تھی نہر پر؟؟"

کڑک آواز میں پوچھا گیا سوال اس کے اوسان خطا کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

"اُٹک۔۔۔ کسی سے بھی نہیں میں تو بس ہوا کھانے گئی تھی۔"

اس کا چہرہ خوف کی سہی نشاندہی کر رہا تھا۔

یہ سب سنور کر لال جوڑا پہن کر لالی پاؤڈر لگا کر کون سی ہوا کھانے گئی تھی ہاں "!!!"

صاحبہ کا دھیان ان کی باتوں سے زیادہ ان کے ہاتھ میں پکڑی فائل پر تھا۔

"!!! جواب دے"

وہ اب کی دفعہ چیخ کر بولی تو صاحبہ تھرا اٹھی۔

visit for more novels
www.urdu-novel-bank.com

"اچھا یہ بتا یہ کالج میں داخلے کا فارم بھی تجھے منہ سے ملا تھا؟"

انہوں نے ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے منہ پر ماری تو وہ جلدی سے فائل پکڑ گئی۔ ہاتھوں میں پکڑے پیپرز پر نظر پڑتے ہی صاحبہ کی جان میں جان آئی۔ یوں لگا جیسے کسی نے سینے پر رکھا بھاری پتھر ہٹا دیا ہو۔

URDU NOVEL BANK

یہ۔۔۔ یہ میں نے اپنی سہیلی کو پیسے دے کے شہر سے منگوائے تھے۔ میں گھر "بیٹھ کر آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔"

اس نے سانس سے سانس ملا تے بمشکل جواب دیا۔

"!!! اچھا اور یہ موبائل بھی اسی سہیلی سے منگوایا ہو گا نا"

ان کی طنزیہ بات پر وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

جی کافی زیادہ پیسے دے کر منگوایا تھا۔ مجھے نانا نے کافی زیادہ پیسے دے رکھے "ہیں ان میں سے ہی منگوایا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی بات پر وہ سر ہلاتی اس کی طرف آئی۔

"!!! میری نظر ہے تم پر۔ یاد رکھنا۔ چلو علینا

اسے تنبیہ کرنے کے بعد وہ علینا کو اپنے پیچھے آنے کا کہتی کمرے سے نکل گئی۔

علینا چند قدم چلتی اس کے قریب آئی اور اسے اوپر سے نیچے تک بغور دیکھنے لگی۔

"یاد رکھنا جو اماں نے کہا۔ کہیں نہر کی ٹھنڈی ہوا گلے کو نہ پڑ جائے۔"

طنزیہ کہتی وہ موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑا کر خود بھی کمرے سے نکل گئی۔

ان کے جانے کے بعد صاحبہ نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بند کیا اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اپنی مخصوص جگہ سے لاکر کی چابی نکال کر لاکر چیک کرنے لگی۔ سامنے ہی کچھ کاغذات پڑے نظر آرہے تھے۔

لرزتے ہاتھوں سے اس نے پیپرز پکڑ کر کھولے تو یہ دیکھ کر سانس میں سانس آئی کہ اس کے اور اوربان کا نکاح نامہ ان ماں بیٹی کی نظروں سے اوجھل رہا تھا ورنہ آج قیامت آجاتی۔ دو سال سے وہ کسی نہایت قیمتی چیز کی طرح ان کاغذات کی نگرانی کر رہی تھی۔

صاحبہ اور اوربان کا نکاح جو آج سے دو سال پہلے اوربان کی ایما پر ہوا تھا۔ صاحبہ پہلے پہل راضی نہ تھی یوں چھپ کر نکاح کرنے پر لیکن اوربان کا کہنا تھا کہ وہ

URDU NOVEL BANK

اسے اپنی محرم بنانا چاہتا ہے۔ بغیر کسی جائز رشتے کے تنہائی میں ملاقات کر کے وہ نہ خود کو گناہ گار بنانا چاہتا ہے نہ ہی صاحبہ کو۔

اس نے وعدہ کیا تھا کہ وقت آنے پر وہ خود صاحبہ کے گھر والوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر اسے مانگ لے گا اور پورے حق سے اپنی زندگی میں شامل کرے گا۔ صاحبہ کو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے تھا۔

کاغذات واپس ان کی جگہ پر رکھنے کے بعد اس نے موبائل آن کر کے لاک کھولا تو اوربان کی بے شمار کالز آچکی تھیں۔ اس کے موبائل پر پاسورڈ لگا تھا جس کی وجہ سے علینا اس تک رسائی نہ حاصل کر سکی۔

visit for more novels:
www.urduromelbank.com

اوربان کو کال کرنے کے بعد وہ اسے اس سب صورت حال سے آگاہ کرنے کا سوچنے لگی پر پھر یہ سوچ کر ٹال گئی کہ کیا چھوٹی سی بات کے لئے اسے پریشان کرنا پر یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی۔

@@@@@

شیفان آج لیلیٰ اور ہادی کے ساتھ لنچ پر آیا تھا۔ ہادی کباب میں ہڈی نہیں بننا چاہتا تھا اس لیے ایک ضروری کام کا کہتے ہوئے نکل گیا۔ اب وہاں صرف لیلیٰ اور شیفان بیٹھے تھے۔

تم جانتی ہو نہ ہماری ڈگری کمپلیٹ ہو چکی ہے۔ اگلے ہفتے ہم واپس پاکستان جا رہے ہیں۔ تو تم کب تک اپنے پرنٹس سے ہمارے بارے میں بات کرو گی؟

شیفان کے سوال پر لیلیٰ کے تاثرات کچھ بیزار سے ہو گئے جسے شیفان نے بہت غور سے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"کیا مطلب ہمارے بارے میں کیا بات کروں گی۔"

وہ نا سمجھی کا تاثر دے رہی تھی یا واقعی نہیں سمجھ رہی تھی یہ بات شیفان جان نہ سکا۔

"!!! ہماری شادی کے بارے میں"

URDU NOVEL BANK

اب کی دفعہ اس نے واضح الفاظ میں بات کی۔

"کم آن شیفو اتنی جلدی کس بات کی ہے ہم کون سا بوڑھے ہو رہے ہیں۔"

لیلیٰ کی بات پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

لیلیٰ دیکھو تم نے ہمارے رشتے میں پہل کی میری طرف قدم بڑھایا تو میں نے "تمہارا ہاتھ تمہاں لیا کیوں کہ تم سے دھواں دار محبت نہ سہی لیکن تم میری اچھی دوست تھی اور مجھے لگا تم ایز آ لائف پارٹنر میرے لئے اچھی ثابت ہو گی۔ اب جب کہ ہماری ڈگری بھی مکمل ہو چکی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ ہم حلال رشتے میں بندہ جائیں۔ یوں ریلیشنشپ میں رہنا مجھے بالکل پسند نہیں تم اچھے سے جانتی ہو۔"

اس کے سنجیدہ ترین انداز پر لیلیٰ سیدھی ہو کر بیٹھی۔ شیفاں عام طور پر بھی سنجیدہ ہی رہتا تھا پر اس وقت اس کے لہجے کی سنجیدگی بہت گہری تھی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن شیفاں ابھی تک تم نے کوئی بزنس بھی شروع نہیں کیا پھر شادی کیسے؟

لیلیٰ کے سوال پر شیفاں کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

میرے بھائی کا ماشاء اللہ بہت اچھا بزنس ہے۔ ہم بھائی مل کر اسے ہی شہرت کی بلندیوں پر پہنچائیں گے۔ ہمارا کچھ بھی الگ نہیں یہ بات میں پہلے بھی کلئیر کر چکا ہوں۔

وہ دو ٹوک الفاظ میں اسے اپنے منصوبے سے آگاہ کر رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "لیکن شیفو اپنا بزنس تو اپنا۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی وہ ہاتھ اٹھاتا اسے درمیان میں روک گیا۔

میں نے پہلے بھی کہا اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ ہم الگ نہیں۔ تم فیصلہ کر۔

"لو کہ میرے ساتھ جائز رشتے میں بندھنا چاہتی ہو یا راستہ الگ کرنا چاہتی ہو۔

وہ شاید آج اسے بالکل بھی ڈھیل نہیں دینا چاہتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

تم غصہ کیوں کر رہے ہو میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔ میں تمہارے "پاکستان جاتے ہی گھر بات کروں گی۔"

اس کی بات پر شیطان کا موڈ تھوڑا نارمل ہوا۔

لنچ کرنے کے بعد وہ وہاں سے نکل آئے۔

مجھے وہ آئس کریم کھانی ہے !!!!"۔

لیلیٰ نے سڑک کے پار بنے آئس کریم پارلر کی طرف اشارہ کرتے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! اوکے گاڑی میں بیٹھو میں لے کر آتا ہوں"

وہ اسے کہتا خود سڑک پار کر گیا۔ لیلیٰ اسے دور سے دیکھتی رہی۔ وہ ہاتھ میں آئس

کریم کے دو کپ پکڑے اس کی طرف ہی آ رہا تھا جب ایک دم تیز رفتار گاڑی اس کے قریب آتی اسے ٹکر مارتی دور گرا گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی طرف دیکھتی لیلیٰ کی چیخ نکل گئی۔ وہ تیزی سے گاڑی سے نکل کر اس کی طرف بھاگی جو خون میں لت پت پڑا تھا پر اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی ایک گاڑی اس کی دائیں ٹانگ کے اوپر سے گزر گئی۔

لیلیٰ چیختی ہوئی اس کے قریب پہنچی اور چلا چلا کر لوگوں سے مدد کی اپیل کرنے لگی۔

کسی کی مدد سے اسے گاڑی میں ڈالتی وہ ہسپتال کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@

visit for more novels:

اسے آئی سی یو میں داخل کر لیا گیا تھا۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اس کی ٹانگ کاٹنی پڑے گی۔ اس کے گھر والوں کو بلایا جائے۔

ہادی نے اورہان کو کال کر کے ساری صورت حال بتا دی تھی۔ وہ اسی دن رات کی فلائٹ سے لندن آگیا۔

URDU NOVEL BANK

لگے دن شیطان کا آپریشن ہوا اور اس کی آدھی ٹانگ الگ کر کے مصنوعی ٹانگ لگا دی گئی۔

بلوچ خاندان کے لئے یہ جھٹکا کسی قیامت سے کم نہ تھا۔

@@@@@

وہ اپنے بھائی کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رویا تھا۔ اور ہان نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا۔ ہادی یہیں تھا جب کہ لیلیٰ کل رات ہی واپس گھر جا چکی تھی۔

!! لیلیٰ کہاں ہے مجھ سے ملنے نہیں آئی !!

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اگلی رات ہادی سے سوال کر گیا تو ہادی نظریں چرا گیا۔

!!! ہاں بڑی ہو شاید !!

اس کی بات پر شیطان نے غور سے اسے دیکھا جو نظریں چرا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"!! میری آنکھوں میں دیکھو اور مجھے سہی سہی جواب دو"

شیفان کی بات پر ہادی گہری سانس بھر کر رہ گیا۔ آج نہیں تو کل اسے پتا لگنا ہی تھا پھر آج کیوں نہیں۔

لیلیٰ نے کہا ہے کہ وہ تم جیسے معذور انسان کے ساتھ زندگی گزار کر اپنی زندگی "برباد نہیں ک سکتی۔ وہ اب تم سے مزید کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔ اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ڈائمڈ رنگ اور مہنگے تحائف تم نے اپنی خوشی سے اسے دے دیں "اس لئے انہیں واپس کرنے کا کوئی جواز نہیں اس کے پاس۔

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا جب کہ شیفان کی آنکھیں بے یقینی اور تکلیف کے احساس سے نم ہو گئیں۔ اس کے اتنے سالوں کی ریاضت کا یہ پھل تھا کہ اس پر جان لٹانے والی اسے معذور کہہ کر ہر ناطہ توڑ کر چلی گئی۔

"ہاں وہ معذور ہو گیا تھا اب۔ لفظ معذور اس کی پہچان بن گیا تھا۔"

URDU NOVEL BANK

اپنی بے بسی پر وہ دھیرے سے ہنس دیا پر ایک آنسو چپکے سے آنکھ سے نکلتا
داڑھی میں جذب ہو کر اس کا مان رکھ گیا پر اس دن کے بعد ایک گہری چپ تھی
جو اس کے وجود کا احاطہ کر گئی تھی۔

@@@@@

اس دن کے بعد سے صاحبہ ہویلی سے نہ نکل سکی تھی۔ مامی اور علینا نے اس
پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی۔ اسی پریشانی میں وہ موبائل بھی بہت کم استعمال کر
رہی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب ایک دم کمرے کا دروازہ کھلا انور
چودھری غضب ناک تیور لئے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے تیور دیکھ صاحبہ
ایک دم خوف زدہ ہو گئی جب وہ ایک دم چیل کی طرح اس پر جھپٹے اور اس کی
نازک وجود کو اپنے تھپڑوں اور لاتوں کی زد میں لے آئے۔

URDU NOVEL BANK

وہ چیختی چلاتی رحم کی اپیل کرنے لگی پر اس وقت اس کی کوئی بھی نہ سن رہا تھا۔

بے غیرت لڑکی دشمنوں کے لڑکے سے پیار کی پینگیں بڑھا رہی ہے۔ ہماری "عزت کو مٹی میں ملائے گی تو ہاں !!! میں تجھے زندہ گاڑ دوں گا۔"

ان کی مار سے نڈھال ہو کر وہ اب مزاحمت کیے بغیر اونچی آواز میں روتی چلی جا رہی تھی پر ان کو رحم نہ آیا۔ دروازے میں کھڑی علینا اور مامی ہاتھ باندھے مسکراتی نظروں سے یہ منظر دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہی تھیں جب کہ فائق دوستوں کے ساتھ ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"کب سے تیرا چکر چل رہا ہے اور ہاں بلوچ سے سچ بتا؟؟؟"

ان کے درشتگی سے پوچھے سوال پر وہ روتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی۔

"!!! جھوٹ بولے گی !!! ہاں میں مجھ سے جھوٹ بولے گی انور چودھری سے"

URDU NOVEL BANK

وہ تیش میں کہتا اس کے پیٹ میں زوردار طریقے سے ٹھوکر مار گیا تو تکلیف کے باعث صاحبہ چلا اٹھی۔

بول !! جواب دے کب سے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر اس کے "!!! ساتھ منہ کالا کر رہی ہے

وہ اس کے بال مسٹی میں جکڑتا پوچھنے لگا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"!!! مم۔۔۔ میں کچھ۔۔۔ کچھ بھی نہیں جج۔۔۔ جانتی"

تکلیف کی وجہ سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! علینا موبائل پکڑ اس کا"

اس کی آواز سنتے ہی علینا پھرتی سے کمرے میں داخل ہوتی اس کے کمرے کی تلاشی لے کر موبائل ڈھونڈنے لگی اور بالآخر وہ اسے الماری میں صاحبہ کے کپڑوں میں چھپا مل گیا۔

"!!! بابا سائیں یہ لاک ہے"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر انور نے علینا کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر صاحبہ کے آگے کیا۔

"!!! جلدی لاک کھول اس کا"

اس کے حکم پر وہ روتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی تو انور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی زبردستی موبائل کے فنکٹر سینسر پر رکھی۔ کلک کی آواز کے ساتھ موبائل انلاک ہو گیا۔

موبائل کے والپیپر پر صاحبہ اور اوربان کی ہنستی مسکراتی تصویر جگمگا رہی تھی۔ اتنا حسین مرد دیکھ کر علینا کی آنکھیں پھیل گئیں جب کہ گیلری کھول کر تصاویر دیکھتا انور پاگل ہوا اٹھا۔ کال لاگ اور میسجز ختم کر دے گئے تھے پہلے ہی جب کہ کنٹیکٹس میں ایک نمبر جگمگا رہا تھا جو سردار کے نام سے سیو تھا۔

انور موبائل جیب میں ڈالتا پھر سے صاحبہ کو پیٹنے لگا پر وہ اس قدر نڈھال ہو چکی تھی کہ مزاحمت بھی نہ کر سکی بس چپ چاپ سسکتی رہی۔

URDU NOVEL BANK

مرنے دے اس ناہنجار کو یوں ہی۔ کوئی اسے پانی کا گھونٹ تک نہ دے گا۔"
"اس کا انجام ایسا ہو گا کہ پورا گاؤں آنے والے کئی سالوں تک یاد رکھے گا۔

تنفر سے کہتا وہ اسے ٹھوکر مارتا اس کا موبائل لے کر کمرے سے نکل گیا۔

مامی بھی ایک نظر اس پر ڈال کر اپنے شوہر کے پیچھے ہی نکل گئی تھی۔

علینا دھیرے سے چلتی اس کے قریب آئی اور پاؤں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

چچ چچ چچ!!!! بہت برا ہوا بے بی کے ساتھ۔ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟؟ یقیناً"

!!!! بہت اچھا محسوس کر رہی ہو گی ہیں نا!!!!! انجولے بے بی

اس کی حالت پر قہقہہ لگا کر ہنستی وہ خود بھی باہر نکل گئی پر اپنے پیچھے دروازہ بند کرنا نہ بھولی۔

وہ زمین پر بے یار و مددگار نڈھل پڑی اپنی بے بسی پر رودی۔ پورے جسم میں شدید درد اٹھ رہا تھا۔ اس نے ہاتھوں کے سہارے اٹھنا چاہا پر منہ کے بل گر پڑی۔

سردار!!!!!!"

وہ اس مہربان کو پکارتی تکلیف نہ سہتے ہوش و حواس سے بے گانہ ہوتی چلی گئی۔

@@@@

وہ کب سے صاحبہ کو کالز کر رہا تھا پر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

لالا سائیں چھوٹی بیبیوں نے شہر جانا ہے مالکن پوچھ رہی ہیں کہ گاڑی تیار ہے۔"

علی عرف چھوٹو کی آواز پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ علی ایک سال پہلے اوربان کو شہر کی سرک پر روتا ہوا ملا تھا۔ پندرہ سالہ علی بالکل بے یار و مددگار تھا جسے اوربان نے سہارا دیا اور یوں وہ اس کا چھوٹو بن گیا۔

اس ایک سال میں وہ اسے بہت پیارا ہو گیا تھا۔ اوربان اس سے کوئی مشقت والا کام نہ کرواتا اسکا کام بس اتنا تھا کہ وہ اوربان کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولتا تھا اور اس کی گاڑی کو صاف رکھتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"ہاں کہو گاڑی تیار ہیں وہ لوگ آ جائیں۔"

وہ کہتا ایک دفعہ پھر صاحبہ کے نمبر پر کال ملانے لگا جس کا نمبر دو دن سے بند تھا۔ اورہان کی پریشانی کی انتہا تھی۔

وہ دو ماہ قبل ہی لندن سے واپس آیا تھا۔ شیطان نے اس کے ساتھ آنے سے سختی سے انکار کر دیا تھا۔ اورہان نے اسے زیادہ فورس نہیں کیا تھا کیوں کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ خود کو سنبھال لے جس قدر جلدی ہو سکے۔

افگن کا یونیورسٹی میں آخری سال چل رہا تھا پھر کچھ ماہ بعد اسے بھی لندن چلے جانا تھا اس لئے گھر والے چاہتے تھے کہ جانے سے پہلے افگن اور رومیصہ کا نکاح ہو جائے۔ اس لئے آج کل گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔

گھر والوں نے اورہان پر بھی کافی زور دیا تھا شادی کے لئے پر وہ فلحال ان کو ٹال گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

رومی کا ہاتھ پکڑے زوہان باہر آئی تو وہ فلحال موبائل جیب میں رکھتا ان کے لئے دروازہ کھول گیا پر اس کے دھیان کے سبھی دھاگے صاحبہ کی طرف لگے ہوئے تھے۔

@@@@@

وہ نیم دراز تھی جب مامی کی ملازمہ خاص کھانے کی ٹرے لئے کمرے میں داخل ہوئی۔

visit for more novels:

پچھلے تین دن سے وہ روز اس وقت اسے کھانے کی ٹرے دے جایا کرتی تھی جسے صاحبہ چپ چاپ پیٹ میں اتار لیتی کیوں کہ بھوک سے بڑی کوئی حقیقت نہیں۔ زندہ رہنے کے لئے کھانا بھی بہت ضروری تھا۔

ملازمہ کھانا دینے کے بعد دروازہ واپس بند گئی تھی جب کہ صاحبہ مشکل سے اٹھ کر تھوڑا سا کھانا کھاتی ٹرے پرے کھسکا گئی۔

URDU NOVEL BANK

اوربان کو سوچ سوچ کر اس کا دل ہول رہا تھا۔ نہ جانے وہ اس کے رابطہ نہ کرنے پر کس قدر پریشان ہوتا۔

وہ ابھی بیٹھی یہی سوچ رہی تھی جب دروازہ پھر سے کھلا جب کہ اندر داخل ہونے والے شخص کو دیکھ کر صاحبہ کا گلا خوف کے مارے خشک ہو گیا اور آنکھیں پھیل گئیں۔ اب تک تو اسے پہلے والی مار بھی نہ بھولی تھی کہ اس کا ماما پھر سے آدہمکا تھا۔

یہ پکڑ موبائل اور اپنے عاشق کو کال ملا اور اسے کہہ کہ آج رات تو اسے ملے گی"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

!!!نہر پر

وہ اس کا موبائل اس کے اگے پھینک گیا تو اس کا مقصد سمجھتی وہ روتی ہوئی نفی میں سر ہلانے لگی۔

!!!پلیز معاف کر دیں ماموں پر یہ ظلم نہ کریں"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی پر جواب میں وہ اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر گیا۔
 جتنا کہا ہے اتنا کر۔ اسے وہاں پر بلا مجھے بس اس سے کچھ کاغذات پر دستخط"
 کروانے ہیں پر اگر کوئی چالاکی کی تو کتے کی موت مارا جائے گا وہ میرے
 "ہاتھوں۔"

اس کے لہجے کی سفاکی پر صاحبہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔
 اس کا واسطہ ایسا مت کرئے گا مم۔۔۔ میں ویسا ہی کروں گی جیسا آپ کہیں"
 "!!! گے پر سردار کے ساتھ کچھ غلط مت کرئے گا
 visit for more novels:
 www.urdu-novelbank.com
 وہ ہاتھ جوڑتی اس وقت کے فرعون کے آگے گر گرائے لگی

"تو اس کی زندگی چاہتی ہے کہ موت؟؟؟"
 اس کے ظالم سوال پر صاحبہ نے تکلیف سے آنکھیں موند لی۔
 "!!! زندگی"

URDU NOVEL BANK

اس کے جواب پر انور طنزیہ ہنس دیا۔

"!!!اگر کال"

اس کے زور دینے پر صاحبہ نے لرزتے ہاتھوں سے موبائل پکڑ کر آن کیا تو اوربان کی ڈھیڑ ساری کالز اور میسجز شو ہونے لگے۔

اس نے سسکتے ہوئے اوربان کے نمبر پر کال ملائی جو پہلی بیل پر ہی اٹھالی گئی۔

ہیلو صاحبہ !!! میری جان کہا تھی تم تین دن سے پاگلوں کی طرح تمہیں کالز" اور میسجز کر رہا تھا پر تمہارا نمبر بند جا رہا رہا سب ٹھیک تو ہے نا!!! تم ٹھیک ہونا؟؟؟"

اس کی آواز سے چھلکتی بے چینی پر صاحبہ نے لب دانتوں تلے دبا کر اپنی سسکی کا گلا گھونٹا۔

"ہیلو صاحبہ تم سن رہی ہو؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اوربان کی پریشان آواز موبائل کے سپیکر سے ابھری تو انور نے صاحبہ کو گھورا جس پر وہ مشکل سے حلق سے آواز برآمد کرنے لگی۔

"!!! میری طبیعت نہیں ٹھیک"

وہ بے اختیار رو پڑی۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں میری جان جانتی جو کتنا پریشان تھا میں۔ میڈیسن لی "یا نہیں؟؟ اب بھی بہتر نہیں کیا طبیعت؟؟"

وہ پریشانی میں سوالوں کی بوچھاڑ کر گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

مم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بس۔۔۔ بس آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ رات کو نہر پر آ "!!! سکتے ہیں"

وہ تکلیف سینے میں دباتی مشکل ترین الفاظ ادا کر گئی۔

"!!! رات کو کیوں ابھی آ جاتا ہوں"

URDU NOVEL BANK

اس کے لہجے سے بے تابی واضح تھی۔

صاحبہ انور کی طرف دیکھنے لگی جو اسے بولنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"نن۔۔ نہیں ابھی موقع نہیں رات کو ملیں گے آٹھ بجے۔"

اس کی بات پر انور کچھ پر سکوں ہوا۔

"!!! ٹھیک ہے ابھی ریسٹ کرو شاباش۔ لوو یو میری جان۔ ٹیک کیئر"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو صاحبہ کی پھر سے جان نکلنے لگی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

"!!! اللہ حافظ"

صاحبہ کے بولتے ہی انور نے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ کر اسے پیچھے دھکا

دیا۔

چالاکی کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ بھون کر رکھ دوں گا اس سالے کو"

"!!!!"

URDU NOVEL BANK

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا وہ کمرے سے نکل کر دروازہ لاک کر گیا جب کہ صاحبہ بستر پر گرتی بے بسی کے احساس سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے پر وہ کہاں جانتی تھی کہ اس کی!!!! زندگی ہی اندھیر ہونے والی ہے ہمیشہ کے لئے

@@@@

وہ شیشے کے آگے کھڑا بال بنا رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں بہت تیزی تھی۔ رخسار بیگم کے ساتھ شہر جانے کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گیا تھا۔

اس نے ہاتھ میں بندھی گھڑی پر ایک نظر ڈالی جو آٹھ بج رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں مزید تیزی آ گئی۔ ڈریسنگ پر پڑا موبائل اٹھا کر جیب میں ڈالتے وہ عجلت میں کمرے سے باہر نکلا۔

"لالا سائیں کہاں جا رہے ہیں اس وقت آپ میں بھی ساتھ چلوں؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ جیسے ہی جیپ کے قریب پہنچا چھوٹو نے تیزی سے اگے بڑھتے جیپ کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"!!! تیری بھابھی سے ملنے"

وہ مسکرا کر اس کے بال بکھر گیا۔

"سچ !!! میں بھی ساتھ چلوں؟؟ پکا وعدہ گاڑی سے باہر نہیں نکلوں گا۔"

وہ جس طرح التجائیہ لہجے میں بولا تھا اور ہان سے اس معصوم کو انکار ہو ہی نہ سکا۔

"!!! چل آ جا"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

اس کی اجازت ملنے پر چھوٹو خوش ہوتا جیپ کی دوسری طرف بھاگا اور دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

رات کے اس پہر جیپ تیز رفتاری سے نہر کی طرف جانے والے راستے پر رواں دواں تھی۔

URDU NOVEL BANK

اپنی منزل پر پہنچ کر اس نے چھوٹو کو وہیں رہنے کی تاکید کی اور خود جیب سے نکل گیا۔ کچھ فاصلے پر اسے صاحبہ کھڑی نظر آ رہی تھی۔ اوربان کی طرف اس کی پشت تھی۔ اتنے دنوں کے بعد وہ اسے روبرو دیکھتا دلکشی سے مسکرا دیا۔

دھیرے قدم بڑھاتا وہ اس کی طرف بڑھا اور اسے اپنی باہوں میں بھر گیا۔ ایک سکوں سا رگ و پے میں اترا محسوس ہونے لگا۔

"!!!! کیسی ہے میری سردارنی"

وہ جو اس کے الفاظ کو محسوس کر رہی تھی اپنے گال پر اس کا لمس محسوس کرتی لرز اٹھی۔ اس کی پشت اوربان کے سینے سے لگی ہوئی تھی جب کہ وہ اس کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑتا جا رہا تھا۔

صاحبہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے محسوس کرتا اوربان اس کا رخ اپنی طرف کر گیا۔

"کیا ہوا میری جان کیوں رو رہی ہو مجھے سچ بتاؤ کوئی مسئلہ ہے کیا؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا تفکر سے بولا تو صاحبہ روتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی۔

وہ دھیرے سے اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتی اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی۔

مم۔۔۔ مجھے معاف۔۔۔ معاف کر دیجئے گا سردار!!!! اس دھوکے باز کو"
"!!!! معاف کر دیجئے گا

وہ سسکتی ہوئی بولی تو اوربان تڑپ اٹھا۔

visit for more novels:

اس سے پہلے کہ وہ اسے منع کرتا یا اپنی زبان سے کوئی لفظ ادا کرتا ایک دم فضا گولیوں کی آواز سے تھرا اٹھی اور انوپ جودھری وہاں وارد ہوا۔

تو آخر ہونے والے سردار مرزا اوربان بلوچ صاحب تشریف لے آئے۔ ارے اگر"
مجھے پتا ہوتا کہ محبوبہ کے بلانے پر تم یوں دوڑے چلے آو گے تو یہ نیک کام کب

URDU NOVEL BANK

کا کر چکا ہوتا۔ ویسے صاحبہ کا خاص شکریہ ادا کرنا بنتا ہے جو تمہیں یہاں تک لے
 "!!! آئی میرے کہنے پر

انور کی بات پر اورہان بے یقینی سے صاحبہ کی طرف دیکھنے لگا جو سر جھکاتی آنسو
 بہا رہی تھی۔

"!!! صاحبہ کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے"

اس کی آواز اور آنکھوں میں تیرتی بے یقینی دیکھ کر صاحبہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔
 وہ خاموشی سے آنسو بہاتی رہی جب کہ اس کی خاموشی سے اورہان کو اپنی بات کا
 جواب مل چکا تھا۔ وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیوں پر لبوں پر جیسے قفل لگ
 "!!! گیا تھا اور الفاظ سینے میں ہی دم توڑ چکے تھے بلکل اس کے اعتبار کی طرح
 "کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟؟"

اس نے انور چودھری کی طرف دیکھتے سپاٹ لہجے میں پوچھا تو وہ خباثت سے ہنس
 دیا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! بہت عقلمند ہو۔ مطلب سمجھ ہی گئے میرا"

اس کی بات پر اوربان نے ایک نظر صاحبہ کو دیکھا پھر آنکھیں پھیر گیا۔

باغ والی زمین کے کاغذات پر تمہارے دستخت چاہئے بس !!! آخر اپنی محبوبہ کی "خاطر اتنا تو کر ہی سکتے ہو !!!"۔ اس کی بات پر اوربان طنزیہ ہنس دیا۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے انور چودھری کہ میں یعنی مرزا اوربان بلوچ بلوچ "تمہارے حکم کی تکمیل کروں گا۔"

وہ سینے پر ہاتھ بندھتا پوچھنے لگا تو انور کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیوں کہ جان کس کو پیاری نہیں ہوتی اوربان بلوچ !!! یقیناً تمہیں بھی اپنی "جان بہت پیاری ہو گی۔ اگر میں تمہاری جان لے لوں تو تمہیں کیا لگتا ہے ہمارے علاوہ یہاں کون ہے جو باہر جا کر یہ بتائے گا کہ گاؤں کا ہونے والا سردار کیسے "مارا گیا؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر صاحبہ کے دل کی دھڑکن سست پڑ گئی۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا بھلا؟؟؟

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں اپنے باپ دادا کی جائیداد تمہارے حوالے کر "دوں گا؟

اس کی بات پر انور نے جیب سے پستول نکال کر اس پر تانی تو صاحبہ کی آنکھیں پھیل گئیں جب کہ اوربان بے خوف ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہاں یا نہ؟؟؟"

انور کے سوال پر اوربان نفی میں سر ہلا گیا۔

"!!!! میری طرف سے صاف انکار ہے !! جو کر سکتے ہو کر لو"

"انور چودھری نے تیش میں اتے پستول پر گرفت سخت کی اور اگلے ہی لمحے "ٹھہاہ کی آواز کے ساتھ صاحبہ کی چیخ ویرانے میں گونج اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

انور چودھری بے یقین نظروں سے اپنے ہاتھ میں پکڑی گن کو دیکھ رہا تھا۔ وہ تو بس ڈرانے کی نیت سے گن کے کر آیا تھا پر اسے نہیں پتا تھا کہ سچ میں گولی چل جائے گی۔

اوربان نے بے یقین نظروں سے اپنے سامنے خون میں لت پت پڑے چھوٹو کو دیکھا جو عین وقت پر اس کے سامنے کھڑا ہوتا اس کے نام کی گولی اپنے سینے پر کھا گیا تھا۔ گولی دل کے مقام پر لگی اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔

اوربان نے کانپتے ہاتھوں سے چھوٹو کی ادھ کھلی آنکھیں بند کیں اور اسے بے ساختہ اپنے سینے میں بھینچ گیا۔ وہ جو ہنستا ہوا کہتا تھا کہ لالا سائیں کے لئے جان دے دوں گا آج حقیقت میں اپنا کہا سچ ثابت کر گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اوربان نے خون خوار نظروں سے صاحبہ کی آنکھوں میں دیکھا تو صاحبہ ڈھے سی
 !!! گئی۔ آخر کیا نہ تھا اس کی آنکھوں میں۔ غصہ، تکلیف، بے یقینی، نفرت
 اس کی آنکھوں سے چھلکتی نفرت نے صاحبہ کو ترپا کر رکھ دیا۔

"!!! چلو نکلو جلدی یہاں سے"

انور اسے بازو سے دبوچتا اپ ساتھ گھسیٹتا لے گیا جب کہ صاحبہ کی بے وفائی اور
 چھوٹو کی اچانک موت نے اس کے حواس اس قدر سلب کر لئے تھے کہ وہ انہیں
 روک بھی نہ سکا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com @@@@

اس واقعے کو دو مہینے گزر گئے تھے۔ وہ ایسے ہو گئی تھی جیسے کوئی زندہ لاش
 !!!!

URDU NOVEL BANK

تین وقت کا کھانا کمرے میں مل جاتا جسے وہ زہر مار کر لیتی تھی۔ کمرے سے نکلنا چھوڑ چکی تھی۔

انور دو ہفتے روپوش رہا تھا۔ اسے لگا کہ اوربان اسے چھوٹو کے قتل کے لئے معاف نہیں کرے گا بلکہ بدلہ ضرور لے گا پر اس کی طرف سے مکمل خاموشی محسوس کرتے وہ واپس لوٹ آیا تھا۔

وہ سر گھٹنوں میں دے بیڈ پر بیٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی پر وہ سر اٹھائے بغیر یوں ہی پڑی رہی۔

اے لڑکی !!! جمعہ کو تیرا نکاح ہے فائق چودھری سے۔ اپنا دماغ سیٹ کر لے " اتب تک۔ ہفتہ ہے تیرے پاس ابھی۔

انور چودھری نے جیسے اس کے کانوں میں صور پھونکی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے سر اٹھا گئی۔

URDU NOVEL BANK

کیوں ایک آوارہ اور بغیرت لڑکی سے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کروا کر اس کی "زندگی اندھیر کرنا چاہتے ہیں؟؟"

اس نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔ اس کے لئے یہی الفاظ تو استعمال کیے تھے انور چودھری نے وہ بھی بارہا۔

بلکہ اس کرے گی؟؟ میرے سامنے زبان چلائے گی؟؟ جیسا کہا ہے ویسا کر "!!! چپ کر کے ورنہ زبان ادھیڑ کر رکھ دوں گا اس کے بال مسٹھی میں جکڑتے وہ غرایا۔

visit for more novels:

اپنا مقصد بھی بتا دیں پھر کیوں کہ بغیر کسی مقصد کے تو آپ کوئی کام ""!!! کرتے نہیں

سر سے اٹھتی تکلیف برداشت کرتے اس نے سوال داغا تو انور چودھری ہنکار بھر کر رہ گیا۔

""!!! بہت سیانی ہے تو بھی اپنے اس آشنا کی طرح"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے بالوں کو پکڑ کر جھٹکا دے گیا تو صاحبہ کراہ کر رہ گئی۔

تو سن میرا مقصد!! مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے کیا جو تیرے نام کی زمین کو یوں " ہی ہاتھ سے جانے دوں گا۔ میرے باپ کی زمین ہے وہ جو مرنے سے پہلے تیرے نام کر گیا۔ تیرا نکاح فائق سے کروا کر وہ جائیداد اپنی مٹھی میں کروں گا۔ پر تو یہ مت سمجھنا کہ میرا بیٹا تجھے بیوی والا مقام دے گا۔ دوسری شادی کروں "!!! گا اپنے ہیرے کی وہ بھی دھوم دھام سے سمجھی

اس کی بات پر تکلیف کی باوجود صاحبہ تلخ سا ہنس دی۔

مری نہیں جا رہی آپ کے بیٹے کے لئے۔ میرا فائق چودھری تو کیا کسی سے " بھی نکاح نہیں ہو سکتا کیوں کہ میرا نکاح پہلے سے ہو چکا ہے۔ مرزا اور بان بلوچ "!!! کی منکوحہ ہوں میں

اس کی بات مکمل سنتے ہی انور نے الٹے ہاتھ کا بھاری تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔

URDU NOVEL BANK

جھوٹ !!! جھوٹ بولتی ہے مجھ سے بکواس کرتی ہے تجھے تو میں زندہ نہیں "
 "!!! چھوڑوں گا

وہ اندھا دہند اسے مارتا چلا جا رہا تھا جب کہ وہ چپ چاپ مار کھاتی جا رہی تھی۔

"!!! میں سچ کہہ رہی ہوں ثبوت ہے میرے پاس"

اس کے کہنے پر وہ بامشکل اس سے ہاتھ روکتا پیچھے ہٹا۔

"!!! دکھا کون سا ثبوت ہے تیرے پاس"

صاحبہ حلق تر کرتی تکلیف ضبط کرتی اٹھی اور الماری کی طرف بڑھ گئی۔ الماری
 میں موجود لا کر کھول کر نکاح نامے کی کاپی نکالی اور لرزتے ہاتھوں سے انور کو پکڑا
 دی۔

وہ ہاتھ میں موجود نکاح نامے کو بے یقینی سے دیکھنے لگا۔

پاگل سمجھتی ہے مجھے جو اس کاغذ کے ٹکڑے کو سچ مان لوں گا۔ تیرا نکاح ہوگا"
 اور ضرور ہوگا وہ بھی فائق چودھری سے۔ میں نہیں مانتا اس نکاح کو سمجھی !!! تیار

URDU NOVEL BANK

رہنا جمعہ کو ورنہ پہلے تو وہ تیرا عاشق بچ گیا اس دفعہ نہیں بچ سکے گا اور اسے صرف دھمکی مت سمجھنا !!!!" - سخت لہجے میں کہتا وہ نکاح نامے کو پھاڑ کر ٹکروں میں تقسیم کرتا کمرے سے نکل گیا۔

اپنے سامنے بکھرے ٹکروں کو دیکھتی وہ ہمت کھوتی وہیں فرش پر ڈھے گئی جب کہ لبوں سے سسکیوں کی صورت ایک ہی نام ادا ہو رہا تھا۔

"!!!! سردار"

پر سننے والے کو تو وہ اپنے ہاتھوں سے دفنا چکی تھی پھر وہ کیسے اس کی پکار

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

سنتا۔

@ @ @ @ @

فائق کی آواز سنتے وہ دبے قدموں باہر نکلی تو وہ اکیلا ہی وہاں کھڑا کال پر بزی تھا۔

"!!!! سنیں لالا"

URDU NOVEL BANK

اس نے دھیمی آواز میں اسے پکارا تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا پر اسے دیکھتے ہی اس کا ماتھا شکن آلود ہو گیا۔

میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی میں پہلے سے کسی کے نکاح میں ہوں پر"

ماموں نکاح پر نکاح کروانے جیسا سنگین گناہ کر رہے ہیں پلیز مجھے اس گناہ سے بچا لیں۔

وہ آخر میں سسکتی ہوئی ہاتھ جوڑ گئی۔

مجھے بھی تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں کسی اور کو پسند کرتا ہوں پر بابا سائیں سن"

ہی نہیں رہے۔ تم فکر مت کرو بس خاموش رہو میں نکاح والے دن ملک سے

!!!! باہر چلا جاؤں گا پھر کیسے ہو گا نکاح؟؟ سمجھی

اس کی بات پر صاحبہ تیزی سے سر ہلاتی واپس کمرے میں بند ہوئی پر جانے کیوں دل مان نہ رہا تھا۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

افگن ہونٹوں پر حسین مسکان سجائے شہر سے ہویلی واپس آ رہا تھا۔

پرسوں اس کا اور رومیصہ کا نکاح ہوا تھا پر نکاح کے فوراً بعد وہ اس سے ملے بغیر شہر نکل گیا کیوں کہ اس کے جان سے پیارے دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

آج اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو وہ واپسی کے لئے نکل گیا۔

وہ گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکا تھا جب اس کی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی آرکی۔ مجبوراً اسے باہر نکلنا پڑا۔ فائق چودھری بھی گاڑی سے باہر نکلا اور افگن کو دیکھ کر بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"راستہ کیوں روکا؟؟"

افگن نے ماتھے پر بل ڈالے فائق سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا۔

"بس یوں ہی رقیب سے ملنے کا دل کیا تو روک لیا۔"

اس کی بات پر افگن کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"اپنی بکواس بند کرو۔"

وہ بہت ٹھنڈے مزاج کا بندہ تھا پر سامنے والے نے بات ہی ایسی کی تھی۔

"!!! جانتے ہو محبت کا اصول کیا ہوتا ہے؟؟ مر جاؤ یا مار دو"

وہ سفاکی سے کہتا اپنے ہاتھ میں تھامی پسٹل کو دیکھنے لگا اور لگے ہی لمحے تین لگاتار فائرز کی آواز فضا میں گونج اٹھی۔

درخت کے چھپے چھپے دو آدمیوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور چھپتے ہوئے بلوچ ہویلی کی طرف بھاگ گئے۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

@@@@@

سرخ بھاری عروسی جوڑے میں پور پور سچی وہ اس وقت آئینے کے سامنے بیٹھی خود پر نظریں ٹکا کر ایک ہی سوچ میں مبتلا تھی۔ کیا وہ واقعی ایک دلہن تھی؟ کیا دلہنیں سچ میں ایسی ہوتی ہیں؟ یہ ہار سنگھار اس نے کرنے کا بھی سوچا تھا پر یہ

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

ہار سنگھار اس شخص کے لئے تو نہ تھا جس کے لئے اس نے سوچ رکھا تھا۔ دل میں کسی ور شخص کو بساتے ہوئے کسی اور کے نام کا ہار سنگھار کس قدر تکلیف دیتا ہے کوئی اس وقت اس سے پوچھتا۔ گلے میں لپٹا ہیروں سے سجا بھاری ہار اسے اپنی گردن کے گرد لپٹا اڑھا محسوس ہو رہا تھا۔ ہر وقت ڈسنے کو تیار! کلائیوں میں پہنے جڑاؤ کنگن اسے ہتھکڑی کی طرح محسوس ہو رہے تھے جو اسے عمر قید کرنے کو پہنا دیے گئے تھے۔ ایک بھاری گھمبیر سرگوشی اسے اپنے کانوں میں سنائی دی۔

سردارنی! جس دن تم اس سردار کے نام کا جوڑا پہن کر اپنا آپ پور پور سجا کر "اس سردار کی سچ سجاؤ گی واللہ اس دن مجھ پر لازم ہو جائے گا کہ میں رب کے حضور چیخ چیخ کر اپنی خوش نختی پر شکر ادا کروں اور اس گاؤں کے ہر شخص کو بتاؤں کہ دیکھو تمہارے سردار نے اپنی سچی لگن کی بدولت اپنی محبت کو ہمیشہ "ہمیشہ کے لئے اپنا مقدر کر لیا۔

ہاتھ میں پکڑی چوڑی دباؤ پڑنے سے ٹوٹ کر کئی حصوں میں ٹوٹ کر اس کی ہتھیلی کو زخمی کر گئی تو وہ سسک کر یادوں کے حصار سے باہر آئی۔ زخمی ہاتھ سے ہوتی ہوئی اس کی نظر سامنے نظر آتے اپنے عکس پر پڑی تو وہ حیران رہ گئی۔ کئی آنسو اس کے گالوں سے پھسل پھسل کر نیچے گر رہے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کی پوروں سے اپنے گالوں کو چھو کر دیکھا جسے جانچنا چاہ رہی ہو کہ کیا واقعی یہ بے مول پانی اس کے آنسو ہیں؟ کیا ابھی تک ان سبز کٹوروں میں اتنی نمی باقی تھی کہ یوں برسات ہوتی۔

اتنے میں دروازہ کھٹکا اور دو لڑکیاں روتی ہوئی اندر داخل ہوئیں۔ وہ اس کی طرف لپکیں۔

"غضب ہو گیا صاحبہ۔ تو بیٹھے بٹھائے لٹ گئی۔ ہائے اور با برباد ہو گئے ہم۔"

ان کے رونے پیٹنے پر اس کا ساکت دل دھک دھک کرنے لگا۔

"کیا ہوا ہے؟ تم لوگ کیوں رو رہی ہو اور اس طرح بولنے کا کیا مقصد ہے۔"

URDU NOVEL BANK

اس کے پوچھنے پر وہ دونوں آنکھوں میں بے بسی لئے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

سردار ارقم بلوچ کے بیٹے کا قتل ہو گیا اور قتل کرنے والا جانتی ہو کون ہے؟"

"!فائق چودھری! جرگہ بیٹھ چکا ہے نہ جانے اب کیا فیصلہ ہو

وہ اس کا زرد پرتا چہرہ دیکھے بغیر اپنی بات مکمل کر کے واپس دروازے کی طرف بڑھ گئیں جب وہ دل میں اٹھتے درد پر قابو پاتی انہیں آواز دے گئی۔

"سنو! سردار ارقم بلوچ کے سگ--- کس بیٹے کا قتل۔۔ قتل ہوا؟"

visit for more novels:

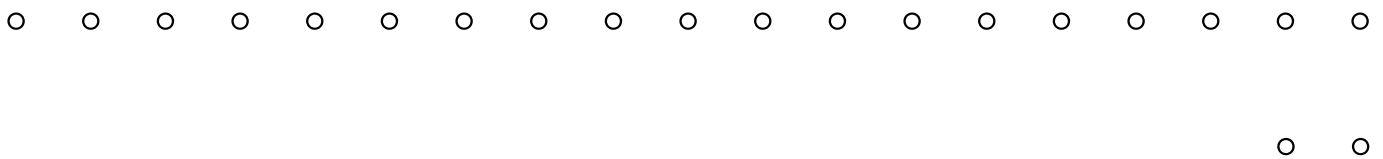
یہ سوال کرتے اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا۔ ضبط کی ہر دیوار جسے ٹوٹنے کو تھی بس۔

"!سردار کا چھوٹا بیٹا مرزا افغن بلوچ"

یہ جواب سنتے ہی وہ پیچھے کرسی پر ڈھے گئی۔ جہاں اپنے پیا کی زندگی کی نوید نے اس میں ایک نئی روح پھونک دی تھی وہیں اس کی اپنے بھائی کے لئے بے پناہ

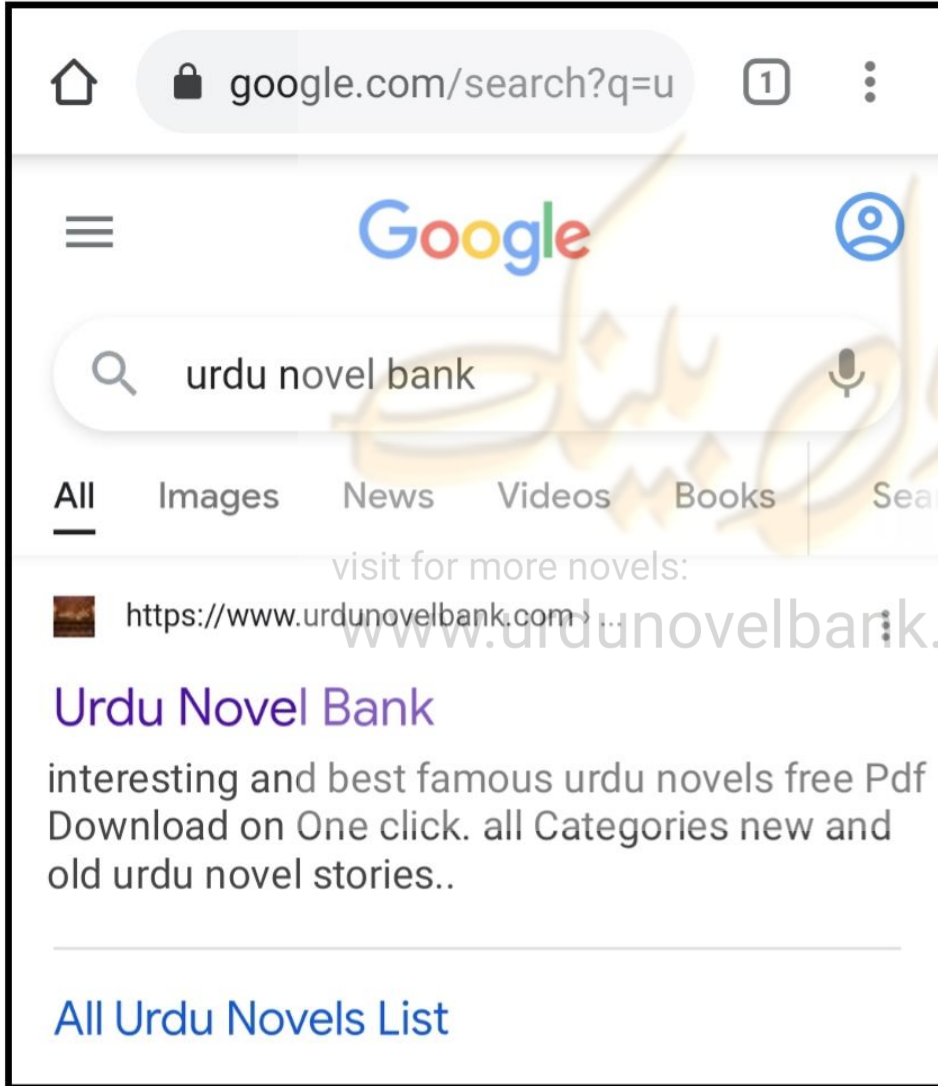
URDU NOVEL BANK

محبت یاد کرتے اسے نئے واہمے ستانے لگے۔ کچھ دیر بعد اسے سننے کو ملا تھا کہ سردار نے قصاص مانگا ہے اور وہ یہ بات اچھی طرح جانتی تھی کہ قصاص میں مقتول کی بہن جائے گی اور یہ بات بھی کہ کس شخص کے ساتھ مقتول کی بہن کو وئی کیا جائے گا۔ اس نے ضبط کرتے اپنی آنکھیں میچ کر کھولیں تو سامنے ہی فائق چودھری کی بہن علینا چودھری روتی بلکتی بین کر رہی تھی۔ صاحبہ چودھری کو اپنی قسمت پر روتی بلکتی علینا چودھری کی قسمت پر بے پناہ رشک آیا تھا جو اس شخص کا نصیب بننے جا رہی تھی جو صاحبہ چودھری کی تہجد میں مانگی گئی اولین دعا تھا۔ وہ شخص جو کبھی صاحبہ چودھری پر جان وارتا تھا۔ چیختی چلاتی علینا کو جب جرگے کے لئے لے جایا گیا تو صاحبہ پتھرائی نظروں سے یہ منظر دیکھتی ایک دم چیخ چیخ کر رونے لگی۔ قسمت کی دیوی نے اداس نظروں سے اس حسن کی ملکہ کو دیکھا تھا جو اپنا سب کچھ ہار بیٹھی تھی۔



URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ بلوچستان کے ایک گاؤں خضدار کے ایک بڑے میدان کا منظر تھا جہاں برگد کے قدیم اور قد آور درخت کے نیچے اس وقت چودھریوں اور بلوچیوں کے درمیان ہونے والے گھمبیر تنازعے پر پنچائیت بیٹھی ہوئی تھی۔ درخت کے عین نیچے کچھ مرکزی تخت پر پنچائیت کے معزز سربراہ مولانا عبدالحق صاحب جو کہ ایک مولانا بھی تھے، سفید کڑکڑاتے شلوار قمیض میں ملبوس ٹانگ پر ٹانگ دھرے چہرے پر انتہائی سنجیدہ تاثرات سجائے بیٹھے تھے۔

ان کے ساتھ ہی گاؤں کے دو اور معزز اور معمر افراد براجمان تھے۔ ان کی دائیں جانب بلوچ جب کہ بائیں جانب چودھری خاندان موجود تھا۔ چودھریوں کے چہروں پر ہراس و خوف صاف واضح تھا جب کہ بلوچوں کے چہرے ضبط سے سرخ پڑ رہے تھے۔

مولانا عبدالحق نے گلا کھنگارتے بات کا آغاز کیا۔

جیسا کہ صاف واضح ہے کہ چودھری انور کے بیٹے چودھری فائق نے سردار ارقم "بلوچ کے چھوٹے بیٹے مرزا افگن بلوچ کو اپنی بندوق سے تین گولیاں ماری جن

میں سے دو اس کے سینے میں جب کہ ایک اس کے دماغ میں پیوست ہوئیں اور وہ موقع پر ہی جان کی بازی ہار گیا۔ وہاں موجود دو گواہوں کی گواہی کے بعد چودھری فائق نے خود بھی تسلیم کیا کہ اس نے ہی یہ قتل کیا ہے۔ یہ پنچائیت "مرزا افغن بلوچ کے اہل خانہ کو اجازت دیتی ہے کہ وہ قصاص طلب کریں۔ پنچائیت کا فیصلہ سنتے چودھریوں کے رنگ اڑے تھے۔

میں اپنے بیٹے کے گناہ کے بدلے اپنی ساری زمین بلوچوں کے نام کرنے کو" "لتیار ہوں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
چودھری انور کی بات سننے ہی سردار ارقم بلوچ کا بڑا بیٹا مرزا اوربان بلوچ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ کالا لباس جو کہ شکن آلود ہو چکا تھا پر پھر بھی اس شاندار شخص کے مضبوط توانا وجود پر خوب بچ رہا تھا۔ سنہری آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں۔ کمان سے ابرو ماتھے کے درمیان میں بننے والی لکیر سے جڑ رہے تھے۔ جبرے بھینچے ہوئے تھے جب کہ چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔ ہعنٹ آپس میں پیوست تھے۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے سے سرخ و سفید ہاتھ پر نیلی رگیں

URDU NOVEL BANK

تن گئی تھیں۔ سردار رقم نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا اور آنکھ کے اشارے سے اسے تحمل سے کام لینے کا اشارہ کیا۔

میرا جان سے عزیز بھائی قتل ہوا ہے۔ مرزا افگن بلوچ کا بھائی اور بلوچ قبیلے " کے ہونے والے سردار کی حیثیت اور جرگے کے مطابق مجھے پورا حق حاصل ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق مانگ کر سکوں اور میرا مطالبہ یہ ہے کہ۔۔۔۔

پنچائیت میں موجود ہر شخص سانس روکے اس کی بات سن رہا تھا۔ بلاشبہ مرزا اور بان بلوچ اپنے الفاظ اور انداز سے ہی کسی کا بھی سانس روکنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ سب سانس روکے اس کے فیصلے کے منتظر تھے۔ جرگے میں اس وقت موت کا سماں تھا۔

میری مانگ یہ ہے کہ میرے بھائی کے قتل کے بدلے میں چودھری فائق کی " بہن مجھے ونی کی جائے یا پھر خون کے بدلے خون - یہی میرا اٹل فیصلہ ہے اور "اس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

اس کے دوسرے فیصلے سے ہر شخص کو سانپ سونگھ گیا کیوں کہ وہاں موجود کسی فرد نے بھی اس فیصلے کی توقع نہیں کی تھی۔ ہر فرد جانتا تھا کہ مرزا اور بان بلوچ ان روایتوں کے کتنا خلاف ہے پھر اپنے لئے ایسا فیصلہ ہر کس کے لئے تعجب کا باعث تھا۔ انور چودھری مولانا عبدالحق کے بعد اس کے پیروں میں گر کر گرگڑانے لگا پر اس نے کسی پکار اور فریاد پر کان نہ دھرا۔ آخر بیٹے کی زندگی بچانے کی خاطر وہ اپنی بیٹی کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کتنی عجیب بات تھی نا کہ ایک اولاد کو بچانے کی خاطر دوسری اولاد کو قربان کیا جا رہا تھا۔ تھے تو دونوں ہی ایک ماں باپ کی اولاد۔ پھر یہ تفریق کیوں کر؟ اس لئے کیوں کہ وہ بیٹا تھا نسل کا امین تھا بڑھاپے کا سہارا تھا جب کہ بیٹی تو پرانی تھی کل کو اپنے گھر رخصت ہو جاتی اور ان کو کیا فائدہ دیتی۔ یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔ اسی سوچ نے کتنے ذہن خراب کیے اور کتنے ہی گھر اجاڑے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جس نے گناہ کیا وہی گناہ کی سزا بھی بھگتے۔ اس طرح گناہوں کا رجحان بھی کم ہو پر کم عقل اور جاہل لوگ کہاں ایسا سوچیں۔ وہ تو بیٹے کی زندگی کی خاطر بیٹی کو قربان

URDU NOVEL BANK

کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں یہ جاننے کے باوجود کے گناہ گار نے اپنے گناہ کی سزا کاٹنی ہے جب کہ بیٹی نے بے گناہ ہوتے ہوئے بھی موت تک موت سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جانا ہے۔

کچھ وقت کے بعد ایک گاڑی دھول اڑاتی ہوئی وہاں آ کر کی اور ایک آدمی نے چیختی چلاتی علینا چودھری کو کھینچ کر گاڑی سے باہر نکالا اور اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں لانے لگا۔ اسے دیکھتے مرزا اور بان بلوچ کے ہونٹوں پر استراہیہ مسکراہٹ چھا ! گئی۔ اب آنا تھا اصل کھیل کا مزہ

visit for more novels:

oooooooooooooooooooo

www.urdu-novelbank.com

وہ کورٹ سے ہو کر ابھی آیا تھا۔ وہ رومی کی کسٹڈی کے لئے بھگا پھر رہا تھا وکیلوں سے مل رہا تھا پر سب کا یہی کہنا تھا کہ جب نکاح ہو چکا ہے تو وہ لڑکی

URDU NOVEL BANK

کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے واپسی کے لئے نہ ہی اس کے شوہر کو مجبور کر سکتے ہیں۔

وہ تھکا ہارا صبح کا گیا اب شام کو واپس آیا تھا۔

وہ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا اسے زوہان اداس چہرہ لئے صوفے پر بیٹھی دکھائی دی۔ وہ اسے اگنور کرتا سامنے والے صوفے پر ڈھے گیا۔ اس کے چہرے سے تھکاوٹ صاف صاف نظر آرہی تھی۔ وہ یوں ہی لیٹے آنکھیں بند کر گیا۔

!!!! پانی پی لیں"

visit for more novels:

زوہان کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولی تو سامنے ہو وہ ہاتھوں میں پانی کا گلاس لئے کھڑی تھی۔ اسے ایک نظر دیکھ کر وہ واپس آنکھیں بند کر گیا۔

زوہان کنفیوز سی لب چبانے لگی۔

!!!! سنیں"

URDU NOVEL BANK

اس نے ہمت کرتے پھر سے پکارا تو وہ آنکھیں کھولتا اسے خونخوار گھوری سے نواز گیا۔ اس کے یوں گھورنے پر وہ سٹیٹا کر پانی کا گلاس آگے کر گئی۔

"!!!! یہ پانی پی لیں"

اس نے گلاس اس کی طرف بڑھاتے مسناتی آواز میں کہا تو وہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا جس پر زوہان کو سمجھ نہ آئی کہ یہاں کھڑی رہے یا پھر بھاگ جائے۔

"میں نے بولا پانی لانے کو؟؟؟"

visit for more novels:

اس کے کڑے لہجے میں پوچھے گئے سوال پر وہ سٹیٹاتی نفی میں سر ہلا گئی۔

منہ میں زبان نہیں ہے کیا؟؟؟ پہلے تو اس زبان کو استعمال کرتے ہوئے "میری بہن کے سامنے مجھ سے محبت کے بہت دعوے کرتی تھی۔ اب کہاں گئی وہ زبان؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کے سوال پر زوہان کا دل کیا شرم سے ڈوب مرے۔ یہ بندہ بھگو بھگو کر مارتا تھا۔

"!!! جج۔۔۔ جی ہے"

وہ ہکلاتی ہوئی تیزی سے بولنے کے ساتھ زور و شور سے سر بھی ہلا گئی۔
"کیا ہے؟؟؟"

کڑے تیوروں میں پوچھا گیا تھا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

"!!! زبان۔۔۔۔ زبان ہے"

وہ شرمندگی سے زمین میں گرڑی جارہی تھی۔

"پھر میرے سوال کا جواب بھی دو اس زبان کو استعمال کرتے ہوئے۔"

اس کی بات پر وہ تھوک نگلتی حلق تر کرنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

وہ آپ صبح کے گئے اب آئے ہیں نا تو میں نے سوچا تھک گئے ہوں گے اس " لے پانی لے آئی۔

کہنے کے ساتھ ہی وہ گلاس پھر سے اس کے آگے کر گئی البتہ نظریں اب جھکی ہوئی تھیں۔

اچھا کیا جو میری تھکاوٹ کا سوچا کیوں کہ شادی کے بعد میری ساری تھکاوٹیں "!!! تمہیں ہی تو اتارنی ہیں

اس کے لہجے کی بے باکی پر زوہان کے گال سرخ پڑ گئے جب کہ ہاتھ بھی کانپ اٹھے جس پر وہ گلاس پر اپنی گرفت سخت کر گئی۔

"میں یہ واپس لے جاؤں؟؟؟"

اس کے یوں معصومیت سے پوچھنے پر شیفان عیش عیش کر اٹھا۔

تمہاری خدمت والی سروس تو بہت ہی بری ہے۔ ٹرائل پر ہی خدمت کا سارا "جنوں ہوا ہو گیا کیا؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر وہ بے بسی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

آپ کو میں کب سے کہہ رہی کہ پی لیں پر آپ نہیں پی رہے اس لئے میں "نے واپس لے جانے کا پوچھا۔

اس کی بات پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا تو زوہان بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی۔ شیفان نے ناگواری سے اس کی یہ حرکت دیکھی۔

"میری خدمت کرنا چاہتی ہو رائٹ؟"

اس کے سوال پر مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

www.urduromanovelbank.com

"!!! زبان کا استعمال"

اس کی تنبیہ پر وہ ہڑبڑا گئی۔

"!!! جج۔۔۔ جی کرنا چاہتی ہوں"

اس کی بات پر وہ سر ہلا گیا۔

"!! تو پلاؤ پھر مجھے پانی"

اس کے حکم پر زوہان ہونق بنی اسے دیکھنے لگی اور یہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی آیا اس نے وہی کہا ہے کیا جو اس نے سنا ہے۔

"!!! زبان کو زنگ لگ گیا ہے کیا؟؟ سمجھ نہیں آئی میں نے کیا کہا"

اس کی کرخت آواز پر زوہان بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

بھلا میں کیسے؟!!!"

اس کی بات پر شیطان طنزیہ ہنس دیا۔

visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

محبت کرنے کا ہی شوق تھا کیا بس؟ یہ نہیں جانتی کہ محبت نبھانے کے

بھی کچھ آداب ہوتے ہیں!!!"

اس پر طنز کرنے کے ساتھ ہی بالآخر وہ اس کے ہاتھ سے گلاس پکڑ گیا۔ اس

کے بھاری مضبوط ہاتھ کی انگلیاں زوہان کی نازک انگلیوں سے ٹکرائی تو اس کے

جسم میں پھریری سی دوڑ گئی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس پر نظریں جمائے گھونٹ گھونٹ پانی حلق میں اتارنے لگا جب کہ اس کے مستقل ٹکٹکی باندھ پر دیکھنے پر وہ رونے والی ہو چکی تھی۔

استیرا شکر کہ جان بخشی گئی آئندہ میرے باپ کی بھی توبہ اگر مجھے ایسا ہمدردی "

!!!!!! کا کیڑا کاٹا

اس نے اسے گلاس واپس پکڑایا تو وہ دل ہی دل میں شکر ادا کرنے لگی پر آواز دل کی بجائے منہ سے نکل گئی تھی جس پر وہ اسے سخت گھوری سے نواز گیا۔ اسے یوں خود کو دیکھتے پا کر زوہان کو احساس ہوا کہ وہ کیا بلند کر چکی ہے اور بس یہ بات سمجھ آنے کی دیر تھی۔ آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے بہتے گالوں پر پھسلنے لگے۔

"اب رو کیوں رہی ہو؟"

ایک تو اس لڑکی کی حرکتیں اور باتیں اوپر سے اس کے رونے پر وہ مزید چڑ گیا۔

URDU NOVEL BANK

سوری میں ایسا بولنا نہیں چاہتی تھی پر آپ جانتے ہیں نہ کہ زبان میں کوئی ہڈی " نہیں ہوتی اس لئے بے وجہ بھی پھسل سکتی ہے بس میری بھی یوں ہی خود بہ خود ہی پھسل گئی ورنہ میں ایسا بالکل بھی نہیں کہنا چاہتی تھی بلکہ میں ایسا کہہ "!!! ہی نہیں سکتی

وہ روتی ہوئی مسلسل نفی میں سر ہلاتی اپنی صفائی پیش کرتی سامنے والے کی سانسیں پل بھر کے لئے روک گئی تھی۔

لیمین کلر کا سوٹ پہنے بھگی آنکھوں، سرخ ناک، گلابی پڑتے گالوں اور لرزتے لبوں کے ساتھ مسلسل بولتی پل بھر کے لئے اس کے اعصابوں پر بھاری پڑ رہی تھی۔

"!!! استغفر اللہ"

اگلے ہی لمحے شیطان سر جھٹک کر اس احساس کو ختم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

جاؤ اور کوشش کر میرے مستقل شکنجے میں آنے سے پہلے میرے سامنے نہ "
 "!!! آؤ۔ جاؤ اب

وہ اس سے نظریں پھیرتا سخت لہجے میں بولا تو زوہان وہاں سے ایسے غائب ہوئی
 "!!! جیسے گدھے کے سر سے سینکھ

اس کی سپیڈ پر وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

@@@@

وہ گھٹنوں میں سر دیے بیڈ پر بیٹھی تھی جب دروازہ ناک ہوا۔
 visit for more novels:

www.urduromelbank.com

"!!! یس"

اس کی اجازت ملتے ہی دروازہ کھلا اور زوہان کمرے میں داخل ہوئی۔ اسے یوں
 اپنے کمرے میں دیکھ کر صاحبہ چونک اٹھی۔

اتنے عرصے میں وہ پہلی دفعہ اس کے کمرے میں آئی تھی اس کا حیران ہونا تو
 بنتا ہی تھا۔

بھابھی آپ فری ہیں؟؟؟۔"

زوبان جھپک کر بولی تو وہ بے ساختہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

میں بہت بور ہو رہی تھی اکیلی تو سوچا آپ سے پوچھ لوں اگر آپ فری ہیں تو ہم "پچھلے باغ میں چلتے ہیں باتیں کریں گے ساتھ کھائیں پییں گے کیا خیال ہے آپ کا؟؟؟"

وہ اپنی بات مکمل کرتی رک کر صاحبہ کو دیکھنے لگی جو اس کی بات سنتے ایک منٹ کے لئے کچھ سوچنے لگی پھر مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی۔

visit for more novels:

"ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔ موسم بھی بہت پیارا ہو رہا تھا آگے۔"

وہ بیڈ سے اتر کر جوتا پہنتی دوپٹہ سہی طرح سینے پر پھیلاتی اس کے ہمراہ کمرے سے نکل آئی جب کہ زوبان کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔

آپ رکیں میں ماسی کو بول کر آتی ہوں کہ ہمارے لئے جوس اور سنیکس لے "آئے۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر صاحبہ فقط سر ہلا گئی۔ زوہان کچن کی طرف چلی گئی تو صاحبہ وہیں کھڑی ہوتی آس پاس نظر دوڑانے لگی جب اس کی نظر لاؤنج میں لگی لارج سائز فیملی پکچر پر پڑی۔

کس طرح سب ہنستے مسکراتے چمکتے چہرے لئے کھڑے تھے جب کہ اب تو یہ سب خوشیاں ختم ہی ہو چکی تھیں۔ سب پیار کرنے والے بکھر چکے تھے۔ چلیں بھا بھی !!!۔" زوہان کی آواز پر وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی "!!! ہاں چلو"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com وہ دونوں ہویلی کے پچھلے باغ کی طرف بڑھ گئیں۔

باغ کی ٹھنڈی ہوا اس کے وجود سے ٹکرائی تو وہ آنکھیں موندتی گہری سانس بھر "کر اس ہوا کو اپنے اندر اتارنے لگی۔

پھر وہ دونوں جا کر جھولے پر بیٹھ گئیں۔ اس جھولے پر زوہان اور رومیصہ بیٹھا کرتی تھیں۔ یہ اورہان نے لگوایا تھا ان دونوں کے لئے۔

URDU NOVEL BANK

بھابھی آپ سے ایک بات پوچھوں اگر آپ برا نہ منائیں تو؟"۔
زوبان کے جھجھک زدہ لہجے میں پوچھے گئے سوال پر وہ اسے دیکھنے لگی۔

"!! ہاں ضرور پوچھو"

صاحبہ مسکرا کر بولی۔ اسے زوبان بہت اچھی اور معصوم سی لگی۔

آپ اور اوربان لالا پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں نا؟"۔

اس کے سوال پر صاحبہ کا رنگ زرد پڑ گیا۔ وہ تیزی سے سر گھماتی آگے پیچھے دیکھنے لگی آیا کسی نے سن تو نہیں لی اس کی بات۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"ک۔۔۔ کیا مطلب ہم کیسے جانتے ہوں گے؟"

وہ ہڑبڑا کر بولی تو زوبان گہری سانس بھر کر رہ گئی پھر اس کی طرف رخ کرتی اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام گئی۔

URDU NOVEL BANK

میں صرف لالا کی ہی نہیں اب آپ کی بھی بہن ہوں۔ آپ مجھ پر یقین کر " سکتی ہیں۔ میں بہت اچھی ہمراز ثابت ہوؤں گی۔ ہر انسان کو کسی ایسے سہارے کی ضرورت ضرور ہوتی ہ جس سے وہ اپنا ہر غم بانٹ کر خود کو ہلکا پھلکا "کر سکے۔

اس کی باتوں پر وہ لمبی سانس کھینچتی آنکھیں بند کر گئی۔

"تم کیسے جانتے می ہو کہ نکاح سے پہلے ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے۔" اس کے سوال پر زوہان مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

visit for more novels:

کیوں کہ میں مان ہی نہیں سکتی کہ لالا کسی کو زبردستی اپنی زندگی میں داخل ہونے دیں۔ انہوں نے فائق چودھری کی بہن کو چھوڑ کر آپ کی ڈیمانڈ کی خود۔ یہ بات کیا ظاہر کرتی ہے ؟ پچھلے چند سالوں سے ان کے ہونٹوں پر بے وجہ رہنے والی مسکراہٹ بھی یوں ہی نہیں ہو سکتی پر یہ مسکراہٹ افکن لالا کے نکاح سے

URDU NOVEL BANK

پہلے اچانک ہی ختم ہو گئی جب چھوٹو کا قتل ہوا۔ لالا اس کے بعد پوری طرح بدل گئے ہیں !!۔"

وہ بات کرتی خود بھی ماضی میں پہنچ گئی تھی۔ ایک دم سے اسے شدت سے افگن اور رومی کی یاد آئی۔ رومی سے تو وہ زندگی میں کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں مل ہی سکتی تھی پر افگن کے ملنے کا تو ہر راہ ہی بند ہو چکا تھا۔

ہاں ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے بلکہ پسند کرتے تھے۔ تین سال سے " اوپر وقت ہو گیا ہمیں ساتھ۔ بہت محبت کرتے تھے ہم ایک دوسرے سے۔ پر میری ایک غلطی اور بزدلی نے اس محبت کو نفرت میں بدل ڈالا۔ مجھے اب بھی سردار سے بہت محبت ہے۔ اتنی محبت کے ان کی خاطر اف کیے بغیر خوشی خوشی اپنی جان بھی دے سکتی ہوں پر وہ مجھ سے صرف اور صرف نفرت کرتے "!!!! ہیں۔ شدید نفرت

اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ کس قدر ظلم کیا تھا اس نے خود پر جو اس قدر چاہنے والے کو خود سے نفرت پر مجبور کر دیا۔ کیا ہوتا اگر وہ مشکل وقت میں ہمت

URDU NOVEL BANK

سے کام لیتی اور اوربان پر یقین رکھتی۔ پر یہ بات اس کی زندگی کی حسرت بن کر رہ گئی تھی۔

بھابھی میں نہیں جانتی آپ نے کیا غلطی کی جو لالا آپ سے اس قدر دور ہو" گئے پر اتنا ضرور کہنا چاہوں گی کہ غلطیاں سب سے ہوتی ہیں آپ سے بھی ہو گئی پر جو غلطیوں کو سدھار کر پھل کر لے انا کو مار کر تو وہ انسان رشتہ بچا لیتا ہے۔ اب یہ آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ آپ کو اپنا رشتہ کس طرح بچانا ہے۔ زوہان کی باتیں سیدھا اس کے دل کو جا کر لگ رہی تھیں۔ اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی سکی نہ وہاں آئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"صاحبہ بی بی آپ کو بڑے سردار بلا رہے ہیں کمرے میں۔"

وہ اسے اوربان کا پیغام دیتی بولی تو صاحبہ کچھ سوچتی ہوئی سر ہلا گئی۔ اس کو اب اپنا رشتہ بچانا تھا۔

وہ وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@

وہ آج ڈرنے کی بجائے پورے اعتماد سے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ ہاں وہ جانتی بھی تھی اور مانتی بھی تھی کہ اس نے غلطیاں کی تھیں۔ اس نے اپنی غلطیوں کی وجہ سے اپنے شوہر کو خود سے دور کر دیا تھا۔ وہ شوہر جو اس سے دیوانوں سی محبت کرتا تھا۔ وہ شوہر جو بن کسے اس کی ہر بات سمجھ جاتا تھا۔ وہ شوہر جو اس کی ہر پکار پر لبیک کہتا تھا۔

visit for more novels:

اور اس نے خود کیا کیا؟؟ اپنے شوہر پر اعتماد ہی نہ کیا۔ اسے اعتبار کی ڈوری ہی نہ تھمائی پر اس کی اس قدر سنگین غلطی کے باوجود اس نے کبھی صاحبہ کی ذات کی تذلیل نہ کی تھی۔

پر اب اسے پہل کرنی تھی۔ اپنے شوہر کا اعتماد جیتنا تھا اور سب کچھ ٹھیک کرنا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اوربان صوفے پر سر پیچھے گرائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔

کالی شلوار قمیض پہنے بازو کہنی تک موڑے گلے میں بادامی رنگ کی چادر ڈالے وہ تھکا سا معلوم ہو رہا تھا۔ سنہری آنکھیں بند تھیں جب کہ کھڑی ناک کے نیچے موجود عنابی لب سختی سے باہم پیوست تھے۔

اس قدر فحلیے میں بھی وہ اس قدر مکمل اور شاندار لگ رہا تھا کہ صاحبہ بے ساختہ ماشاء اللہ کہہ اٹھی۔

اپنے پیچھے آہستگی سے دروازہ بند کرتی وہ اپنے قدم صوفے کی طرف بڑھا گئی۔

اس کے قریب تر بیٹھ کر وہ اپنا ہاتھ اس کے بکھرے بالوں میں پھنسا گئی۔

وہ ابھی ڈیرے سے واپس آیا تھا۔ صبح شہر گیا پھر وہاں سے آکر سیدھا ڈیرے پر چلا گیا۔ وہاں سے سیدھا ہویلی چلا آیا کیوں کہ وہ بہت تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کمرے میں آیا تو خالی کمرہ اس کا منہ چڑھا رہا تھا۔ اس نے سکینہ کے ہاتھ صاحبہ کو کمرے میں آنے کا پیغام بھجوایا اور خود چینج کیے بغیر صوفے پر ڈھے گیا۔

ابھی اسے آنکھیں بند کیے کچھ منٹ ہی گزرے تھے جب اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی پر وہ یوں ہی پڑا رہا پر چند لمحوں کے بعد ہی اسے اپنے قریب اس کی موجودگی محسوس ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں کھولتا وہ اپنا نرم و نازک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنساتی اس کے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

اور بان کو اس کی حرکت سے رگ و پے میں سکون اترتا محسوس ہوا۔ دماغ کو سکون ملا تو آنکھوں سے کھلنے سے انکار کر دیا پر وہ ضد میں آتا اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا گیا۔

اگلے ہی پل وہ پھر سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ سکون محسوس کرنے کے باوجود وہ پھر سے اس کا ہاتھ پیچھے کر گیا پر وہ بھی اپنی چلاتے دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

URDU NOVEL BANK

جب تین دفعہ ایسا ہی ہوا تو آخر کار اوربان لب بھیجتا اسے اس کے حال پر چھوڑ گیا۔ آخر سکون مل رہا ہو تو کون بے سکونی چاہتا ہے۔ صاحبہ نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی۔

"تھک گئے ہیں نا؟؟ چائے بنا کر لاؤں آپ کے لئے یا پھر کھانا کھائیں گے؟؟"

وہ میٹھی آواز میں پوچھتی اس کا دل نرم کرنے کے در پر تھی۔

"!!! کچھ بھی نہیں چاہئے مجھے"

درشتگی سے کہتا وہ سر جھٹک گیا۔ اس کے دل نے شور مچانا شروع کر دیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ایک پل کے لئے بھی اس سے دور ہو۔

اوپر سے اس کا نرم و نازک خوشبوؤں میں بسا وجود اوربان کے مضبوط و تند وجود سے ٹچ ہوتا اس کے سوائے جذبات کو پوری طرح جگہ چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اوربان کا دل چاہا کہ اسے پکڑ کر خود سے دور کر دے ورنہ اس کے خود کے لئے مشکل پیدا ہو جائے گی پر وہ چاہ کر بھی ایسا نہ کر سکا۔ وہ اس وقت صرف اس کا لمس محسوس کرنے کی چاہ میں تھا۔

صاحبہ اس کی بند آنکھوں کو چور نظروں سے دیکھتی دھک دھک کرتے دل سے اس پر جھکتی اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ گئی۔

اوربان کو جیسے ہی اس کے نرم و نازک ہونٹ اپنی پیشانی پر محسوس ہوئے اسے ایسا محسوس ہوا دل میں جذبات کی لگی آگ پر کسی نے پیڑول ڈال کر اس آگ کو بھڑکا دیا ہو۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ پٹ سے آنکھیں کھولتا اس کی کلائی کو اپنی سخت گرفت میں لیتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے اوپر جھکا گیا۔

اس کے ایک دم سے جھٹکا دینے پر وہ سنبھل نہ سکی اور اس کے سینے پر گر گئی۔ وہ اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی سانسوں کو قید کر

URDU NOVEL BANK

گیا۔ اس کے نرم گرم ہونٹوں کے لمس نے اس کے جذبات کو اور بھی بڑھا دیا تھا۔

یوں قریب آ کر میرے سینے میں لگی جذبات کی آگ کو بھڑکانا چاہتی ہو؟ کیوں؟
"اپنی نازک جان کو عذاب میں ڈال رہی ہو؟

وہ اس کی سانسوں کو آزادی بخشتا بولا تو صاحبہ کا گلابی چہرہ مزید سرخ پڑ گیا۔
وہ اس کی نظروں کی تیش سے بچتی اس کے سینے میں چھپنے لگی تو اور بان اس کی گردن میں بازو ڈالتا اس کا چہرہ اپنے مقابل کر گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!!! بتاؤ یہی چاہتی ہوں!"

اس کی گھمبیر آواز میں پوچھے گئے سوال پر صاحبہ بے بسی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

!!!!!! میں بس آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں۔ بہت قریب"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی قمیض کے کھلے بٹنوں کو چھیرتی ہوئی دھیمے لہجے میں بولی تو اوربان آنکھیں سکیڑ کر رہ گیا۔

مطلب اپنی ننھی سی جان کو مشکل میں ڈالنا چاہتی ہو؟۔"

اس کے سوال پر وہ دھیرے سے جھکی پلکیں اٹھاتی اس کی جذبات سے بھرپور سنہری آنکھوں میں جھانکنے لگی پر وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اس کی ہری آنکھیں اوربان کا دل بے قابو کر رہی ہیں۔

احساس تو تب ہوا جب اوربان جھکتا نرمی سے اس کی آنکھوں پر باری باری لب رکھ گیا۔ صاحبہ بند آنکھوں سے اس کا کالر تھام گئی۔

اس کے سبز نگینوں پر اپنا لمس چھوڑتے وہ پیچھے ہٹنے لگا تو نظریں اس کی ناک کی قتل بالی سے ٹکرائی اور پھر وہ کس طرح پیچھے ہٹتا۔

وہ جھک کر اس کی بالی پر سلگتے لب رکھتا اس کے ناک پر دانت جما گیا۔ صاحبہ کے لبوں سے سسکی برآمد ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

اوربان نے پیچھے ہٹ کر اس کے ناک پر نظر ڈالی جو سرخ ہو رہا تھا
وہ لال پیلی ہوتی اوربان کو مزید حسین لگی۔

اوربان دھیرے سے اپنے دونوں ہاتھ نیچے لے جاتا اس کی نازک کمر پر جما گیا۔
اس کی کمر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے وہ اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

وہ جو پہلے ہی لال پیلی ہو رہی تھی اس کی حرکت پر آنکھیں زور سے میچ گئی۔

تمہاری کمر کے زاویہ کو دیکھتا ہوں اور پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھتا ہوں تو اس بات "
پر ایمان بڑھنے لگتا ہے کہ خدا بہت بڑا جینیس ہے۔ اس نے ہر چیز بہت ناپ
تول کر بنائی ہے !!!"۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا وہ اپنی باتوں اور ہاتھوں سے اس کی جان
نکالنے کے در پر تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی پیش قدمی کرتا دروازہ ایک دم بج اٹھا۔ اوربان نے
پیچھے ہٹتے ناگوار نظریں دروازے پر ڈالی۔

URDU NOVEL BANK

اس کا دھیان ہٹتے دیکھ وہ تیزی سے وہاں سے اٹھتی بیڈ پر جا بیٹھی جب کہ اوربان بگڑے تیور لئے دروازہ کھولنے چلا گیا۔

دروازہ پر سکینہ تھی جو رخسار بیگم کا پیغام لے کر آئی تھی جو اسے نیچے بلا رہی تھیں۔

اوربان ایک نظر بیڈ پر نظریں جھکائے بیٹھی صاحبہ پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا تو صاحبہ گہری سانس خارج کرتی بیڈ پر پیچھے گر گئی۔

اف یہ تو بہت خطرناک ہیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آج جان ہی نکال لیں گے "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!!!"

وہ خود سے بولی پر جب اس کی جسارتیں یاد آئیں تو اپنا چہرہ سرہانے میں چھپا گئی۔

@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ کمرے میں داخل ہوا تو رومی اپنی حالت درست کیے بغیر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے نیم دراز ہو کر نیند کی وادی میں جا چکی تھی۔

فائق اس کے چہرے کے تاثرات سے اس کی بے آرامی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا الماری کی طرف قدم بڑھا گیا۔ ایک ہاتھ سے ٹائی اتار کر پھینکی اور پھر الماری سے اپنا نائٹ سوٹ لیتا ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

دس منٹ کے بعد وہ فارغ ہو کر باہر آیا تو رومی کی پوزیشن میں انیس بیس کا فرق نہ آیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

کندھے پر پڑا تولیہ ڈریسنگ ٹیبل پر پھینکنے کے بعد وہ اپنے قدم اس پری پیکر کی طرف قدم بڑھا گیا۔ اس کے قریب پہنچ کر وہ ایک گھٹنا موڑ کر اس کے نزدیک بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"!!! رومی"

URDU NOVEL BANK

اس نے دھیرے سے اسے پکارا پر جواب ندارد۔ اس نے دو تین دفعہ مزید اسے پکارا پر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ وہ سمجھ گیا کہ رومی گہری نیند میں جا چکی ہے۔
 جو نکاح کا دوپٹہ اس نے اوڑھ رکھا تھا اس پر موتی لگے تھے جو اس کی جلد میں چبھتے اسے بے چین کر رہے تھے۔

فائق نے اس کی گردن کے نیچے بازو ڈال کر اسے تھوڑا سا اوپر اٹھایا اور اس کے وجود سے وہ بھاری دوپٹہ الگ کر دیا۔ دوپٹہ اس کے وجود سے الگ ہوا تو نازک سراپا ہر بوجھ سے آزاد ہو گیا۔ فائق نے ایک گہری نظر اس کے دلکش سراپے پر ڈالنے کے بعد اسے سینے تک بلینکٹ میں چھپا دیا۔
 visit for more novel.
 www.urdu-novelbank.com

اب اس کی نظروں کا مرکز اس کے دائیں گال اور گردن کی دائیں طرف بنے نشان تھے جو نکاح والے دوپٹے کی مرہون منٹ تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے ہاتھ کی پشت دھیرے سے اس کے گال پر پھیرنے لگا تو ایک الوکھا سا احساس جسم و جان کو چھو گیا۔ گال سے ہاتھ سرکتا ہوا گردن پر آیا تو جذبات سر اٹھانے لگے۔ وہ گھبرا کر اپنا ہاتھ کھینچ گیا۔

یہ غلط ہے فائق۔ تم اس کی بے خبری میں اس کی ذات کا فائدہ نہیں اٹھا۔
 "!!! سکتے۔ جانتا ہوں وہ تم پر حلال ہے پر اس کے جذبات مجروح نہ کرنا

ضمیر کی کرکڑکڑاوت پر وہ سانس بھرتا پیچھے ہٹنے لگا پر پھر کچھ سوچ کر بے ساختہ مسکرا دیا اور اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر جھکتا اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے روشناس کروا گیا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"!!!! نکاح مبارک میری جان"

جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ اسے اپنی محبت کے پہلے لمس سے آشنا کر گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہاں سے ہٹ کر وہ بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹا اور بتی بجھا گیا۔ پھر ہاتھ بڑھا کر رومی کو اپنے ساتھ لگاتا وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا اس کے گرد بازو باندھ گیا۔

اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ وہ نیند کی کس قدر پکی ہے اس لئے سکون سے اسے اپنے حصار میں لیتا آنکھیں بند کر گیا۔

آج برسوں بعد سکون میسر آیا تھا کو جلد ہی نیند کی دیوی اسے اپنی آغوش میں لے گئی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com @@@@

ہو گیا ہے تجھ کو کو پیار سبنا

لاکھ کر لے تو انکار سبنا

URDU NOVEL BANK

وہ جو ٹکٹکی باندھے لان میں کال پر مصروف شیفان کو دیکھ رہی تھی صاحبہ کی گنگناہٹ پر چونک اٹھی پر لگے ہی پل اس کی گنگناہٹ میں چھپے مطلب کو سمجھتی گر بڑا گئی۔

"ک۔۔۔ کیا مطلب بھابی؟"

وہ نا سمجھی کا تاثر دیتی یہاں وہاں دیکھنے لگی تو صاحبہ دو قدم چلتی اس کے مقابل آکھڑی ہوئی۔

"!!! وہی مطلب جو تم سمجھ چکی ہو پر پھر بھی نا سمجھی کا مظاہرہ کر رہی ہو"

visit for more novels:

وہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوتی سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی تو زوہان نظریں چرا گئی۔

"!! ایسی کوئی بات نہیں ہے بھابی نہ جانے آپ کیا سمجھ رہی ہیں"

وہ صاحبہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے سے کتر رہی تھی۔ شیفان سے نظریں بھی ہٹا چکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

یعنی تم جانتی ہو کہ میں کس متعلق بات کر رہی ہوں جمبھی کہہ رہی ہو کہ ایسی " کوئی بات نہیں !!! "۔

صاحبہ کی بات پر وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"!!! بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی"

کہنے کے ساتھ ہی وہ لان کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو گئی۔

"آپ کو کیسے پتا چلا بھابھی؟"

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

اسے اپنا ہی سوال عجیب لگا۔

کیوں کہ عشق اور مشق چھپائے نہیں چھپتے۔ جن راہوں کی مسافر میں خود رہ "

"چکی ہوں ان راہوں پر کسی اور کو چلتا دیکھ کر کس طرح نہ پہچانتی۔

اس کے سوال کا جواب دیتے صاحبہ کے لہجے میں یاسیت سما گئی۔

"بھابھی کیا یہ راہ بہت خاردار ہوتی ہے؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ سہمے لہجے میں سوال کرنے لگی تو صاحبہ مسکرا دی۔

نہیں میری جان۔ محبت کی راہ تو بہت پر امن اور آسان ہوتی ہے اسے خار دار" اور کھٹن تو ہم خود بناتے ہیں۔ کبھی جذبات کو چھپا کر تو کبھی ہمراہی کے اعتبار "!!! کو کچل کر۔ اسے آسان یا کھٹن بنانے والے ہم خود ہوتے ہیں

صاحبہ کی گہری بات پر زوہان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

پر بھابھی اگر اس راہ میں آپ کا کوئی ہمراہی ہی نہ ہو پھر کس طرح یہ راہ کٹتی ہے؟"۔ اس کے سوال پر صاحبہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں حسرت پنپ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یک طرفہ محبت کا عذاب بہت جان لیوا ہوتا ہے پر اس میں ایک میٹھی سی" کسک بھی ہوتی ہے۔ ایک امید بھی ہوتی ہے یک طرفہ آگ کی آنچ دوسرے فریق "تک پہنچ جانے کی۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ کی بات پر زوہان طنزیہ ہنس دی۔ صاحبہ نے بہت غور سے اس کی پھسکی ہنسی دیکھی تھی۔

اور بھابھی اگر آپ جانتے ہوں کہ جس انسان کی ایک طرفہ محبت کے ہجر میں " آپ برسوں سے جل رہے ہیں اس کے دل تک پہلے ہی کسی اور کی محبت کی آنچ "پہنچ چکی ہے تو پھر انسان کس طرح کوئی امید لگائے؟

وہ آنکھوں میں حسرت ہی حسرت لئے صاحبہ سے مستفسر تھی۔

ادھر آؤ میرے ساتھ!!!۔"

visit for more novels:

صاحبہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لاؤنج میں موجود صوفے کے پاس لے آئی۔ اس وقت ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ تمہاری محبت ایک وقتی جذبہ ہے یا دیر پا احساس؟"

صاحبہ کے سوال پر وہ الجھتی ہوئی سر ہلا گئی۔

"!!! میرے جذبات ایک دم سچے اور لافانی ہیں"

URDU NOVEL BANK

وہ پر یقین انداز میں بولی تھی۔ جیسے اس بات میں کوئی شک کو گنجائش باقی ہی نہ ہو۔

"کیا تمہاری محبت حصول مانگتی ہے؟"

صاحبہ پھر سے سوال کر گئی جس کا جواب زوہان کی طرف سے نفی میں آیا تھا۔

میری محبت حصول کی مجاز نہیں۔ مجھے صرف ان سے محبت ہے اور بے انتہا " محبت ہے۔ بے غرض، بے لوٹ اور ہر طرح کے لالچ سے پاک عشق کی معراج کو چھوتی محبت۔ حصول کے لالچ سے پاک محبت۔ میں بس انہیں خوش دیکھنا " چاہتی ہوں چاہے وہ جس کے ساتھ مرضی خوش رہیں۔

صاحبہ سمجھتی ہوئی سر ہلا گئی۔

"انہیں کسی اور کے ساتھ برداشت کر لو گی کا تم؟"

صاحبہ کے سوال پر زوہان کو لگا جیسے کسی نے اس کا گلا دبوچ لیا ہو۔

URDU NOVEL BANK

ان کو کسی اور کے ساتھ تصور کرنا بھی سوہان روح ہے پر پھر جب ان کی "!!! خوشی کا سوچتی ہوں تو باقی ہر چیز پس منظر میں چلی جاتی ہے وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولتی کسی اور دنیا میں ہی نکل گئی تھی۔

"جانتی ہو محبت کیا مانگتی ہے؟"

صاحبہ کے سوال پر وہ اسے دیکھنے لگی۔

محبت ثابت قدمی مانگتی ہے۔ ڈٹ جانا ہی تو محبت کہلاتا ہے۔ تم دعاؤں پر یقین "رکھتی ہو؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اپنا تجزیہ دیتی آخر میں اس سے سوال کر گئی تو وہ اسے کسی ٹرانس کی کیفیت میں سنتی سر ہلا گئی۔

پھر یقین رکھ کر محبت مانگو۔ محبت کامل جانا مانگو۔ دعائیں تو تقدیر بدل دیا کرتی ہیں۔ اس پر پختہ یقین رکھ کر اس کے آگے جھولی پہیلائی جائے تو وہ کبھی بھی

URDU NOVEL BANK

جھولی خالی نہیں لوٹاتا۔ کیا تم نہیں جانتی کہ ہر چیز اس کے "کن" کی محتاج ہے۔

اس کی آواز زوہان پر کچھ الگ ہی انداز میں اثر انداز ہو رہی تھی۔ وہ دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

محبت میں صدق ہو تبھی محبت ملتی ہے ورنہ محبت کی خوشبو بھی نہیں ملتی۔ اگر تمہاری محبت میں صدق ہوا تو اس کیسے بھی کر کے ہر حال میں تمہاری محبت تم تک لے آئے گا۔ اگر وہ تمہاری قسمت میں لکھا ہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اسے تم سے نہیں چھین سکتی پر اگر وہ تمہارا نہیں ہے تو تم ایڑیاں "اگر کر بھی کسی سے محبت کی بھیک نہیں مانگ سکتی مگر۔۔۔۔۔"

اس کے رکنے پر زوہان تڑپ کر بے صبری سے اسے دیکھنے لگی۔

"مگر؟؟؟"

اس کے لہجے کی بے صبری پر صاحبہ مسکرا دی۔

URDU NOVEL BANK

مگر دعائیں تقدیر بھی بدل دیا کرتی ہیں !!!!" -

اس کی بات پر زوہان کو لگا جیسے کسی نے تپتے ہوئے کلیجے پر ٹھنڈھ پانی اندیل دیا ہو۔ جیسے برسوں کے پیاسے کو میٹھا پانی میسر آ گیا ہو۔

وہ ایک دم اٹھتی اس کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

چپ کرو پاگل ایسے روتے تھوڑی ہیں !!!!" -

صاحبہ پیار سے اسے چپ کرواتی اس کا سر تھپتھپانے لگی۔

visit for more novels
www.urdu-novel-bank.com

وہ نم آنکھیں لئے خوشی سے بولی تو صاحبہ مسکرا دی۔

تم سے کم !!! چلو اب کمرے میں جاؤ اور منہ دھو کر فریش ہو جاؤ۔ نماز کا وقت "

"ہونے والا ہے پھر نماز بھی ضرور ادا کرنا اوکے ؟؟

URDU NOVEL BANK

اس کی تاکید پر زوہان مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی پھر وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

شام کا کھانا کھانے کے بعد سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔ صاحبہ کچن میں سب کے لئے چائے بنا رہی تھی۔ شام کی چائے اس نے اپنے زمرے لے لی تھی۔

"زوہان یہ رُے باہر لے جاؤ میں سردار کے لئے کافی بنا کر کے آؤں۔"

visit for more novels:

وہ ایک بول میں کافی پھینٹتی مصروف انداز میں زوہان سے بولی تو زوہان سر ہلا گئی۔

جیسا کہ سب ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سب سے

شیفان کی بات پر سب نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

ایک صوفے پر ارقم بلوچ اور ارحم بلوچ بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ساتھ والے صوفے پر رخسار بیگم اور ناز بیگم بیٹھی تھیں۔ ان کے بالکل سامنے والے صوفے پر اوربان اور شیفان بیٹھے تھے۔

شیفان کو یہی وقت سہی لگا اپنی بات کے لئے۔

"!بولو کیا بات ہے ہم سن رہے ہیں"

سب سے پہلے بولنے والے ارقم بلوچ تھے۔

مجھے امید ہے آپ سب میری بات دھیان سے سنیں گے اور اس پر غور کریں"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!!! گے

وہ دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسائے دونوں بازوؤں کی کہنیاں گھٹنوں پر ٹکا کر تھوڑا آگے جھک کر بیٹھتا بولا تو سب ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

میں جانتا ہوں یہ وقت سہی نہیں ہے اس بات کے لئے پر مجھے لگتا ہے کہ"

!!!! اسی طرح اس ہویلی پر چھایا جمود ٹوٹ سکتا ہے

URDU NOVEL BANK

گہری خاموشی میں صرف اس کی گھمبیر آواز ہی گونج رہی تھی۔

برخودار جو بھی بات کرنی ہے بلا جھجھک کرو ہم سن رہے ہیں !!!۔"

ارحم بلوچ کی بات پر شیطان نے گہری سانس بھرتے خود میں ہمت مجتمع کی اور پھر بولنا شروع ہوا۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں !!!۔"

آخر کار بلی تھیلے سے باہر آچکی تھی۔ اس کی بات پر ہویلی کے سب افراد پر سکتا طاری ہو گیا۔ یہ آخری بات تھی جس کی توقع وہ شیطان سے نہیں کر سکتے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا ہوا ایسے چپ کیوں ہو گئے آپ سب؟"

اس نے سب پر باری باری ایک نظر ڈال کر پوچھا تو سب ہی اسے دیکھ کر رہ گئے۔

اگر شادی کی بات کر رہے ہو تو یقیناً شادی کے لئے کوئی لڑکی بھی دیکھ رکھی ہو"

!!گی

URDU NOVEL BANK

ارحم صاحب کی بات پر وہ سیدھا ہوتا ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گیا۔

میں آپ کا فرمان بردار بیٹا ہوں بابا!!! میں کیسے زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ خود لے "سکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں آپ لوگ بچپن سے زوہان کو میرے لئے پسند کر چکے ہیں اور میں آپ سب کی پسندیدگی کا احترام کرتا ہوں۔ آپ سب کی خواہش کا "احترام کرتے ہوئے میں زوہان سے شادی کے لئے تیار ہوں۔

وہ سب کو ایک نظر دیکھتا سنجیدگی سے بولا تو اس کی شرافت پر اورہان عیش عیش کر اٹھا جب کہ کچن کے دروازے پر کھڑی زوہان کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹتا زمین بوس ہو گیا۔ کیوں سے چھلکتی گرم گرم چائے اس کے پاؤں پر گرمی تو وہ تکلیف کے مارے چلانے کی بجائے ساکت کھڑی رہی۔

شور کی آواز سنتے سب کی توجہ اس کی طرف ہوئی تو سب سے پہلے اورہان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔

"اگر آپ ٹھیک ہو؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ اسے کندھے سے پکڑ کر ایک طرف کرتا اس کے پاؤں کی طرف دیکھتا پوچھنے لگا جس پر وہ جواب دیے بغیر یوں ہی کھڑی رہی۔ اس کا دماغ وہاں موجود ہوتا تو ہی وہ کی بات کا جواب دیتی۔

اوربان اس کے کندھوں کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اپنے ساتھ لگائے صوفے کی طرف بڑھتا اسے شیفان کے پہلو میں بیٹھا کر خود اس کے سامنے پیروں کے بل بیٹھ گیا۔

شیفان کے پہلو میں آتے ہی زوبان کے ساکت پڑے دل نے تیزی سے دھڑکنے شروع کر دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

ناز بیگم کے کہنے پر صاحبہ جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا لائی تھی۔

اوربان زوبان کے دونوں پاؤں اٹھا کر سامنے ٹیبل پر رکھ گیا جو بری طرح سرخ ہو رہے تھے۔

"خدا غرق کرے تمہیں صاحبہ میری پھول جیسی بچی کا کیا حال کر دیا۔"

URDU NOVEL BANK

رخسار بیگم کی کرک آواز پر جہاں صاحبہ سہم گئی وہیں اوربان نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا پر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ارحم بلوچ بول اٹھے۔

"!! اس بچی کا کیا قصور اس میں بھابھی"

ان کے لہجے میں بھی محسوس کی جانے والی ناگواری تھی۔ ان کی خوش اخلاق اور نرم دل بھابھی کو نہ جانے صاحبہ کے معاملے میں کیا ہو جاتا تھا۔

سارا قصور اس کا ہی ہے۔ جب سے اس گھر میں آئی ہے سب بگڑنا ہی چلا جا رہا ہے۔ اس کو کیا ضرورت تھی اتنا بھاری رُے زونی کو پکڑانے کی۔ پر یہ تو چاہتی ہی یہی ہے کہ میری ساری اولاد تکلیف میں رہے !!!۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

وہ دبا دبا چیخ رہی تھیں۔ صاحبہ کی آنکھوں سے آنسو پہسلتے چلے جا رہے تھے۔ ان کی باتوں پر اوربان ضبط کھوتا ایک جھٹکے سے اٹھا تو اس کے تیور دیکھ کر صاحبہ کی چیخ نکل گئی۔

@@@@

سارا قصور اس کا ہی ہے۔ جب سے اس گھر میں آئی ہے سب بگڑتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اس کو کیا ضرورت تھی اتنا بھاری ٹرے زونی کو پکڑانے کی۔ پر یہ تو چاہتی ہی یہی ہے کہ میری ساری اولاد تکلیف میں رہے !!!۔"

وہ دبا دبا چنچ رہی تھیں۔ صاحبہ کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے چلے جا رہے تھے۔ ان کی باتوں پر اور بان ضبط کھوتا ایک جھٹکے سے اٹھا تو اس کے تیور دیکھ کر صاحبہ کی چنچ نکل گئی۔

visit for more novels:

میں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ بہت دفعہ کہا ہے ماں کہ صاحبہ میری بیوی ہے" اور اس کی عزت میری عزت ہے۔ آپ کیوں اپنے ہی ہاتھوں بار بار اپنے ہی بیٹے کی عزت کو بات عزت کرتی ہیں۔ جہاں تک بات رہی صاحبہ کے قصور کی تو وہ بالکل بے قصور ہے۔ اس سب معاملے میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ افکن کی بس اتنی ہی زندگی لکھی تھی۔ آپ میں یا کوئی اور اس کی زندگی کی میعاد بڑھا نہیں "سکتے تھے۔ وہ۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا رخسار بیگم ایک دم بہر کر چیخ اٹھیں۔
 مرا نہیں تھا قتل ہوا تھا میرا بچا۔ قتل کا مطلب سمجھتے ہونا اور قتل بھی کس "
 "نے کیا تمہاری چہیتی بیوی کے سابقہ عاشق نے۔

وہ چیختی ہوئی آپے سے باہر ہو رہی تھیں جب کہ ان کے الفاظ پر اوربان ضبط
 کھوتا پاس پڑی کرسی کو ٹھوکر مارتا اپنے بال دونوں مٹھیوں میں جکڑ گیا۔ آنکھیں
 لال سرخ ہو گئی تھیں۔

میری ماں ہیں آپ اور آپ کے آگے اونچا بولنا بھی میں گناہ سمجھتا ہوں ماں پر "
 آج سب کے سامنے آخری دفعہ کہہ رہا ہوں۔ صاحبہ میری بیوی ہے۔ میری عزت
 ہے۔ میں برداشت نہیں کر پاؤں گا اگر بھری محفل میں اسے دوبارہ بے عزت کیا
 گیا یا اس پر کوئی الزام تراشی کی گئی۔ اگر آپ میرے کسی لفظ سے تکلیف زدہ
 "ہوئی ہیں تو اس کے لئے مجھے معاف کر دیجئے۔

URDU NOVEL BANK

وہ ضبط سے صاحبہ کی طرف داری کرتا آخر میں رخسار بیگم کے دونوں ہاتھ تھام کر چومتا آنکھوں سے لگا گیا جب کہ رخسار بیگم پھپھک پھپھک کر رو دیں۔

میں کیا کروں اورہان میرے جگر کا ٹکرا تھا افگن۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ " ہمارے درمیان نہیں اور جب یقین آنے لگتا ہے تو پھر صبر نہیں آتا میں کیا کروں اورہان میں کیا کروں مجھے اپنا بچا نظر نہیں آتا تو میرا کلیجہ جلتا ہے "!!! اورہان

ان کے لہجے کی تڑپ پر سب کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں جب کہ اورہان انھیں اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتا انھیں تسلی دینے لگا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ماں یہ صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ ہم سب کا دکھ ہے پر پلینز ایک بیٹے کے دکھ " میں دوسرے بیٹے کا دل دکھی مت کریں۔ ہمارے افگن کے ساتھ جو کچھ ہوا " اس میں میری بیوی کا کوئی قصور نہیں ماں۔

URDU NOVEL BANK

وہ انہیں اپنے ساتھ لگائے دھیرے دھیرے سمجھانے لگا جب کہ وہ یوں ہی روتی رہیں۔ صاحبہ وہاں سے جا چکی تھی۔

"!!!پپ۔۔۔پانی"

صاحبہ کی لرزتی آواز پر رخسار بیگم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے کھڑی تھی۔ اسے ایک نظر دیکھ کر وہ گردن موڑ گئیں تو اوربان نے خود ہی صاحبہ کے ہاتھ سے گلاس پکڑ کر رخسار بیگم کے منہ سے لگایا تو وہ دو گھونٹ حلق میں اتار کر گلاس پیچھے کر گئی۔

visit for more novels:

اوربان نے انہیں کندھے سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے پیروں کے بل بیٹھ گیا۔ اس سب ہنگامے میں وہ زوبان کو بھول ہی چکے تھے جو خود بھی اپنی تکلیف بھولے بیٹھی تھی۔ ہوش تو تب آیا جب اپنے پاؤں پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔ وہ چونک کر اپنے پیر کی طرف دیکھنے لگی تو سامنے بیٹھے شیفان اور اپنے پاؤں پر موجود اس کے بھاری ہاتھ کو دیکھ کر تمہرا اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے ایک دم اپنا پاؤں پیچھے کرنا چاہا پر شیفان اس کے پاؤں کو اپنے ہاتھ کی شکنجے میں لیتا اس کی کوشش ناکام بنا گیا۔

اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا پر اس کی آنکھیں ہر تاثر سے پاک تھیں۔

اس کی سپاٹ آنکھوں کو دیکھتی وہ جھرجھری لے کر رہ گئی۔

"!!!پپ۔۔۔پاؤں چھوڑ دیں میرا۔۔۔پلیز"

وہ سرگوشی نما آواز میں بولی تو اس کی آنکھوں میں موجود التجا کو دیکھتے وہ ابرو اچکا کر رہ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اور نہ چھوڑوں تو؟"

وہ اس کے پاؤں پر گرفت سخت کرتا بولا تو وہ "سی" کر کے رہ گئی۔

"!!!!مجھے اچھا نہیں لگ رہا پلیز"

URDU NOVEL BANK

وہ میھاں وہاں دیکھتی پھر سے دھیمے لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی۔

"کیا اچھا نہیں لگ رہا؟ میرا چھونا؟؟"

اس کے چہرے پر موجود استراہیہ ہنسی کو وہ سمجھ نہ سکی۔

"!!! نن۔۔۔ نہیں آپ کا میرے پاؤں چھونا"

اس کے جواب پر وہ ایک گہری نظر اس کے کپکپاتے وجود پر ڈال گیا۔

پر کیا تم نہیں جانتی کہ بہت جلد میں تمہارے جسم و جاں کا مالک بننے والا" ہوں۔ پھر تو تمہارے پور پور کو چھونے کا حق حاصل ہوگا مجھے تب کس حق سے "روکو گی؟؟"

اس کی گھمبیر سرگوشی زوہان کی جان نکالنے کے لئے کافی تھی۔

وہ ایک دم اس کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی جما گئی۔

"!!! پلینز چپ کر جائیں سب یہاں ہیں"

URDU NOVEL BANK

وہ گھر والوں کی طرف دیکھتی بے بسی سے بولی تو شیطان نظریں جھکاتا اپنے ہونٹوں پر جمے اس کی نازک ہاتھ کو دیکھنے لگا۔

اس کی گہری نظروں کا ارتکاز محسوس کرتی وہ تیزی سے ہاتھ ہٹا گئی۔ شرم کے مارے چہرے پر سرخی بکھر گئی تھیں جب کہ ہاتھ کپکپانے لگے تھے۔

'''چپ چاپ بیٹھ جاؤ اور مجھے اپنا کام کرنے دو'''

رعب سے کہتا وہ ہاتھ بڑھا کر فرسٹ ایڈ سے کریم نکال کر نرمی سے اس کے پاؤں پر لگانے لگا۔ وہ پوری طرح اپنے کام میں مگن تھا۔ دونوں پاؤں پر کریم لگانے کے بعد اس نے اچانک نظر اٹھا کر زوبان کی طرف دیکھا تو وہ ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اس کے ایک دم دیکھنے پر وہ شرمندگی سے آنکھیں میچ کر رہ گئی۔ شیطان لب بھیج کر رہ گیا۔

URDU NOVEL BANK

وہ وہاں سے اٹھا اور ہاتھ دھونے باتھروم کی طرح بڑھ گیا۔ پانچ منٹ کے بعد جب واپس آیا تو لاؤنج کا ماحول قدرے پر سکون ہو چکا تھا۔

'''اہم اہم'''

گلا کھنگارتے اس نے سب کی توجہ اپنی طرف کرنی چاہی تو سب ہی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

'''میرے سوال کا جواب تو رہ ہی گیا'''

وہ باری باری باپ اور چچا کو دیکھ کر بولا تو اورہان نفی میں سر ہلا کر رہ گیا پر اسے ایک بات بری طرح کھٹک رہی تھی کہ شیفان کسی اور لڑکی کو پسند کرتا تھا پھر اب ایک دم زوہان سے شادی کی خواہش کیوں کر رہا ہے۔ وہ سوچ چکا تھا کہ وہ شیفان سے اکیلے میں اس بارے میں بات ضرور کرے گا۔

زوہان ایک دم وہاں سے اٹھتی ننگے پاؤں اپنے کمرے کی طرف چل دی جس پر شیفان اور اورہان کے علاوہ سب دھیرے سے مسکرا دیے۔

URDU NOVEL BANK

بھائی صاحب ہماری تو بچپن سے خواہش تھی کہ زوہان ہماری بیٹی بنے اب "میرے نالائق بیٹے نے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا ہے تو ہم باقاعدہ آپ کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ زوہان کو ہماری بیٹی بنا دیجئے۔ آپ کو کبھی بھی میرے بیٹے کی طرف سے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔"

ارحم بلوچ ارقم بلوچ سے بولے تو ناز بیگم بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا گئیں۔

"!!! جی بھائی صاحب پلیز ہمیں خالی ہاتھ مت لوٹائیے گا اب"

ناز بیگم کی بات پر ارقم بلوچ نے رخسار بیگم اور زوہان کی طرف باری باری دیکھا تو دونوں ہی مسکراتے ہوئے سر ہلا گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

ہمیں کوئی اعتراض نہیں شیطان ہمارا اپنا ہی بچا ہے پر میں ایک دفعہ زوہان "سے پوچھنا چاہوں گا۔ اس کی مرضی میرے سے سب سے زیادہ معنی رکھتی ہے۔"

ارقم بلوچ کی سنجیدہ آواز پر سب متفق ہوتے سر ہلا گئے۔

"!!! صاحبہ میری کافی کمرے میں لے آؤ"

URDU NOVEL BANK

وہ سنجیدہ آواز میں صاحبہ کو حکم دیتا وہاں سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھا تو صاحبہ سر ہلاتی کچن کی طرف چل دی۔

@@@@

وہ آج ایک ہفتے کے بعد گاؤں سے واپس آیا تھا۔ لکھ چاہنے کے باوجود بھی اتنے دن لگ گئے اس کے وہاں پر وہ گاہے بہ گاہے ملازمہ کو کال کر کے رومیصہ کی خیریت پوچھتا رہا تھا۔

visit for more novels:

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تو رومیصہ سے سامنے کا سوچتے ایک دلکش مسکراہٹ خود بخود ہونٹوں پر بکھر گئی۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا تو وہ گاڑی ڈرائیوے پر پارک کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

سلام صاحب جی !!!۔"

URDU NOVEL BANK

اسے لاؤنج میں دیکھتے ہی ملازمہ نے سلام جھاڑا تو وہ سر کے اشارے سے جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا جہاں وہ نازنین روح پوش تھی۔

اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے جیسے ہی دروازہ کھولا تو موتیے کی دلفریب خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی۔ وہ آنکھیں بند کرتا گہری سانس بھر کر وہ خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔

دو قدم چل کر اندر داخل ہوا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

کمرہ خوبناک منظر پیش کر رہا تھا۔ پورے کمرہ میں موتیے کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ سردی کی شدت کم کرنے کے لئے کمرے میں ہیٹر لگایا گیا تھا۔ سائیڈ ٹیبل لمپ کی مدہم روشنی میں بیڈ پر دراز وجود غیر واضح سا تھا۔

فائق نے جیکٹ اتار کر صوفے پر پھینکی اور اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھا گیا جہاں وہ رگ جان محو استراحت تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ دے قدموں سے چلتا بیڈ کی دوسری سائیڈ کی طرف بڑھا اور دھیرے سے وہاں نیم دراز ہو گیا۔ موتیے کی خوشبو تیز ہو چکی تھی جس پر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ خوشبو اس کے پہلو میں موجود وجود کے بدن سے اٹھ رہی ہے۔

وہ سرتاپہ کمر میں چھپی ہوئی تھی۔ فائق نے بدمزہ ہوتے ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے اس کے چہرے سے کمر پیچھے کیا تو اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی فائق کو یوں لگا جیسے سیاہ بادلوں کی اوٹ سے چاند نکل آیا ہو۔

کانچ سی آنکھیں بند تھیں جب کہ پلکوں کی جھالڑ گالوں پر گرمی ہوئی تھی۔ ناک میں پہنی نتہلی نیم اندھیرے میں بھی پوری طرح چمک رہی تھی جب کہ گلابی ہونٹ نیم وا تھے۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے ہٹائے اور جھک کر اس کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر دی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی لمس پر وہ کسمانے لگی۔ وہ نیند کی بہت پکی تھی پر اس وقت اسے سوتے ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا اور نیند بھی پوری ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہ دھیرے سے آنکھیں کھول گئی پر جیسے ہی اس کی چھٹی حس نے اسے اشارہ دیا کہ اس کے پہلو میں کوئی موجود ہے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی پر ایک دم کراہ اٹھی۔

فائق جو اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا اس کے ایک دم اٹھنے پر سمجھل نہ سکا جس کی وجہ سے رومیصہ کاناک فائق کی کشادہ پیشانی سے ٹکرا گیا۔ اس کے کراہنے پر فائق پھرتی سے پیچھے ہٹا اور اس کے سرخ پڑتے ناک کو دیکھنے لگا پر اس سے پہلے کہ ان دونوں میں سے کوئی کچھ بولتا کمرے میں موجود تیسرے وجود کی آواز پر دونوں اپنی اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔

@@@@@

فائق جو اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا اس کے ایک دم اٹھنے پر سمجھل نہ سکا جس کی وجہ سے رومیصہ کا ناک فائق کی کشادہ پیشانی سے ٹکرا گیا۔ اس کے کراہنے پر فائق پھرتی سے پیچھے ہٹا اور اس کے سرخ پڑتے ناک کو دیکھنے لگا پر اس سے پہلے کہ ان دونوں میں سے کوئی کچھ بولتا کمرے میں موجود تیسرے وجود کی آواز پر دونوں اپنی اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔

"!!!! میاؤں"

باریک سے آواز سننے فائق بھرپور چونکا جب کہ رومیصہ کچھ ریلیکس ہوئی۔

"یہ---- یہ بلی کہاں سے آئی یہاں؟؟؟"

وہ کمرے کے ایک کونے میں بیٹھی سفید رنگ کی چھوٹی سی بلی کو دیکھ کر رومیصہ سے پوچھنے لگا جس پر وہ بغیر کوئی جواب دیے چپکی بیٹھی رہی۔

"!!! آپ سے پوچھ رہا ہوں میں رومیصہ"

URDU NOVEL BANK

وہ اب کے اس کے نام پر زور دیتا بولا پر وہ پھر بھی نہ بولی۔

وہ ضبط کرتا لب بھینچ گیا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے دونوں بازو تھام کر اسے جھٹکا دیتا اپنے قریب کر گیا۔

وہ جو اپنے دھیان میں بیٹھی تھی ایک جب جھٹکا ملنے پر سنبھل نہ سکی اور اس کے سینے سے جا لگی۔

وہ اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹے اسے اپنے ساتھ لئے پیچھے بستر پر گر گیا۔ اب فائق کمر کے بل بستر پر لیٹا ہوا تھا اور رومیضہ اس کے سینے پر گرمی پڑی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!!!اکک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔ چھوڑیں مجھے"

وہ اس کی کندھے پر ہاتھ مارتی پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی پر فائق چودھری کی گرفت سے نکلنا آسان تھوڑی تھا۔

آپ ہی بتا دیں مسز کہ کیا کر رہا ہوں میں کیونکہ میرے علم میں تو ایسا کچھ"

!!!نہیں۔ میں تو بس آرام کر رہا ہوں

URDU NOVEL BANK

اس کی مذاحت کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے مزید خود میں بھیج گیا۔

آپ۔۔۔ آپ میرے قریب کیوں آرہے ہیں چھوڑیں مجھے !!!!"

وہ اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے جھپٹا رہی تھی جسے دیکھتا وہ محظوظ ہو رہا تھا۔
پھر نہ جانے اس کے من میں کیا سمائی کہ ایک دم کروٹ لیتا اسے بستر پر لٹا
کر خود اس کے اوپر جھک آیا۔

"!!! فائق"

وہ اسے خود سے دور کرتی بے بسی سے بولی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جانِ فائق !!! اس قدر خوبصورت انداز میں میرا نام لینے پر ان حسین ہونٹوں کا"

"!!! خراج تو بنتا ہے نا

وہ خمار آلود آواز میں کہتا اس کے کچھ سوچنے سمجھنے سے پہلے ہی اس کے کومل
لبوں پر جھکتا انہیں خراج سے نواز نے لگا۔ اس کی اس قدر بے باکی پر رومی کی

URDU NOVEL BANK

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے پیچھے دھکیلتی وہ خود ہی نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوٹا پیچھے ہٹ گیا۔

"!!! کیا بد تمیزی تھی یہ"

وہ ایک دم ہوش میں آتی غرا کر بولی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے کندھوں پر مکے مارنے لگی۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتا وہ سر سے اوپر بستر پر ٹکا گیا۔

"!!! آپ تو بالکل اناڑی ہیں مسز مطلب آپ کو سب کچھ سکھانا پڑے گا۔ چیچ چیچ"

visit for more novels.

www.urdu-novelbank.com

"!!! اسے بد تمیزی نہیں بلکہ پیار کہتے ہیں"

وہ بوجھل آواز میں کہتا اپنا ناک اس کے ناک سے ٹکرا گیا تو رومیصہ ناگواری کے احساس سے چہرہ موڑ گئی۔ اس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔

"فائق میں کہہ رہی -----"

اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتی وہ پھر سے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔

URDU NOVEL BANK

اب تو آپ جان ہی گئی ہوں گی کہ آپ کے ہونٹوں سے ادا ہوا اپنا نام مجھے "کس قدر دلکش لگتا ہے۔"

اس کی گھمبیر دلکش آواز بھی رومیصہ کو ہیبت ناک محسوس ہو رہی تھی۔

"!!! آپ میں ذرا بھی شرم حیا باقی ہے یا نہیں"

وہ بھرپور غصے سے چیخنی تھی پر اب کی دفعہ اس کا نام لینے سے مکمل گریز کیا تھا جسے محسوس کرتے فائق مبہم سا مسکرا دیا۔

آپ نے کبھی سنا نہیں کیا؟ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم !!! اس "لئے بھی مجھے اپنے کرم نہیں پھوڑنے شرم کر کے اور ویسے بھی بیوی سے پیار" "!!!!!! کا اظہار کرتے ہوئے کسی شرم اور کسی حیا

اس کے ڈھیٹ پن پر رومیصہ کا دل کیا اپنا سر پھاڑ لے۔

"!!! پیچھے ہٹیں اور چھوڑیں مجھے"

وہ کہنے کے ساتھ پھر سے بھرپور مذاحمت کرنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

چھوڑنے کی بات مت کریں بار بار مسز کیوں کہ آپ کو آخری سانس تک "
"چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں میرا اور نہ ہی ایسی خوش فہمی پالیے گا۔

وہ اس کے ناک پر لب رکھتا پیچھے ہٹا تو وہ بھی تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔

اور آپ بھی اس خوش فہمی میں مت رہیے گا کہ ایک قاتل کے ساتھ زندگی "
گزاروں گی میں۔ میرے بھائی زندہ ہیں دونوں ابھی۔ بہت جلد مجھے آپ کی قید
سے آزاد کروا لیں گے۔ میں اپنی بینائی نہ ہونے پر آج بہت خوش ہوں۔ اس کا
شکر ہے کہ مجھے آپ کا یہ مکروہ چہرہ نہیں دیکھنا پڑا اور پلیز کوشش کر لے گا کہ
"آپ کی یہ ناگوار آواز بھی مجھے سنائی نہ دے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ ایک لے میں کہتی بیڈ پر گرتی سرخ چہرہ تکیے میں چھپا گئی جب کہ فائق
دھواں دھواں ہوتے چہرے سے اس کے الفاظ کی تلخی کو محسوس کرتا وہیں کھڑا
رہ گیا۔

@@@@@

"بیٹا میں اندر آ سکتا ہوں؟؟؟"

زوبان الماری میں سر گھسائے کھڑی تھی جب اس کے کانوں سے اوربان کی آواز ٹکرائی۔ اس نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ کھڑا اجازت مانگ رہا تھا۔

وہ تیزی سے الماری کا دروازہ بند کرتی اوربان کی طرف آتی اس کا ہاتھ تھام گئی۔

"!!!آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے لالا"

وہ اسے اپنے ساتھ لیتی اندر آ گئی۔ وہ اسے اپنے بازو کے گھیرے میں کے کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

ایک ضروری بات کرنی تھی آپ سے اور مجھے یقین ہے میری گڑیا اپنے لالا سے "بغیر جھجھکے صاف بات کرے گی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟؟؟"

وہ نرمی سے بولتا زوبان کو مزید پیارا لگا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! جی لالا میں آپ کو مایوس نہیں کروں گی"

وہ مسکرا کر بولی تو اورہان اس کے سر پر ہاتھ رکھ گیا۔

آپ جانتی ہیں کہ آپ بڑی ہو گئی ہیں ماشاء اللہ اب اور آپ کی شادی کی عمر ہو گئی ہے۔ ہم سب گھر والوں نے شیفان کو آپ کے لئے پسند کیا ہے۔ کیا آپ کو اپنے ہمسفر کے طور پر شیفان قبول ہے؟؟ آپ اپنے دل سے فیصلہ کر کے بتائیں کہ آپ کو یہ رشتہ قبول ہے یہ نہیں؟؟

وہ بہت محبت اور نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ زوہان کی آنکھیں بھر آئیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"لالا افگن لالا اور رومی کے بغیر میں کیسے ---؟؟"

وہ بات ادھوری چھوڑتی ایک دم ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی رو دی۔ اورہان اسے نرمی سے اپنے سینے سے لگا گیا۔

میری جان افگن اللہ کی امانت تھا ہمارے پاس اللہ نے واپس لے لی اپنی" امانت۔ ہم اس سے شکوہ نہیں کر سکتے بلکہ صبر ہی کر سکتے ہیں بس۔ جہاں تک

URDU NOVEL BANK

رومی کی بات ہے تو ہم کوشش کر رہے ہیں انشاء اللہ بہت جلد وہ ہمارے ساتھ ہو گی۔ پر شیطان جلدی شادی چاہتا ہے۔ اب اپ بتائیں آپ کا کیا فیصلہ ہے۔"

اس کی بات پر زوہان سر جھکا گئی۔

مجھے آپ کا ہر فیصلہ قبول ہے لالا۔ مجھے یقین ہے آپ سب میرے لئے کبھی "غلط فیصلہ نہیں کریں گی۔"

وہ مان سے کہتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی تو اوربان مسکراتا ہوا اس کے بالوں پر لب رکھ گیا۔
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خوش رہو میری جان !!! مجھے پورا یقین ہے کہ شیطان میری گڑیا کو بہت خوش "رکھے گا۔"

وہ اس کا سر تھپتھپاتا بولا تو وہ آنکھیں بند کرتی سر ہلا گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

زوبان کا اقرار ملتے ہی شادی کی تاریخ طے کر دی گئی تھی اور ساتھ ہی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔

شیفان اور اوربان اسی دن سے شہر گئے ہوئے تھے اور اب تک واپس نہ لوٹے تھے۔

وہ بیڈ کی چادر سہی کر رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک ہاتھ میں جکیٹ پکڑے تھکا تھکا سا اوربان کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ آج تین دن بعد اسے اپنے سامنے دیکھتے صاحبہ کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ تیزی سے چلتی اس تک آئی اور اس کے ہاتھ سے جکیٹ تھام گئی۔

"کیسے ہیں آپ؟ آپ کے لئے پانی لاؤں؟؟"

وہ جکیٹ اس کے ہاتھ سے تھام کر محبت بھرے انداز میں بولی تو وہ ایک نظر اسے دیکھتے بغیر جواب دیے الماری سے شلوار سوٹ نکالتا ہاتھروم کی طرح بڑھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے جانے کے بعد وہ جیکٹ صوفے پر رکھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا۔ وہ ایک نظر شیشے کے آگے کھڑے بال بناتے اورہان پر ڈال کر ٹرے ٹیبل پر رکھ گئی۔

"!! کافی پی لیں آکر"

اسے آواز دیتی وہ خود سائیڈ ٹیبل پر پر سامان سمیٹنے لگی۔ اورہان نے صوفے کی طرف بڑھتے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی جو کچھ دیر پہلے چمک رہا تھا لیکن اب اس چہرے پر اداسی نے پہرہ ڈالا ہوا تھا۔ سونی ناک اس کے چہرے کو اور بھی اداس ظاہر کر رہی تھی۔ اورہان کو اس کی خالی ناک بالکل پسند نہیں تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھتا ایک نظر ٹرے پر ڈال گیا۔

URDU NOVEL BANK

گرم گرم بھاپ اڑاتا کافی کا بڑا گک ساتھ تین پلیٹوں میں مختلف سنیکس رکھے تھے۔ اسے اس وقت سچ میں کافی کی بہت طلب تھی۔ صبح سے ناشتہ کیا تھا اور اب دوپہر کے دو بج رہے تھے۔

"چائے کا ایک گک بھی لے کر آؤ۔"

اسے حکم دیتا وہ سر صوفے کی پشت سے لگا گیا۔

وہ پہلے سوال پوچھنے کی خاطر منہ کھولنے لگی پھر چپ چاپ کمرے دے نکل گئی۔ پانچ منٹ بعد وہ واپس آئی تو وہ کافی کا گک ہاتھ میں پکڑے بیٹھا تھا۔

visit for more novels:

www.urduromanbank.com "!!! یہاں بیٹھو آکر"

اس نے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بغیر کوئی سوال کیے آکر اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"یہ چائے ختم کر کے اٹھو گی یہاں سے تم اب اور ناشتہ کب کیا تھا؟؟"

اس کی سوال پر وہ نظریں چرا گئی۔

URDU NOVEL BANK

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے !!!!"

اب کی دفعہ وہ زرا اونچی آواز میں بولا تو صاحبہ کا سانس سینے میں اٹک گیا

"!!! مجھے بھوک نہیں تھی"

اس کے جواب پر وہ نفی میں سر ہلا گیا جیسے جانتا ہو کہ ایسا ہی کوئی جواب ملنے والا ہے۔

چائے کا کپ نیچے رکھو اور یہ سنیکیس لو پہلے۔ یہ پلیٹس خالی کر کے پھر چائے "پیو گی تم۔ خالی پیٹ مت پینا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اسے دیکھے بغیر کہتا اپنے ہاتھ میں پکڑا کافی کا گ لہوں سے لگا گیا۔

جہاں صاحبہ کو اس کی یوں فکر پر خوشی ہوئی وہیں اس کا بے پرواہ انداز دیکھ کر دل دکھ سے بھر گیا۔

کتنی محبت کرتا تھا وہ اس سے کتنا خیال رکھتا تھا اس کا پر اب جیسے وہ اس سے محبت کو بھلا ہی چکا تھا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ سب سوچ کر صاحبہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا۔

کھاؤ!!!۔"

وہ اسے یوں ہی بیٹھے دیکھ کر بولا تو ایک دم آنسو صاحبہ کی آنکھوں سے پھسلتے گالوں پر پھیل گئے۔

اسے یوں روتے دیکھ اوربان کا دل تڑپ اٹھا۔ وہ لاکھ اس سے نفرت کا اظہار کر لیتا پر وہ اس کی پہلی محبت تھی۔ اپنے دل میں صاحبہ کے لئے پینتی محبت کو وہ چاہ کر بھی ختم نہیں کر سکتا تھا نہ ہی وہ ایسا کرنا چاہتا تھا۔

visit for more novels:

ہاں وہ اس سے ناراض ضرور تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ صاحبہ کو اپنی غلطی کا احساس ہو کہ اس نے اپنے شوہر پر بھروسہ نہیں کیا تھا۔ وہ اس سے بے رخی برت کر اسے اس کی غلطی کا احساس کروانا چاہتا تھا تا کہ زندگی کا کسی اور مقام پر وہ اس پر بے اعتباری نہ کر سکے۔ پر یہ بھی سچ تھا کہ صاحبہ کے آنسو دیکھنا اوربان

URDU NOVEL BANK

بلوچ کے لئے دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔ اس کے آنسو اور ہان کا دل تڑپا کر رکھ دیتے تھے۔

یہ رونا بند کرو جانتی ہونا کہ کتنی چڑ ہے مجھے رونے دھونے والی لڑکیوں سے " ل۔ جلدی سے یہ سب ختم کر کے تیار ہو کر نیچے آ جاؤ ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں۔ تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں اور واپسی پر یہ برتن خالی کچن میں واپس جانے چاہئے۔

اپنے دل کی حالت سے بے چین ہوتا وہ اس پر حکم صادر کرنے کے بعد الماری سے اپنی مردانہ شال نکال کر کندھوں کے گرد پھیلاتا کمرے سے باہر نکل گیا تو صاحبہ بھی مرے مرے انداز میں سنیکس کی طرف ہاتھ بڑھا گئی۔

بھلا صاحبہ اور ہان کا حکم کیسے ٹال سکتی تھی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

آج زوہان اور شیفان کی مہندی تھی۔ صبح سے ہی ہویلی میں ہڑبڑی مچی ہوئی تھی۔ مہندی کے فنکشن کا انتظام پچھلے لان میں کیا گیا تھا۔ خوب صورت سجاوٹ نے اس جگہ کو چار چاند لگا دیے تھے۔

رخسار بیگم کی رات سے طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ دوائی لینے کے بعد اپنے کمرے میں ہی آرام کر رہی تھیں۔

وہ صبح سے اپنا ہوش بھولے ملازموں کے پیچھے پڑ کے اپنی نگرانی میں سب کام کروا رہی تھی۔ آخر وہ اس گھر کی بڑی بہو تھی اور اس کا فرض تھا یہ۔

رخسار بیگم کمرے میں تھی اس لئے ان کی غیر موجودگی میں صاحبہ بلا جھجھک بلا خوف اپنے کام سرانجام دے رہی تھی۔

وہ ابھی زوہان کو جوس دے کر آئی تھی۔ پارلر والی اسے تیار کرنے آچکی تھی۔ دور دراز سے مہمان بھی آنا شروع ہو چکے تھے۔

URDU NOVEL BANK

باہر نیم اندھیرا ہونے پر ہویلی کے باہر لگی لاسٹیں جلا دی گئی تھیں جس کی وجہ سے پوری ہویلی جگمگا اٹھی تھی۔

وہ تیز تیز ہاتھ چلاتی مہندی کے تھال ترتیب دے رہی تھی جب ناز بیگم وہاں آئیں۔

صاحبہ !!! بچے آپ ابھی تک یہاں ہو۔ وقت دیکھو کیا ہو گیا ہے۔ تیار نہیں " ہونا کیا ؟

ناز بیگم کے سوال پر وہ ہاتھ پونچھتی ان کی طرف پلٹی۔

visit for more novels:

"بس چھوٹی امی یہ تھوڑا سا کام رہ گیا ہے پھر جاتی ہوں میں۔"

ان کو جواب دیتی وہ پلٹنے لگی جب وہ آگے بڑھتی اس کا بازو تھام گئیں۔

صبح سے لگی ہو ہر کام ہو گیا جو رہ بھی گیا ہے وہ ملازم کر لیں گے آپ جاؤ " اپنے کمرے میں اور تیار ہو جاؤ جلدی سے۔ اورہان نے ایسے دیکھا تو غصہ کرے گا۔ جاؤ شاباش !!!-

URDU NOVEL BANK

ان کے زور دینے پر وہ چار ناچار مسکرا کر سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرح بڑھ گئی۔
 کمرے میں آنے کے بعد اس نے دروازہ بند کرنے کے بعد گلے میں پڑا دوپٹہ بیڈ
 پر اچھالا اور فریش ہونے باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔ جس وقت وہ فریش ہو کر
 کمرے میں واپس آئی رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ نو بجے رسم شروع ہو جانی تھی۔
 وقت کی قلت محسوس کرتے وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی جہاں وہ
 پہلے ہی اپنے اور اوربان کے آج کے فنکشن میں پہننے جانے والے کپڑے ہینگ
 کر چکی تھی۔

کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی جہاں اس کی
 جیولری اور میک اپ رکھا تھا پھر ہاتھ بڑھا کر اپنی تیاری مکمل کرنے لگی۔

وہ ابھی ڈیرے سے واپس لوٹا تھا جہاں پکوان کا انتظام کیا جا رہا تھا۔ اس نے
 لاؤنج میں کھڑے کھڑے نظریں اس پاس دوڑائی پر اسے وہ کہیں بھی نظر نہ آئی۔

URDU NOVEL BANK

ہولی مہمانوں سے بھری پڑی تھی۔ لڑکیاں تتلیاں بنی یہاں سے وہاں اڑتی پھر رہی تھیں۔ وہ ایک آخری نظر کچن کی طرف ڈالتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا دلفریب خوشبو اس کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ وہ آنکھیں بند کرتا اس مہک کو محسوس کرنے لگا۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے جیسے ہی وہ اگے بڑھا اس کی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بیٹھی صاحبہ کی پشت سے ٹکرائی۔ وہ جھک کر جوتا پہن رہی تھی۔

visit for more novels:

وہ ایک گرمی سانس بھرتا ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے لیتا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹاول سے سر رگڑتا کمرے میں آیا تو سامنے منظر پر نگاہ پڑتے ہی جی جان سے ٹھٹھک گیا۔ پیروں نے جیسے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا تھا اور آنکھیں سامنے نظر آتے دلفریب منظر پر چپک سی گئی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

اس نے پچھلے چار سالوں میں صاحبہ کو اس حلیے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ بھی تیار ہوتی تھی تو لبوں پر گلابی رنگ بکھیر لیتی تھی پر آج وہ پور پور سچی اس کے چاروں شانے چت کر گئی تھی۔

مسٹرڈ رنگ کے گھیر دار لنگے پر کمر کو ڈھانپتی اسی رنگ کی کام والی کرتی پہنے اور آتشی رنگ کا کرن لگا دوپٹہ ایک کندھے پر سیٹ کیے گلے میں آتشی اور سفید نگینوں سے مزین گلوبند اور اسی سے میچنگ آویزے پہنے وہ سانس روک دینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

گھنگھریالے سنہری بالوں کو درمیان سے مانگ نکال کر دونوں طرف سے بریڈز بنائے پشت پر کھلا چھوڑ رکھا تھا جب کے مانگ میں گلوبند سے میچنگ ٹکا جگمگا رہا تھا۔

ہری آنکھیں کاجل سے لبریز تھیں۔ گلابی گال مزید گلابی کیے گئے تھے جب کہ ہونٹ آتشی رنگ سے سب سے قہر برپا کر رہے تھے۔

ہاتھوں میں بھر بھر کر میچنگ چوڑیاں پہنی گئی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسے یک ٹک دیکھتا دھیرے دھیرے اس کی طرف قدم بڑھا گیا۔

اسے یوں اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ نظریں جھکا گئی پر دل میں ماشاء اللہ کہنا نہ بھولی کیوں کہ کالی شلوار قمیض پر آتشی ویسٹ کوٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔

وہ اس کے قریب آتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔ اس کے اچانک حملے پر صاحبہ کی دبی دبی سی چیخ نکل گئی۔

"قتل کرنا چاہتی ہو مجھے؟؟"

visit for more novels:

اس کی بوجھل آواز میں پوچھے گئے سوال پر وہ تڑپ اٹھی اور تیزی سے نفی میں سر ہلا گا۔

پھر اس قدر روح نشین کیوں لگ رہی ہو؟؟ ان ہری آنکھوں کو اس قدر قاتل "

!!! کیوں بنا رکھا ہے

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے چہرے پر جھکا سرگوشی کرنے لگا تو صاحبہ کا رنگ تخی نخت سرخ پڑ گیا۔ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ لرزتی پلکیں جھکا گئی۔

بہت پیاس لگ رہی ہے۔ حلق میں کانٹے چبھ رہے ہیں۔ تم پر لازم ہے کہ "!!! میری پیاس بھجانے کا اہتمام کرو

گھمبیر سرگوشی میں کہتا وہ دل کی پکار پر لبیک کہتے اس کے گلاب لبوں پر جھکتا اپنی پیاس بھجانے لگا۔

اس کی پیش قدمی پر وہ آنکھیں موندتی اپنی باہوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالتی اس کی مسمانیاں برداشت کرنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

خود کو سیراب کرتا وہ دھیرے سے پیچھے ہٹا تو وہ کپکپاتے نم ہونٹوں اور دہکتی رنگت کے ساتھ اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپاتی اپنی بے ترتیب سانسیں ہموار کرنے لگی۔

وہ اس کی کمر میں دونوں بازو ڈالتا اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا۔

URDU NOVEL BANK

"جانتی ہو میرا دل اس وقت کیا کر رہا ہے؟؟؟"

وہ جھک کر اس کے کان میں بولا تو وہ وہیں سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"!!! کہ تمہاری روح میں اتر جاؤں"

اس کے بے باک الفاظ صاحبہ کے بدن میں کپکپی طاری کر گئے۔ وہ مزید اس کے سینے میں چھپنے لگی۔

پر ابھی نہ موقع ہے نہ دستور۔ پر آج رات تمہاری جان لینے کا پورا ارادہ ہے میرا۔"
"خود کو ذہنی طور پر تیار کر لو کیوں کہ آج میری قید سے فرار ممکن نہیں ہوگا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنے الفاظ اس کے کان میں اتارتا وہ دھیرے سے اس کی صراحی دار گردن پر اپنے عنابی لب رکھتا پیچھے ہٹا تو اس کے سرخ پڑتے چہرے لرزتی پلکوں اور کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھتا بے ساختہ مسکرا دیا۔

URDU NOVEL BANK

ڈریسنگ ٹیبل سے ہیئر برش اٹھا کر اپنے بال بنائے اور پھر ڈھیر سا پرفیوم خود پر چھڑکنے کے بعد وہ جوتا پہنتا اس کی طرف بڑھا اور اس کی کمر کے گرد اپنا مضبوط بازو حائل کر گیا۔

"چلیں؟؟؟"

جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تو وہ سر ہلا گئی۔ اس کی کمر کے گرد یوں ہی حصار بنائے وہ اسے لیتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

@@@@

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بے چینی سے دونوں ہاتھ آپس میں مسلنے لگی جب ہاتھوں پر نظر پڑتے ہی ایک دم رک گئی۔ گلابی ہتھیلیاں مہندی سے سچی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ چلتی صاحبہ اس کے گال تھپتپا گئی۔

"پریشان مت ہو میری جان ریلیکس رہو۔"

صاحبہ کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ اسے لیتی اسٹیج کی طرف بڑھی جہاں کالی شلوار قمیض پر ملٹی رنگ کی ویسٹ کوٹ پہنے شہزادوں کی سی آن بان والا شیطان بلوچ براجمان تھا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ ایک ٹرانس میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

مونگیا رنگ کے بیش قیمت لہنگے میں سنہری دوپٹہ سر پر سجائے پھولوں کے گہنے پہنے لہنگے میں موجود آتش رنگ کے پھولوں سے ملتی جلتی لب سٹک لگائے باقی ہر طرح کے میک اپ سے پاک معصوم چہرہ لئے وہ اسے ایک پل کے لئے ٹھٹھکا گئی تھی پر اگلے ہی لمحے وہ ہوش میں آتا اپنی بے اختیاری پر خود پر لعنت بھیج گیا۔ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اٹھ کر اس شہزادی کا ویلکم کرنے کا پر وہ بے اختیار ہو کر کھڑا ہو چکا تھا اور اب واپس بیٹھ کر اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتا تھا اس لئے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامتا اسے اوپر چڑھنے میں مدد دینے لگا۔ اس کے مضبوط ہاتھ کا لمس پاتے ہی زوہان کا دل بے تحاشا دھڑک اٹھا۔ وہ اسے پھولوں سے سب سے جھولے پر بیٹھاتے اس کے پہلو میں بیٹھا تو زوہان بے ساختہ جھجھکتی پیچھے کو کسک گئی۔

URDU NOVEL BANK

شیفان کو اس کی حرکت پر خوب تاؤ آیا پر سب گھر والوں اور مہمانوں کی موجودگی میں خود پر قابو پا گیا پر پھر پورے فنکشن میں نہ ہی اس کے قریب ہوا اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔

صاحبہ اور اوربان رسم کرنے کے لئے ایک ساتھ اسٹیج پر آئے تو انہیں ساتھ دیکھتے پل بھر کے لئے رخسار بیگم کی آنکھوں میں چمک آئی پر اگلے ہی لمحے وہ نظریں پھیر گئیں۔

رسم کے بعد فوٹو شوٹ ہوا جس میں جہاں اوربان کی نزدیکیوں اور ہاتھوں کی بے باک حرکتوں نے صاحبہ کو لال پڑنے پر مجبور کیا وہیں شیفان کا سپاٹ انداز زوبان کے سانس سکھا گیا تھا۔ فوٹو شوٹ کے بعد زوبان کی تھکن دیکھتے صاحبہ اسے کمرے میں لے گئی۔ اوربان نے ان دونوں کا کھانا زوبان کے کمرے میں ہی بھیج دیا تھا۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

صاحبہ اسے کھانا کھلا کر باہر انتظامات دیکھنے چلی گئی پر جاتے جاتے اسے تاکید کر گئی تھی کہ فریش ہو کر سو جائے۔

اس کے جانے کے بعد زوہان اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔ اس نے سب سے پہلے دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا اور پھر ایک ایک کرتی پھولوں کی جیولری اتارنے لگی۔ وہ اپنے کام میں مگن تھی جب ایک دم کمرے کی بتی گل ہو گئی۔

پہلے پہل وہ سمجھی کہ پیچھے سے کوئی خرابی آ گئی ہو گی لائٹ میں پر اگلے ہی پل کمرے میں کسی دوسرے شخص کی موجودگی نے اس کے حواس سلب کر لئے۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی یا سمجھتی اس کی کمر کے گرد لپیٹ جانے والے ہاتھ نے اسے تھرا کر رکھ دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ چیخنے کے لئے منہ کھولتی، مقابل وجود اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ جماتا اس کے الفاظ قید کر گیا۔

@@@@@

اس سے پہلے کہ وہ چیخنے کے لئے منہ کھولتی، مقابل وجود اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ جماتا اس کے الفاظ قید کر گیا۔

وہ بھرپور مذاہمت کرتی خود کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی پر ہر کوشش بیکار۔

وہ آخری ہربہ استعمال کرتے اپنے منہ پر جمے مردانہ ہاتھ پر اپنے دانت گاڑ گئی۔
مقابل وجود اس سے اس حرکت کی بالکل بھی توقع نہیں کر رہا تھا اس لئے ایک دم بلبلا کر رہ گیا۔
visit for more novels:
www.urduromelbank.com

"!!!! آہ جنکلی بلی"

وہ ایک دم اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تو زوہان تیزی سے رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

کھرکی سے جھانکتے چاند کی روشنی میں نظر آتے شخص کو دیکھ کر زوہان کا منہ کھلا
کا کھلا رہ گیا۔ اسے اس انسان سی بلکل بھی یہ امید نہ تھی۔

"!!! آ۔۔۔ آپ"

ہڑبڑا کر کہتی وہ تیزی سے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے موبائل کی فلیش لائٹ آن کر
گئی۔

"!!! کیا کھاتی ہو تم؟؟ اتنے تیز دانت"

وہ اپنا ہاتھ سہلاتا بولا تو اس کے منہ کے تاثرات دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی
زوہان کی ہنسی چھوٹ گئی جسے شیفان نے کٹیلی نظروں سے دیکھا تھا۔

"تو آپ کو کس نے بولا تھا کہ یوں چوروں کی طرح میرے کمرے میں آئیں۔"

وہ لاپرواہی سے بولی تو شیفان نے کھا جانے والی نظروں سے اس کو دیکھا۔

وہ ایک دم چار قدم آگے آتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچ
گیا۔ اس کی اچانک حرکت پر زوہان کی چیخ نکل گئی۔

URDU NOVEL BANK

"بہت زبان چلنے نہیں لگ گئی تمہاری؟؟"

اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتا اس کا چہرہ اونچا کرتے بولا تو اس کی اس قدر نزدیکی پر زوہان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"!!! اک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔ چھ۔۔۔ چھوڑیں پلیز"

وہ سرخ پڑتی اس کے حصار میں کسمسانے لگی تو اپنی بے خودی پر خود پر لعنت بھیجتا وہ اسے ایک دم چھوڑ گیا جس کے باعث اس کی کمر ایک جھٹکے سے پیچھے ڈریسنگ ٹیبل پر لگی۔ وہ سسک کر رہ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری بات کان کھول کر سن لو اتنا ہواؤں میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

تم میری من چاہی نہیں بلکہ ان چاہی بیوی بننے جا رہی ہو اس لئے ہواؤں میں اڑنے کی بجائے اپنے قدم زمین پر جما کر رکھو یہ نہ ہو کر ہواؤں میں اڑنے کی

"!!! خواہش میں تم پیروں نیچے موجود زمین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو

اس کا ٹھنڈہ ٹھار لہجہ زوہان کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا۔

URDU NOVEL BANK

مجھے یقین ہے کہ میں آپ کے دل کی زمین پر مضبوطی سے اپنے قدم جما لوں"

"!!!!!!گی۔ ہواؤں میں اڑنے کی خواہش بھی کسے ہے

دل بڑا کرتی وہ کہہ اٹھی جس پر شیطان غور سے اسے دیکھنے لگا۔

"!!!!!!بلی کے خواب میں چھیچھڑے"

استزایہ کہتا وہ ہاتھ جھلا اٹھا۔

"!!!!!!آپ مجھے میرے ارادوں میں ہمیشہ ثابت قدم پائیں گے"

وہ نظریں جھکاتی ایک جرب سے بولی تو وہ داد دینے والے انداز میں سر ہلا گیا۔

www.urduromelbank.com

"چلو کل رات دیکھ لیں گے کہ کون کتنے پانی میں ہے۔"

گہری نظر اس پر ڈالتا وہ واپس جانے کی خاطر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"!!!!!!اور ہاں"

URDU NOVEL BANK

وہ جاتے جاتے مڑ کر بولا تو زوہان نظریں اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

میں چاہتا ہوں کل تم اپنا پور پور میری خاطر سجاؤ آخر تمہیں "تمہاری" محبت کا "!!! حسین خراج بھی تو بخشنا ہے

آنکھ مار کر کہتا وہ سیٹی کی دھن بجائے وہاں سے نکل گیا جب کہ زوہان سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔

@@@@@

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

وہ کچن میں کھڑی بے مقصد چیزیں جھاں سے وہاں کر رہی تھی۔ رات کا ایک بج چکا تھا پر اس کی اپنے کمرے میں جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ !!! یہاں کیوں کھڑی ہو اب تک بیٹا؟؟ کمرے میں جا کر آرام کرو صبح"
 پھر سارا دن بھگ دوڑ میں گزر جائے گا۔ آرام نہیں کرو گی تو تھک جاؤ گی۔ جاؤ
 !!! شہاباش

ناز بیگم کے کہنے پر بھی وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئی۔

!!! میں بس جانے ہی والی تھی۔ آپ بھی جا کر آرام کریں میں چلی جاتی ہوں"
 وہ کئی چھڑواتی بولی۔

نہیں آپ جاؤ پہلے ورنہ پھر کوئی نہ کوئی کام کرنے لگ جاؤ گی۔ چلو شہاباش"
 visit for more novels:
 www.urdu-novelbank.com
 !!!

ان کے زور دینے پر وہ بے بسی سے سر ہلاتی کچن سے نکل گئی۔ کمرے کی طرف
 جاتے اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔ اورہان کی باتیں یاد آتے اس
 کے گال کان تک سرخ پڑ گئے۔

URDU NOVEL BANK

کمرے کے باہر کھڑے ہو کر اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

اوربان نائٹ سوٹ میں ملبوس بیڈ پر نیم دراز تھا۔ اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

صاحبہ اسے ایک نظر دیکھ کر دروازہ لاک کرتی ڈیسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی اور ایک ایک کر کے اپنی جیولری اتارنے لگی۔

"میری مدد چاہئے؟؟؟"

visit for more novels:

وہ اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوتا اس کی طرف جھک کر پوچھنے لگا تو وہ تیزی سے نفی میں سر ہلا گئی پر وہ اس کے اشارے کو نظر انداز کیے ہاتھ بڑھا کر اس کی پشت پر بکھرے بال ایک کندھے پر ڈالتا اس کی گردن میں پہنے گلوبند کو اتارنے لگا۔ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتی صاحبہ تمھرا اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

گلو بند اس کی گردن سے جدا کر کے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھنے کے بعد وہ جھک کر اپنی کھڑی ناک اس کی دودھیا ملائم گردن پر سہلانے لگا۔ اس کے لمس اور گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ سختی سے دونوں آنکھیں بند کر گئی۔ جان تو تب نکلی جب وہ اپنے دھکتے ہونٹ اس کی گردن پر رکھ گیا۔

صاحبہ اپنی سسکی روکنے کی خاطر لب دانتوں تلے دبا گئی۔

تمہاری خوشبو بہت دلفریب ہے۔ جی چاہتا ہے یہ خوشبو میری روح تک میں اتر جائے۔"

بوجھل سرگوشی میں اس کو سرتاپہ سرخ ہونے پر مجبور کرتا وہ ہاتھ اس کے کان کی طرف بڑھا گیا۔

باری باری اس کے دونوں کانوں کو بھاری آویزوں سے آزاد کرنے کے بعد وہ اس کے کانوں کی لو اپنے ہونٹوں سے سہلانے لگا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی عنایتوں پر صاحبہ سے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ اس کی نازک ٹانگیں اس کا بوجھ اٹھانے سے انکار کرتی اور ہان جھک کر اسے اپنی باہوں میں بھر گیا۔ گرنے کے خوف سے صاحبہ ایک دم اس کے گلے میں اپنی باہوں کا ہار ڈال گئی۔

وہ اسے کسی نازک پھول کی طرح اپنی باہوں میں سمیٹے بیڈ کی طرف بڑھا اور اسے بیڈ پر ڈالتا خود اس کے اوپر جھک آیا۔

"!!! سردارنی"

اس کی پکار پر صاحبہ تڑپ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ کتنی مدت کے بعد اس نام سے پکارا تھا اس نے۔ صاحبہ کی آنکھیں بے ساختہ نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔

"!!! اوں ہوں"

نفی میں سر ہلا کر اسے رونے سے منع کرتے وہ اس کے سبز نگینوں کو چوم گیا۔

URDU NOVEL BANK

جانتی ہو بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔ اتنی کہ جسے کوئی پیمانہ ماپ ہی نہیں" سکتا۔ تمہاری محبت میں دل بڑا کر کے ہر خطا معاف کر رہا ہوں۔ تمہارے ساتھ ایک پر سکون اور حسین زندگی کی شروعات کرنا چاہتا ہوں۔ کیا اس سب میں تم "میرا ساتھ دو گی؟؟؟"

اس کے سوال پر صاحبہ لرزتی ہوئی سر ہلاتے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔ آج چھپنے کا نہیں بلکہ کھل کے سامنے آ جانے وقت ہے جان اورہان !!! آپ" کے یہ گریز کسی کام کے نہیں آج کی رات اور اس کے بعد آنے والی ہر رات

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

!!!"

اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا بولا تو صاحبہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گئی۔

اورہان بھی اس کی قربت میں مدہوش ہوتا اس کی صراحی دار گردن میں چہرہ چھپاتا ہاتھ بڑھا کر کمرے میں جلتی واحد بتی بھی گل کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

وہ رات ان کے ملن کی رات تھی اور اس رات وہ کسی کو بھی ان دونوں کے درمیان نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔ پھر چاہے وہ سرکتی ہوا ہو یا ماحول کو روشن
!!!! کرتی روشنی

صاحبہ آنکھیں موندتی خود کو اور بان کے حوالے کر گئی۔ اگر وہ مہربان ہو رہا تھا تو
صاحبہ کیوں کفران نعمت کرتی؟؟؟

دھیرے دھیرے سرکتی رات ان کی محبت اور قربت کی تپش کو بڑھاتی چلی جا
رہی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

@@@@@

اگلی صبح بہت روشن اور حسین تھی۔

URDU NOVEL BANK

اوربان نے سوتے میں ہی ہاتھ بڑھا کر صاحبہ کو اپنے حصار میں لینا چاہا پر وہ تھی کہ اس کے قریب ہی نہ آرہی تھی۔ اوربان نے آنکھیں کھول کر اسے اپنے قریب کرنا چاہا تو خالی بستر دیکھ کر سخت بدمزہ ہوا۔

وہ اٹھنے کے بعد سب سے پہلے اسے اپنے حصار میں لے کر اس کے چہرے کا دیدار کرنا چاہتا تھا۔

اس نے نظریں گھما کر دیکھا تو وہ آئے کے سامنے کھڑی اپنے نم بال سنوار رہی تھی۔

وہ کمبل پیچھے کرتا اپنی جگہ سے اٹھا اور مضبوط قدم اٹھاتا اپنی شریک حیات کی طرف بڑھنے لگا۔

اس کے قریب پہنچ کر وہ اپنے مضبوط ہاتھ اس کی کمر کے گرد باندھتا اس کی گردن میں سر چھپاتا اس کے جسم سے اٹھتی دلکش مہک کو محسوس کرنے لگا۔ شیشے میں نظر آتے ان دونوں کے عکس کو دیکھتی صاحبہ کی رنگت سرخ پڑ گئی۔

URDU NOVEL BANK

"!!! زندگی کی نئی صبح مبارک میری جان"

وہ بوجھل آواز میں سرگوشی کرتا بولا تو اس کے بولتے لب صاحبہ کی گردن کو چھوتے اسے نئے امتحان میں ڈال گئے۔

رات صاحبہ اسے ساری بات بتا چکی تھی کہ کس طرح انور چودھری نے اسے دھوکے سے اوربان کو بلانے کے لئے بولا اور پھر صاحبہ کو اوربان کی زندگی کی دھمکی دے کر نکاح کے لئے مجبور کیا۔ اوربان دل بڑا کرتے اسے معاف کر چکا تھا کیوں کہ وہ اپنی زندگی میں صرف خوش حالی چاہتا تھا اب۔

اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی سردار کی جان۔ میں آنکھیں کھولتے ہی تمہیں آنکھوں "میں بسائے اپنی باہوں میں بہرنا چاہتا تھا۔

اس کی بات پر صاحبہ نے ہلکی سی گردن موڑ کر اسے دیکھا تو اپنی گردن میں چھپے اس کے گھنے بالوں والے سر کو دیکھتے چہرہ سرخ پڑ گیا۔ اس قدر قربت پر دل دھڑک اٹھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ۔۔۔ مجھے فریش ہونا تھا۔ نیچے جا کر ناشتے کا انتظام دیکھنا ہے۔ مہمان اٹھ گئے۔
"ہوں گے۔"

وہ اپنی کمر پر رکھے اس کے مضبوط ہاتھوں پر اپنے نازک ہاتھ رکھ کر اسے اپنے
جلدی اٹھنے کی وجہ بتانے لگی۔

"!!! اوکے آج کے لئے معاف کیا لیکن آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے"

محبت سے کہتے اس نے صاحبہ کے گال پر لب رکھے تو وہ مسکراتی ہوئی سر ہلا
گئی۔

visit for more novels:

آپ فریش ہو جائیں آپ کے کپڑے ہینگ کر دیے ہیں میں نے۔ فریش ہو"
"!!! کے نیچے آ جائے گا آپ ناشتہ تیار کرواتی ہوں تب تک میں

وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹتی بولی تو اورہان مسکراتے
ہوئے جھک کر اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھو گیا۔

"!!! جو حکم میری جان"

URDU NOVEL BANK

مسکرا کر کہنے کے ساتھ وہ ایک بھر پور نظر اس پر ڈالتا اچانک اس کے چہرے پر جھکا اور پل بھر میں اس کی سانسوں کو قید کر گیا۔ اس کی سانسیں خود میں اتارنے کے بعد وہ جس طرح تیزی سے جھکا تھا اسی تیزی سے ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا جب کہ پیچھے کھڑی صاحبہ اپنی سانسیں ہموار کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو گئی۔

@@@@@

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "!!!! بھابھی میرا دل بہت گھبرا رہا ہے"

اس کی بات پر صاحبہ نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا جو لال عروسی لباس میں پور پور سبھی لال ہونے کے بجائے پیلی ہی ہوتی جا رہی تھی۔

صاحبہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلانا شروع کر دیا جو ٹھنڈہ پڑ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! صابرہ بی بی آپ جائیں ایک گلاس فریش جوس لادیں پلیز"

پاس کھڑی ملازمہ کو جوس لانے کا کہنے کے بعد وہ وہیں زوہان کی قریب بیٹھ گئی۔

کیوں پریشان ہو رہی ہو میری جان ریلیکس رہو۔ شیفان بھائی کوئی بھوت تھوڑی"

"ہیں جو تمہیں کھا جائیں گے۔"

وہ اسے ہلکا کرنے کی خاطر مذاق کرتی بولی تو زوہان اس کی بات پر مسکرا بھی نہ سکی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنی پیاری لگ رہی ہو تم۔ اگر یہ ہونق تاثرات کی جگہ چہرے پر پیاری سی"

مسکان سجا لو گی نہ تو یقین مانو تمہارے روپ کو چار چاند لگ جائیں گے۔ آج تمہارا

سب سے خاص دن ہے اور یہ بار بار نہیں آئے گا اس لئے پریشان ہونے کی

"بجائے خوشی سے انجولے کرو۔"

URDU NOVEL BANK

وہ پیار سے زوہان کا ہاتھ سہلاتی بولی تو وہ بے ساختہ مسکرا دی۔ واقعی یہ دن اس کی زندگی میں بار بار تھوڑی آتا تھا۔

"شاباش ایسے ہی ہنستی نظر آؤ مجھے اور ----"

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

"صاحبہ بی بی کو سردار ان کے کمرے میں بلا رہے ہیں۔"

ملازمہ پیغام پہنچا کر جا چکی تھی۔

"تم ایزی رہو میں بس تمہارے لالا کو دیکھ آؤں کوئی کام ہو گا ان کو۔"

وہ زوہان کا چہرہ تہپتہپا کر بولی تو وہ مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی۔

صاحبہ کے جانے کے بعد رومیصہ کا سوچتے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس کی زندگی کے اتنے خاص دن اس کی بہن اس کے ساتھ نہیں تھی وہ کیسے خوش ہو سکتی تھی۔

@@@@@

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ خالی پڑا تھا۔

"مجھے بلا کر جناب خود نہ جانے کہاں غائب ہو گئے۔"

خود سے بولتی وہ جھک کر بیڈ پر پڑا ٹاول اٹھانے لگی۔ جیسے ہی وہ سیدھی ہوئی اس کے ناک کے نتھنوں سے دلفریب خوشبو ٹکرائی اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بسا وجود اسے اپنے حصار میں قید کر گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

. صاحبہ کی لرزتی پلکیں عارضوں پر جھک گئیں

"کیا تمہیں محسوس نہیں ہوتی؟؟"

اس کی گھمبیر سرگوشی میں ادا کیے گئے لفظ صاحبہ کے گال کو چھونے لگے تو اس کی رنگت دہک اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

"اُک۔۔۔ کیا؟؟"

بہت مشکل سے یک لفظی سوال ٹوٹ کر لبوں سے ادا ہوا تھا۔

میرے دل کی دھڑکن جو بے طرح تمہیں پکارتی ہے !!! میری سانسیں جو تمہاری " سانسوں کی حدت محسوس کرنے کو بے تاب رہتی ہیں !!! کیا تمہیں محسوس نہیں ہوتا؟؟؟"

اس کی نرم گرم سانسوں کے ساتھ ساتھ اس کے الفاظ بھی جان لیوا تھے صاحبہ کے لئے۔

visit for more novels:

اس کی خاموشی کو محسوس کرتا وہ اسے کندھوں سے تھام کر اپنے روبرو کر گیا۔

"!!! سجان الہ!"

اس کے حسین چہرے پر نظر پڑتے ہی یہ الفاظ بے ساختہ عنابی لبوں سے پھسلے تھے۔

"جانتی ہو اس دنیا میں سب سے خوبصورت کیا ہے؟"

Vist For More Novels : www.urduromanovelbank.com

URDU NOVEL BANK

""!! تمہارا وجود"

وہ اسے خود سے قریب کرتا اپنی گہری محبت بھری نظروں کے حصار میں قید کر گیا۔

"جانتی ہو اس دنیا کا سب سے حسین مقام کون کا ہے؟"

""!! تمہاری پناہیں"

وہ دھیرے سے اسے اپنے حصار میں لیتا اپنے لباس سے اٹھتی مہک اس تک منتقل کرنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"جانتی ہو اس دنیا میں سب سے گہرا کیا ہے؟"

""!! تمہارے یہ سبز نین کٹورے"

وہ ایک جذب کے عالم میں جھکتا ان سبز نگینوں کو ہولے سے چھو کر معتبر کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

"جانتی ہو مجھے سب سے زیادہ عشق کس چیز سے ہے؟"

"!!! اس خوبصورت ناک کی اٹھان اور اس میں چمکتی اس بالی سے"

پر شدت مگر دھیمے لہجے میں کہتا وہ جھک اس کی ناک کی چمکتی بالی کو چھو گیا۔

"جانتی ہو میرے لئے تمہاری تعریف کیا ہے؟"

سراپا محبت و عزت !!! تم میری عشق کی حدوں کو چھوتی محبت ہی نہیں میری"

عزت بھی ہو جس کی حفاظت ازل سے مجھ پر فرض کر دی گئی ہے !!!"

صاحبہ سے اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا مشکل ہونے لگا تو اس کی کیفیت بھانپتا وہ

اسے خود میں قید کر گیا جو ڈل گولڈن رنگ کا سنہری کام والا پیروں کو چھوتا لباس

پہنے سولہ سنگھار کیے پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ شاید زندگی میں پہلی دفعہ اتنا تیار

ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اتنا تیار کیوں ہو گئی میری زندگی نظر لگوانی ہے کیا؟؟ میں تو تمہاری سادگی میں " بھی تم پر مر مٹنے کو تیار بیٹھا ہوتا ہوں پھر یوں سچ دہج کر مجھ معصوم پر ظلم "!!!! کیوں کر رہی ہو۔ کہیں کا نہیں چھوڑو گی تم مجھے

وہ جس طرح بے بسی سے بولا ایک دم صاحبہ کی ہنسی چھوٹ گئی اور وہ سب بھولتی کھلکھلا کر ہنس دی۔

اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد اور بان نے اس پر سے نظریں ہٹالیں۔ اسے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں صاحبہ کو اس دیوانے کی نظر ہی نہ لگ جائے۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com
اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جتنے پیسے ہاتھ میں آئے وہ صاحبہ کے سر سے وار کر اسے نرمی سے چھوڑتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"رانی یہ لو یہ پیسے رکھ لو صدقے کے ہیں۔"

پاس سے گزرتی رانی کو پیسے پکڑا کر وہ واپس کمرے میں آتا دروازہ بند کر گیا جب کہ اس کی حرکت پر صاحبہ اب تک سرخ کھڑی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"اتنا کچھ کون کسی پر وارتا ہے؟"

اس کے قریب آنے پر وہ نظریں جھکاتی پوچھنے لگی تو اوربان مسکرا دیا۔

"!!! مرزا اوربان بلوچ وارتا ہے اور وہ بھی صرف صاحبہ اوربان بلوچ پر"

وہ اس کے نرم و ملائم ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کر گیا۔

میں نے تو اپنا سب کچھ تم پر وار دیا ہے۔ انائیں کیا وفائیں کیا جزائیں کیا"

"!!! سزائیں کیا

وہ جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معتبر کر گیا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

"چلیں؟؟؟"

اس کے سامنے جھک کر ایک ہاتھ سینے پر رکھتے دوسرا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا

تو وہ تمنائیت سے مسکراتی اس کی کشادہ ہتھیلی پر اپنا نازک ہاتھ دھر گئی جسے

اوربان اپنی مضبوط گرفت میں لیتا اس کے ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھا گیا۔

@@@@@

وہ سچے سنورے کمرے میں بیٹھی بے چینی سے آنے والے وقت کو سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے رخصتی کے بعد صاحبہ اور چھوٹی ماں اس کو شیخان کے کمرے میں بیٹھا گئی تھیں۔

اب اس کے ری ایکشن کا سوچ سوچ کر زوہان کے ٹھنڈے پسینے چھوٹ رہے تھے کیوں کہ نکاح سے لے کر رخصتی تک وہ کافی زیادہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

visit for more novels:

میں آخر ان کا انتظار کر ہی کیوں رہی ہوں۔ میں کون سا ان کی من پسند "دلہن ہوں جو یوں سچ سنور کر بیٹھی ان کا انتظار کر رہی ہوں اور وہ آ کر مجھے اپنی "دلہن کے روپ میں بیٹھے دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔

URDU NOVEL BANK

تلخی سے سوچتے اس نے گھونگھٹ الٹا اور اپنا بھاری لہنگا دونوں ہاتھوں میں پکڑتی بیڈ سے نیچے اتر آئی۔ اب اس کا رخ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف تھا تا کہ سب سے پہلے بھاری زیورات سے جان چھڑوا سکے۔

دل تھا کہ خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اسے کیا پتا تھا کہ محبت میں اس قدر ناقدری ہوتی ہے انسان کی۔ آخر وہ بھی ایک لڑکی تھی اور ہر لڑکی کی طرح اپنی شادی کو "لے کر اس کے بھی کچھ ارمان تھے پر اس پر ستم یہ ہوا تھا کہ وہ "من پسند نہیں تھی۔

آج بہت زیادہ سنا گیا ایک جملہ بار بار اس کے کانوں میں گونجتا اسے ازیت دے رہا تھا۔

"دلہن وہی جو پیا من بھالے"

کس قدر ازیت ناک جملہ تھا یہ۔ ان سب سوچوں میں ڈوبی وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ رہی تھی۔ آنکھوں کے گوشے نم پڑ گئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

ابھی اس نے بیڈ سے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آدھا سفر ہی طے کیا تھا جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

اس نے جوں ہی گردن موڑ کر آنے والے کی طرف دیکھا تو دھڑکنیں سست پڑ گئیں۔

سامنے ہی وہ کالی شیروانی زیب تن کیے سرد تاثرار چہرے پر سجائے پوری شان سے کھڑا تھا۔ اسے یوں کمرے کے بیچ و بیچ کھڑے دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل نمودار ہو گئے۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔ اس دوران وہ شیروانی اتار کر صوفے پر پھینک چکا تھا۔

کیا محترمہ زوہان صاحبہ کو کسی نے یہ نہیں بتایا کہ پہلے دن اوپس پہلی رات "اکی دہن کس طرح بیہو کرتی ہے؟"

اس کی کاٹ دار آواز پر زوہان تھوک نگلتی حلق تر کرنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

وہ۔۔ وہ مجھے لگا کہ آپ۔۔۔ آپ دیر سے آئیں گے۔ اس لئے میں۔۔۔۔ جا رہی" "!!! تھی میرا مطلب فریش ہونے جا رہی تھی

وہ اٹک اٹک کر بولتی دونوں مٹھیاں سختی سے بھیج گئی۔

دیر سے آتا یا نہ آتا یہ تمہارا مسئلہ نہیں تھا۔ فوراً جاؤ اور بیڈ پر گھونگھٹ نکال کر" "بیٹھو۔

اس کے حکم پر وہ ہنوت بنی اسے دیکھنے لگی جب کہ اسے حکم دیتا وہ خود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

visit for more novels:

مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق وہ بیڈ کی طرف بڑھ گئی اور اسکا پیسلا کر گھونگھٹ اوڑھ کر بیٹھ گئی۔ دماغ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر یہ شخص کیا چاہتا ہے۔

آدھے گھنٹے کے بعد باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو زوہان کا سانس اٹک گیا۔

URDU NOVEL BANK

زوبان کو اس کے بھاری قدموں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی جو بیڈ کی طرف ہی آرہی تھی۔

پھر وہ آکر اس کے نزدیک تر اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ زوبان نے سختی سے آنکھیں بند کر لیں۔

شیفان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کے آگے پڑا گھونگھٹ الٹا تو وہ مزید سختی سے آنکھیں بند کر گئی۔

"!!! اوپن یور آئیز"

visit for more novels:

اس کی بھاری آواز میں دے گئے حکم پر زوبان کپکپاتے ہوئے بھینچ گئی۔

"!!! آئی سیڈ اوپن یور آئیز"

وہ اب کی دفعہ زور دے کر بولا تو زوبان ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول گئی۔ اسے بھر پور نظروں سے دیکھتا شیفان اس کے سامنے ہی نیم دراز ہو گیا۔ اسے زوبان کے تیز تیز دھڑکنوں کی آواز یہاں تک آتی محسوس ہو رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"تم جانتی ہو آج تم کیسی لگ رہی ہو؟؟"

اس کے سوال پر وہ چونک کر اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں اس پل کچھ الگ ہی نظر آ رہا تھا۔

"اگ---کیسی؟؟"

نہ جانے کیوں وہ یہ سوال کر گئی۔

"جان لیوا حد ک خوبصورت!!!! مگر----"

اس کی بات زوہان کا سانس روک گئی پر وہ خود بھی رک گیا۔ وہ بے تابی سے مگر کے بعد کا جملہ سننا چاہتی تھی پر اگلے ہی پل ایک سوچ اس کے دماغ میں آتی . اسے تلخی سے مسکرانے پر مجبور کر گئی

مگر یہ جان لیوا حد تک خوبصورت دکھنے والی لڑکی آپ کی "من پسند" نہیں بلکہ "مسلط کی گئی لڑکی ہے۔ یہی کہنا چاہتے ہیں نا آپ؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کے تلخ لہجے میں ادا کیے گئے تلخ جملے پر شیطان کے ماتھے پر یک نخت بل نمودار ہوئے اور وہ لگے ہی پل اسے بازو سے تھام کر ایک جھٹکے سے اپنی طرف کہینچ گیا۔

جھٹکا لگنے کے سبب وہ ایک دم اس کے اوپر آگری۔ وہ جو نیم دراز تھا اسے ساتھ لئے بیڈ پر پیچھے کی طرف گر پڑا۔

"کیا میں نے تمہیں اجازت دی؟"

اس کے سنجیدگی سے پوچھے گئے سوال پر وہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!! جواب دو"

اس کی نازک کمر پر ہاتھ کی گرفت سخت کرتے اس نے دوبارہ پوچھا وہ وہ لب دانتوں تلے دبا گئی۔ آنکھیں نہ جانے کیوں پھر سے نم ہونے لگی تھیں۔

"!!! جو حقیقت ہے وہی بیان کی ہے"

URDU NOVEL BANK

آنسوؤں سے بھاری آواز میں کہتی وہ لب دباتی سسکی روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

وہ ایک دم کروٹ بدلتا اسے بیڈ پر منتقل کرنے کے بعد خود اس پر جھک آیا۔
"کیا چاہتی ہو؟؟؟"

اس کے سوال پر وہ پر شکوہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔"

خفگی سے کہتی شیفان کی گہری نظریں خود پر محسوس کرتی وہ خفت کے احساس سے چہرہ موڑ گئی تو اس کی دودھیا گردن شیفان کے سامنے واضح ہو گئی۔

وہ جو اس کے سرخ لبوں کو چھوتے نتھ کے موتی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا اس کی صراحی دار گردن کے نظارے پر خود کو تشنہ لب محسوس کرنے لگا۔

اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے روبرو کرتے وہ بھوری آنکھیں سیاہ آنکھوں میں ڈال گیا۔

URDU NOVEL BANK

میری بات بہت دھیان سے سننا زوبا !!! میں جو بھی کہنے جا رہا ہوں اپنے "
"پورے ہوش و حواس میں کہنے والا ہوں -

اس کی بات پر زوبان کا تیزی سے دھڑکتا دل پل بھر میں جیسے ساکت پڑ گیا۔ وہ
کیا کہنے والا تھا؟ کیا وہ ان دونوں کا رشتہ ختم کرنے جا رہا تھا۔

"زوبان میں اپنے پورے ہوش و حواس میں ----"

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتا زوبان کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ساتھ ہی
گردن ایک طرف لڑکھ گئی۔ شیطان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!!! زوبان !!! ویک اپ"

وہ اس کا چہرہ تہیہ تپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا پر وہ بے
ہوش پڑی تھی۔

اس نے سب سے پہلے ہاتھ بڑھا کر اس کو زیوروں کی قید سے آزاد کروایا پھر پانی
اس کے منہ پر چھڑکا۔ اس سے کے دوران وہ مسلسل اسے آوازیں دے رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ تو بس لفظی چھیر چھاڑ کے رہا تھا اسے کیا پتا تھا کہ وہ اس کی باتوں کو اس قدر سیریس لے لے گی۔

آخر کہیں جا کر اس نے دھیرے سے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو اس کی جان میں جان آئی۔

"کیٹی!!!! ٹھیک ہونا؟؟؟"

اس کی آواز سنتے ہو وہ اس کی بات یاد کرتی بلند آواز میں رونے لگی۔

آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ اگر مجھے چھوڑنا ہی تھا تو شادی ہی کیوں کی؟؟؟

شادی کی پہلی ہی رات مجھے طلاق دے کر آپ میرے کردار کو کیوں مشقوق بنانا

"!!!! چاہتے ہیں۔ ایک محبت ہی تو کی تھی۔ اس کی اتنی بڑی سزا

اس کے یوں رونے اور ایسی باتوں پر شیفان بوکھلا گیا۔

*ہشش!!!! کیا ہو گیا ہے میری جان پوری بات تو سن لو میری۔"

وہ اسے کچھ سوچنے کا موقع دے بغیر اسے سختی سے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

"!!!م۔۔۔مجھے نہیں سننی پلیر"

وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔ رونے میں کمی آچکی تھی۔ یہ شاید اس کے سینے سے لگنے کا نتیجہ تھا۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں پورے ہوش و حواس میں اس بات کا اقرار کرنا کرنا۔
چاہتا ہوں کہ پرانی ساری باتوں کو بھول کر مجھے تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی
"شروع کرنی ہے۔"

اس کی بات پر زوہان کی آنکھیں پھیل گئیں۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

visit for more novels:

میں چاہتا تو نفرت کا اظہار کرتے ہوئے تمہیں دھتکار سکتا تھا پر اگر میں ایسا کرتا
تو مجھے مرد کون کہتا؟؟ ایک مرد کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا اپنی بیوی کے
ساتھ۔ میں نے پہلے جو کچھ بھی کہا وہ اس لئے کیوں کہ میں بے یقینی کی حالت
میں تھا۔ میں نے کبھی تمہیں اس نظر سے نہ دیکھا تھا نہ ہی سوچا تھا۔ پر اب
جب کہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے ہم دونوں ایک پاک بندھن میں بندھ چکے ہیں تو

URDU NOVEL BANK

میرے دل نے گوارا نہیں کیا کہ تم سے ایسا سلوک کروں۔ میں سب باتیں بھول کر ایک نئی خوشگوار زندگی کی ابتدا کرنا چاہتا ہوں کیا تم اس میں میرا ساتھ دو گی؟؟؟

شیفان نے محبت بھرے لہجے میں کہتے اس کے حنائی ہاتھ کو اپنی گرفت میں لے کر اس پر اپنے لب رکھے۔

زوہان سے اس سب پر یقین کرنا مشکل تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی خواب!!!! دیکھ رہی ہے۔ ایک حسین خواب

پھر اس نے شیفان کی طرف دیکھا جو محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے باری باری اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا۔

یہ خواب نہیں حقیقت تھی۔ ایک دلکش حقیقت۔ جس پر زوہان کو ایمان لے آنا پڑا۔

وہ خم آنکھوں سے مسکراتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے اقرار پر شیفاں اس کے چہرے پر جھکا اور بے اختیار اس کے گلابی گالوں کی سرخی چرا گیا جو کب سے اسے تنگ کیے دے رہی تھی۔

اپنے گالوں پر اس کا سلگتا لمس محسوس کرتی وہ لرزتی پلکیں جھکا گئی۔

"کیا مجھے اجازت ہے؟؟؟"

شیفاں نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی تو اس کی مفہوم سمجھتی وہ کپکپاتے لب دانتوں تلے دباتی سر ہلا گئی۔

اگر وہ مہربان ہوا تھا تو وہ ناشکری کیوں کرتی؟؟؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کا اقرار ملتے وہ اس کے چہرے پر جھکا اس کی نرم گرم میٹھی سانسیں اپنے سینے میں اتار گیا۔

رات بھر وہ گھنے بادل کی طرح اپنی محبت و شدت کی برسات اس پر کرتا کھل کر برساتا تھا۔ اس کی عنایتوں پر زوہان رشک کرنے لگی تھی۔ اگر وہ عزت اور نکاح

URDU NOVEL BANK

کے دو بول کی خاطر اسے یوں کسی آگینے کی طرف خود میں سیپچ رہا تھا تو جب اس
 کی محبت میں ڈوبے گا تب کیا عالم ہو گا

@@@@

دن یوں ہی سست روی سے گزر رہے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب
 رہتے ہوئے میلوں کی دوری پر رہ رہے تھے۔

اس نے رومیہ کو منانے کی سر توڑ کوششیں کی تھیں لیکن وہ تھی کہ ساکت
 اور جامد بن کر رہ گئی تھی۔
 visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اسے فائق نے بتایا تھا شیطان کی شادی کا اور اسے وہاں لے جانے کی آفر بھی
 دی لیکن اس نے واضح لفظوں میں انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ "یہ میرے وہی گھر
 والے ہیں جو میرے اغواء کے دن سے لے کر آج تک مجھے ڈھونڈھ نہ سکے حالاں

URDU NOVEL BANK

کہ ان کو نکاح نامہ بھی مل چکا تھا۔ جب وہ مجھ سے پیچھا چھڑوا چکے ہیں تو میں "کون ہوتی ہوں ان کی زندگی میں دوبارہ دخل دینے والی۔"

اور اس کے یہ الفاظ سن کر فائق چپ کا چپ ہی رہ گیا۔ پھر آنے والے دنوں میں اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی اس کی غلط فہمی دور کے کے اصل بات بتانے کی پر وہ کان لپیٹ چکی تھی۔

آج بھی وہ پورے ہفتے کے بعد گھر واپس آیا تو وہ لان میں بیٹھی تھی۔ اسے دیکھ کر فائق کے رگ و پے میں ایک سرور سا دوڑ گیا۔

لائٹ پریل شلوار سوٹ پر سیم کلر کا دوپٹہ کاندھوں پر پہیلائے وہ شام کا دلکش حصہ معلوم ہو رہی تھی۔

اس کی گود میں پاپ کارن سے بھرا باول پڑا تھا۔ وہ گاڑی پارک کرنے کے بعد سیدھا اس کے پاس ہی چلا آیا۔

السلام علیکم !!! کیسی ہیں آپ؟؟؟۔"

URDU NOVEL BANK

س کی بھاری آواز اپنے قریب سن کر وہ ایک دم چونک اٹھی پھر دھیرے سے سلام کا جواب دیا البتہ اسکے سوال کو سرے سے نظر انداز کر گئی۔

"!!! میں نے غالباً آپ کا حال بھی دریافت کیا ہے"

اس کی گود میں دھڑے مومی ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے نرمی سے سہلاتا پوچھنے لگا۔

"! میں ٹھیک ہوں"

مختصر سا جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی پر ہاتھ اس کی گرفت سے نہیں چھڑوایا کیوں کہ جانتی تھی کہ کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ وہ ہر صورت اپنی ہی مسمانی کرے گا۔

"آپ نے میرا حال نہیں پوچھا اور نہ ہی یہ پوچھا کہ میں اتنے دن کہاں تھا؟؟"

اس کے سوال پر لب بھیچ گئی۔

URDU NOVEL BANK

انسان ہمیشہ اس چیز کے بارے میں علم رکھنا پسند کرتا ہے جس کی اسے "چاہت محسوس ہو یا پھر کمی۔ میری طرف ایسی کوئی صورت نہیں پھر کیوں ایسا سوال کروں؟؟"

وہ الٹا اس سے سوال کر گئی تھی۔ اس کے سرد الفاظ اور انداز پر فائق ایک بے بسی بھرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔

کیا چاہتی ہیں آپ؟؟ اس طرح اپنے ظالم الفاظ سے کیوں میرا سینہ چھلنی کرتی "ہیں؟؟"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

وہ تھک گیا تھا اس کی سرد مہری برداشت کر کے۔
آپ نے کیوں افکن بلوچ کا سینہ چھلنی کیا تھا کیا میں نے کبھی آپ سے یہ "سوال کیا؟؟"

اس کے ٹھنڈے ٹھار انداز پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

URDU NOVEL BANK

میں تو صرف الفاظ کا استعمال کرتی ہوں جب کہ آپ نے گولیوں بھری بندوق"

"کا استعمال کیا تھا۔ پر کیا میں نے کبھی سوال کیا؟؟

اس نے اپنی بے نور کانچ سی آنکھیں اس کے وجود پر گاڑھیں تو فائق کو لگا جیسے وہ حقیقت میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیٹھی ہے۔

اس کے کسی بھی سوال کا جواب دے بغیر وہ جھکا اور باری باری اس کے دونوں ہاتھوں کی نازک ہتھیلیوں پر اپنے لب رکھ گیا۔

رومیہ کو اپنی ہتھیلیاں اس کے لمس سے جلتی ہوئی محسوس ہوئیں پر وہ مزاحمت کیے بغیر یوں ہی بیٹھی رہی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس کی کسی بھی پیش قدمی پر مزاحمت کرنا وہ بہت دیر سے چھوڑ چکی تھی۔

"کیا آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا؟؟"

سوال میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔ وہ جو سوچتا تھا کہ مرد کبھی بے بس نہیں ہوتے اس کی سوچ بری طرح سے رد کر دی گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کیا ایسا ہی سوال کبھی میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کو افکن بلوچ پر ترس " نہیں آیا تھا؟؟

اس کے سوال پر فائق کی آنکھیں زخمی ہو گئیں۔ کس قدر ظالم تھی وہ۔

وہ تھوڑا آگے کو کھسکا اور اس کے ہاتھ چھوڑ کے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر گیا۔

فائق چودھری آپ کے لفظوں کے تیر خوش دلی سے اپنے سینے پر برداشت کر "سکتا ہیں۔ میری کل اثاثہ ہیں آپ۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھتا وہیں ٹھہر گیا۔ سکون سے آنکھیں بند کیے اس کی جبین پر اپنے لب دھرے وہ اس کی ذات سے سکون حاصل کر رہا تھا۔ میں نے اگر آپ کو خود سے دور کیا تو آپ کی کمی میرے وجود کو کھوکھلا کر دے "!!گی۔ اس قدر ضروری ہیں میری حیات کے لئے آپ

URDU NOVEL BANK

ماتھے سے لب ہٹا کر اس کی ٹھوڑی پر جما گیا اور اس کو باہوں میں بھرے اس کے وجود کی گرمی کو محسوس کرنے لگا۔

پر مجھے اپنی نہیں آپ کی حیات چاہئے۔ آپ کی بقا میں ہی میری حیات پوشیدہ ہے۔ آپ سلامت رہیں گی تو آپ کے بغیر بھلے میں جینا چھوڑ دوں مگر کم از کم "سانسیں تو چلتی رہیں گی نا

بوجھل آواز میں کہتے وہ جھک کر اس کی گردن چومنے لگا۔

میں اپنے . قرب میں آپ کو مرجھاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ آپ کی حیات کا"

visit for more novels:

"طلبگار ہوں اس لئے میں آپ کو آزاد کر رہا ہوں۔ www.urdu-novelbank.com

وہ اسے خود میں قید کر گیا۔

اس رشتے سے نہیں بلکہ اپنے قرب سے۔ اگر آپ مجھ سے دور رہ کر خوش ہیں"

"!!!! تو آپ کی خوشی پر میری ہر آتی جاتی سانس بھی قربان

وہ اب جھک کر اس کے کندھے پر بوسہ دے رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

رومیہ سن رہ گئی۔ آخر کیا کچھ نہیں تھا اس بوسے میں۔ محبت ، عزت ، احترام
!!!

وہ آہستگی سے پیچھے ہٹا اور اس کا چہرہ ہاتھوں بھرے بغیر اسے ایک بھی لفظ ادا کرنے کا موقع دیے اس کی سانسوں کی خوشبو خود میں اتار گیا۔ اس کے لمس کی نرمی سے رومیہ کا دل پگھلنے لگا پر وہ اس کے موم ہونے سے پہلے ہی اس پر قابو پا گئی۔

اس کی سانسیں محبت و نرمی سے خود میں اتارنے کے بعد وہ پیچھے ہٹا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

اس کی آنکھوں میں نکلین گرم پانی تیر رہا تھا جسے دیکھنے یا محسوس کرنے سے سامنے بیٹھا وجود قاصر تھا۔

وہ اسے بھی کندھوں سے تھام کر اٹھا گیا۔ ایک ہاتھ سے سختی سے اپنی آنکھیں مسلی اور پھر بولنا شروع ہوا۔

اتنے مہینے میں اگر آپ کے دل میں میرے لئے محبت تو کیا نرمی بھی نہ پیدا ہو" سکی تو آگے کیا ہوگی۔ بہت ظلم کیا میں آپ پر آپ کو آپ کے گھر والوں سے جدا کر کے جس کا پچھتاوا شاید زندگی بھر رہے پر ہو سکے تو زندگی کے کسی مقام پر "معاف کے دیجئے گا۔

وہ ساکت کھڑی اس کی بھاری پڑتی آواز میں ادا لئے گئے الفاظ سن رہی تھیں۔
 پر میں آپ کو اس رشتے سے آزاد نہیں کر سکتا۔ نہ آج نہ آگے جا کر کبھی۔"
 آپ کی زندگی میری امانت ہے اور رہے گی۔ اس معاملے میں آپ مجھے خود غرض سمجھ سکتی ہیں۔ ملازمہ سے کہتا ہوں آپ کی تیاری میں مدد کر دے۔ کل صبح
 "آپ کو آپ کی ہویلی چھوڑ آؤں گا۔

بھاری آواز میں کہتے وہ ایک مرتبہ پھر جھک کر اس کا کندھا چوم گیا پھر اسے یوں ہی کھڑا چھوڑ کر اندر بڑھ گیا۔

اسے آزادی کا پروانا تمہا کر خود کو قید کرنے چل دیا۔

@@@@@

اوربان کے جانے کے بعد وہ موبائل پر ڈرامہ دیکھنے لگی۔ ڈرامہ گہریلو معاملات پر بننا تھا اور کافی دلچسپ لگ رہا تھا۔ ابھی اس نے دو اقساط ہی دیکھی تھیں جب دروازہ ناک ہوا۔

"!!! آجائیں"

اس کی اجازت ملتے ہی سکینہ اندر داخل ہوئی۔

"بی بی جی آپ کے مہمان آئے ہیں نیچے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ملازمہ کی اطلاع پر صاحبہ چونک اٹھی۔ اس کے کون سے مہمان یہاں آ سکتے تھے۔ ننہیال والوں کے علاوہ اس کا کوئی جاننے والا نہ تھا اور وہ لوگ تو مر کر بھی یہاں قدم نہ رکھتے۔

یہی سوچتے اس نے شیشے کے آگے کھڑے ہو کر ایک نظر اپنے سرپے پر ڈالی اور مہمان خانے کی طرف چل دی۔

URDU NOVEL BANK

جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی اس کی نظر سامنے بیٹھی ایک انجان لڑکی سے ٹکرائی جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑی شان سے بیٹھی تھی۔ صاحبہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ اس لڑکی کو پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔

سیاہ پنڈلیوں تک جاتی چست پینٹ پر سفید بامشکل کمر کو ڈھانپتی شرٹ پہنے ڈارک میک اپ پر بال پشت پر بکیرے وہ لڑکی صاحبہ کو ناگواری کا احساس دلا گئی۔

"السلام علیکم !!! سوری پہچانا نہیں آپ کو۔"

وہ اس کے مقابل صوفے پر بیٹھی تو وہ انجان لڑکی ایک ادا سے مسکرانے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
 "!! سیلینا کہتے ہیں مجھے۔ پر اوربان پیار سے سیلی کہتا ہے"

اس کے منہ سے یوں اوربان کا ذکر سن کر صاحبہ کا دماغ جہنمنا اٹھا۔

"ایکسیوز می؟؟ آپ کیسے جانتی ہیں اوربان کو؟؟"

صاحبہ کے ناگواری سے پوچھنے پر سیلینا پورے دل سے مسکرا دی۔

URDU NOVEL BANK

ارے تمہیں اورہان نے بتایا نہیں میرے بارے میں۔ چچ چچ !!! چلو اس نے " نہیں بتایا تو میں خود بتا دیتی ہوں۔

پہلے حیرت کا اظہار کرتی وہ آخر میں رازداری سے اس کے قریب جھک گئی۔

اورہان کی خدمت گزار ہوں میں۔ جب شہر میں ہوتا ہے تو مجھ سے ہی خدمات " لیتا ہے۔ خاص خدمات !!! سمجھ رہی ہونا ؟؟

وہ بے باک اشارہ کرتی بولی تو ایک پل کو صاحبہ کا چہرہ فق ہو گیا لگے ہی پل وہ اس کے چہرے پر جھپٹ پڑی۔

visit for more novels:

کمینی عورت تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے سردار کے خلاف ایسی بکواس " !!! کرنے کی میں تمہارا منہ نوچ لوں گی

وہ غصے سے چیختی اس کے بال کھینچنے لگی۔

رخسار بیگم کو کسی ملازمہ نے اطلاع دی تو وہ ہانپتی ہوئی وہاں آئیں پر سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر بوکھلا گئیں۔

URDU NOVEL BANK

وہ تیزی سے اگے بڑھی اور صاحبہ کو پیچھے کرنے لگیں۔

"!!! چھوڑو صاحبہ یہ کیا پاگل پن ہے"

وہ بہت مشکل سے اس لڑکی کو صاحبہ کی گرفت سے چھڑاوا کر پیچھے ہوئیں۔

سیلینا کا حلیہ بگڑ چکا تھا۔ بالوں کا گھونسلہ بن چکا تھا اور چہرے پر ناخنوں کے نشانات تھے جن میں سے اکثر میں سے خون رسنے لگا تھا اور وہ رونے والی ہو چکی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو دماغ ٹھیک ہے تمہارا اور کون ہے یہ لڑکی؟؟؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کے سوال پر صاحبہ نے خونخوار نظروں سے سیلینا کی جانب دیکھا۔

یہ لڑکی میرے سامنے کھڑی بکواس کر رہی ہے کہ یہ شہر میں سردار کی خاص "خدمت گزار ہے جو انھیں اینڈرٹین کرتی ہے اپنے اس بے ہودہ لباس اور اداؤں سے۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر رخسار بیگم نے اس کے سرخ چہرے سے نظریں ہٹا کر سیلینا کی طرف دیکھا۔

کیا بکواس ہے یہ لڑکی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہماری ہویلی آ کر ہمارے بیٹے " کے بارے میں ایسی بکواس کرنے کی۔

انہوں نے سیلینا کا بازو جھنجھوڑ کر پوچھا تو وہ غصے سے ان کا ہاتھ جھٹک گئی۔
رخسار بیگم لڑکھڑا کر گرنے لگیں جب صاحبہ تیزی سے انہیں سہارا دے گئی۔

مجھ پر چیخنے چلانے سے اچھا ہے کہ آپ دونوں اور ہاں سے ہی اس متعلق پوچھیے " گا۔ ہنہ!!! ساٹکو فیملی!!! "۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

نخوت سے کہتی وہ بال ہاتھ سے درست کرتی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

صاحبہ نے رخسار بیگم کو صوفے پر بٹھایا اور ان کے لئے گلاس میں پانی ڈالنے لگی۔ پانی ڈال کر ان کو پکڑایا تو وہ چپ چاپ گلاس تھام کر لبوں سے لگا گئی۔

URDU NOVEL BANK

آپ پریشان مت ہوں فضول بکو اس کر رہی تھی یہ سردار کے متعلق۔ وہ آتے ہیں تو ہم انھیں اس بارے میں آگاہ کر دیں گے پھر وہ خود ہی اس معاملے کو سلجھا لیں گے۔

صاحبہ کی بات پر انہوں نے ہنکار بھرتے سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیں۔

صاحبہ نے گہرا سانس لیا اور خود بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی پر اس کا دماغ بری طرح الجھا ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com @@@@

"بھابھی کیا میں اندر آ سکتی ہوں؟؟؟"

وہ جو ابھی نہا کر باتھ روم سے نکلی تھی کمرے کے دروازے میں کھڑی زوہان کی بات سنتے نفی میں سر ہلا گئی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

کتنی بری بات ہے زوہان اب تم اپنی بہن کے کمرے میں آتے ہوئے بھی " " "!! اجازت طلب کرو گی - ویری بیڈ

وہ افسوس سے بولی تو زوہان مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہو گئی۔

"سوری میری پیاری بھابھی جان آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گی۔"

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی صاحبہ کے گلے میں باہیں ڈالتی مسکرا کر بولی تو صاحبہ بھی مسکرا دی۔

میں نے تمہیں بہن کہا ہی نہیں سمجھا بھی ہے۔ تم مجھے بھابھی کہتی ہو اس " " "!! اور مانو نہ کہ بھابھی

وہ ہلکی سی خفگی سے بولی تو زوہان مسکرا کر سر ہلاتی پیچھے ہٹی اور اسے بازو سے تھام کر بیڈ کی طرف کے گئی۔

اچھا یہ سب چھوڑیں بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں میں "!!!"۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر صاحبہ نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"!!! خیریت ہے نا"

اس کے لہجے میں پریشانی سمٹ آئی تھی۔

ہاں جی بالکل خیریت ہے میں بس لالا کی برتھ ڈے کے بارے میں بات کرنے "
"!!! آئی تھی۔ کل لالا کا برتھ ڈے ہے نا

اس کی بات پر صاحبہ بھرپور انداز میں مسکرا دی۔

ہاں میں جانتی ہوں !!!!"-"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس کی بات پر زوہان کی آنکھیں چمکی اور وہ صاحبہ کے مزید قریب کھسک آئی۔

"تو پھر آپ نے کیا سرپرائز پلان کیا لالا کے لئے؟؟"

اس کے سوال پر صاحبہ اسے پھر سے نہ سمجھی سے دیکھنے لگی۔

"کیسا سرپرائز؟"

URDU NOVEL BANK

اس کے سوال پر زوہان ماتھاپیٹ کر رہ گئی۔

اف بھابھی آپ تو ایکسٹرا ہی سیدھی ہیں۔ آپ کے سرتاج کا جنم دن ہے کل۔" آپ کو چاہئے کہ آج کی رات انھیں اچھا سا سرپرائز دیں تاکہ وہ خوش ہو جائیں "آپ کی اس عنایت سے۔

وہ اسے بڑوں والے انداز میں سمجھانے لگی۔

پر میں نے کبھی کسی کو سرپرائز نہیں دیا اس لئے مجھے اس سب کے بارے "میں کوئی علم نہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بے چارگی سے بولی تو زوہان نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

بھابھی میں کس لئے ہوں۔ میں بتاتی ہوں نا آپ کو اب بس غور سے سنتی "!!! جائیں

وہ پر جوش ہوتی صاحبہ سے بولی تو صاحبہ سر ہلاتی غور سے اسے سننے لگی پھر جوں جوں وہ بولتی گئی صاحبہ کا چہرہ سرخ پڑنا گیا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! تم کتنی بد تمیز ہو زوہان۔ میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والی"

وہ لجاتی زوہان کے کندھے پر ہاتھ مار کر بولی تو زوہان قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

بھابھی جان کیا آپ نہیں چاہتی کہ آپ کے سرتاج گوڈے گوڈے آپ کے "عشق میں ڈوب جائیں؟ اگر چاہتی ہیں تو میرے اس پلان پر عمل کر لیں یقیناً جانیں دعائیں دیں گی بعد میں۔ ویسے بھی آپ نے اپنے سرتاج کے لئے یہ سب "کرنا ہے کسی غیر کے لئے تھوڑی۔

وہ اسے سمجھاتی بولی تو کچھ سوچتے صاحبہ دھیرے سے سر ہلا گئی۔

visit for more novels:

"پر اس سب کے لئے جو سامان چاہئے اس کا انتظام کیسے ہو گا؟؟"

صاحبہ کو ایک اور پریشانی لاحق ہوئی۔

وہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیجئے۔ تھوڑی ہی دیر میں آپ کو سب سامان مل "جائے گا۔

وہ اسے تسلی دیتی بولی تو صاحبہ مطمئن ہو گئی۔

URDU NOVEL BANK

"اور لالا کو رات دیر تک کیسے باہر رکھنا ہے اس کی ذمہ داری بھی میری۔"

اس کے مزید کہنے پر صاحبہ پر سکون ہو گئی۔

"زوبان یہ ٹھیک تو لگے گا نا؟"

وہ دل میں موجود کسی جھجھک کے زیر اثر پوچھنے لگی تو زوبان اس کے دونوں ہاتھ تھام گئی۔

آپ پر سکون ہو کر جیسا کہا ہے ویسا کریں اور پھر دیکھئے گا لالا کو سب کتنا پسند آتا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زوبان اسے یقین دہانی کرواتے ہوئے تو صاحبہ مسکرا کر اس کا ہاتھ تھپتھا گئی۔

@@@@@

وہ صاحبہ کے ساتھ گھنٹہ گزارنے کے بعد کمرے میں واپس لوٹی تو کمرہ خالی تھا البتہ باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ حیران ہوئی کیوں کہ شیطان اتنی جلدی گھر واپس نہیں لوٹتا تھا۔

باتھ روم کے بند دروازے پر ایک نظر ڈالنے کے بعد وہ ڈریسنگ کی طرف بڑھی اور ایک بھرپور نگاہ شیشے میں نظر آتے اپنے سر آپے پر ڈالی۔

سب سے پہلے جوڑے میں بندھے بال کھولے اور ان میں برش پھیرنے لگی۔ بال سنوارنے کے بعد آدھے بالوں کو کیچر میں باندھ دیا جب کہ باقی پشت پر کھلے چھوڑ دیے۔

اس کے بعد چہرہ کی طرف بڑھی اور ہلکی سی کریم چہرے پر لگانے کے بعد آنکھوں میں کاجل ڈالنے لگی۔ آخر میں لبوں پر ڈارک پنک لپ سٹک لگائی اور اپنی تیاری مکمل کرتے سامنے پڑی پرفیوم خود پر بے دریغ چھڑکنے لگی۔ ابھی وہ فارغ ہو کر بیڈ کی طرف بڑھی ہی تھی کہ باتھ روم کا دروازہ کھلا اور شیطان کمرے میں داخل ہوا۔ اس پر نظر پڑتے ہی وہ بھرپور انداز میں مسکرا دیا۔

"کیسی ہے میری کیٹی؟؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی طرف بڑھتا وہ اسے دھیرے سے اپنے ساتھ لگاتا اس کے بالوں کو لبوں سے چھو گیا۔

"میں ایک دم فٹ آپ کیسے ہیں؟ خیریت آج اتنی جلدی واپس لوٹ آئے آپ؟"

اس کے استفسار پر شیفاں آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیوں میرا جلدی آنا اچھا نہیں لگا کیا؟؟"

اس کے سوال پر وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی۔

وہ اسے ساتھ لئے صوفے کی طرف بڑھا اور اسے صوفے پر بیٹھانے کے بعد اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

"آج بہت تھک گیا ہوں اور بس سکون چاہتا ہوں۔ اس لئے واپس چلا آیا گھر۔"

اس کی بات پر زوہان اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

URDU NOVEL BANK

پوچھنا تو مجھے تم سے چاہئے کہ آج خیریت ہے نا جو یوں سچ سنور کر میرے ہوش "اڑانے کی تیاری کر کے بیٹھی ہو۔"

اس کی بات سنتے زوہان کی پلکیں جھک گئیں۔ وہ اسے بتاتی کہ وہ دن رات اسے اپنا اسیر کرنے کے جتن کر رہی تھی۔

وہ ایک نارمل میاں بیوی کی طرف زندگی گزار رہے تھے۔ شیطان اسے بہت عزت دیتا تھا اس کا بہت خیال رکھتا تھا اور اس کی ہر بات پر لبیک کہتا تھا پر زوہان کے مطابق اس کے دل میں اب تک زوہان کی محبت نہیں پیدا ہو سکی تھی اور وہ اسی محبت کے حصول کے لئے لاکھ جتن کرتی تھی۔

ماں کہتی ہیں کہ بیوی کو سجا سنورا دیکھ کر مرد کی آدھی تھکان دور ہو جاتی "ہے۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتی نظریں جھکا کر بولی تو شیطان آنکھیں بند کر گیا کیوں کہ اس کے بالوں میں چلتی زوہان کی انگلیاں اسے بہت سکون پہنچا رہی تھیں۔

"!! بڑی ماں کی اس بات سے سخت اختلاف ہے مجھے"

اس کی بات پر زوہان نے چونک کر سر اٹھایا۔ پھر اگلے ہی پل اس کی بات سمجھتے اس کا چہرہ مرجھا گیا۔ دل بے ساختہ ہی اداس ہو گیا۔

"کیوں کہ ---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
اس کے بات جاری کرنے پر زوہان نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا جو گہری نظریں اس پر جمائے بیٹھا تھا۔

یوں میرے لئے سچ سنور کر تم میری آدھی نہیں بلکہ مکمل تھکن دور کر چکی ہو"
"!!! اس پر متضاد تمہاری یہ قربت

اس کی گھمبیر سرگوشی پر زوہان کا چہرہ کانوں تک لال پڑ گیا۔

URDU NOVEL BANK

وہ ہاتھ بڑھاتی اپنا ہاتھ اس کی شوخ نظروں پر جما گئی تو شیطان کھل کر ہنس دیا۔
 نہ دیکھوں تو بے چین بھی ہوتی ہو اور نظر بھر کر دیکھوں تو میرا ہی چین لیتی ہو"
 !!!

کہنے کے ساتھ وہ اپنی آنکھوں سے اس کا نازک ہاتھ ہٹاتا اسے اسی ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ گیا۔

زوبان کا چہرہ شیطان کے چہرے کے نزدیک ترین ہوا تو وہ بوکھلا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی پر وہ اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچتا اس کی معمولی سی کوشش کو ناکام بنا گیا۔

دور جانے پر بوکھلاتی بھی ہو اور قریب آنے پر شرماتی بھی ہو۔ ایسا کیسے چلے گا"
 !!! میری جان

اس کے الفاظ زوبان کو چہرہ چھپانے پر مجبور کر گئے تو وہ اسی کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے یہ بدلے انداز و اطوار اس کے جسم میں پہریری دوڑا گئے۔
 "!!! کیٹی"

اس کی روح میں اترتی جان لیوا سرگوشی پر زوہان تمھرا اٹھی۔
 "!!! جج۔۔۔۔ جی"

بہت مشکل سے ہمت جمع کر پائی وہ اس کی پکار کا جواب دینے کے لئے۔
 جانتی ہونکاح کے بعد شادی کی پہلی ہی رات میں نے تمہیں کیوں خود سے "
 "قرب کر لیا؟ کیوں تمہیں دھتکارا نہیں؟

visit for more novels
 www.urduromelbank.com

اس کے سوال پر زوہان نے چونک کر سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔
 واقعی وہ اس سوال کا جواب جاننا چاہتی تھی۔ تبھی نفی میں سے ہلا گئی۔

میں نے ہمیشہ سے تمہیں ایک چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کیا تھا۔ تم میں اور "
 "رومی میں کبھی فرق نہیں کیا۔ تمہیں کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ بول رہا تھا اور زوہان سانس روکے اس کو سن رہی تھی۔

پھر لندن میں میری ایک لڑکی سے دوستی ہو گئی۔ لیلیٰ نام تھا اس کا۔ یہ دوستی "بعد میں محبت میں بدل گئی اور ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔

اس کی بات پر زوہان لب دانتوں تلے دبا گئی۔ ضبط کی انتہا تھی یہ۔ اپنے محبوب کے لبوں سے اس کے محبوب کا ذکر سننا۔

پھر میرے ایکسیڈنٹ کے بعد اسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک معذور انسان کے "ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی اس لئے اس نے مجھ سے راستہ جدا کر لیا۔

visit for more novels:

اس کی سنجیدگی محسوس کرتے زوہان نے اپنا لرزنا ہوا ہاتھ اس کے گال پر رکھا تو شیطان وہی ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا گیا۔

محبت نامی جذبے سے اسی دن دل اٹھ گیا تھا۔ پھر جب پاکستان واپس آیا اور "ایک دن تمہیں اور رومی کو باتیں کرتے سنا اور پھر تمہارا اظہار محبت --- میرا دماغ ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ تم بہت بری لگنے لگی تھی مجھے کہ جس کو ہمیشہ

سے بھائی کہا اسی سے محبت کا اظہار کر دیا۔ شادی کے فیصلے کے بعد بھی میں نے یہی سوچا تھا کہ تم ساری زندگی میری نفرت سہتے ہوئے ہی گزارو گی۔ اپنی "نفرت سے تمہاری زندگی اجیرن کر دوں گا۔

زوہان کی آنکھوں میں نمی چمک اٹھی۔

پھر مہندی کی رات میں نے ٹھنڈے دماغ سے سب سوچا۔ اپنا رویا دیکھا تو خود "سے ہی نفرت محسوس ہوئی۔ میں کس حق سے تمہارے ساتھ ایسا رویا روان رکھ رہا تھا۔ محبت کرنا گناہ تو نہیں۔ میں نے بھی تو محبت کی تھی۔ اگر تم نے مجھ سے محبت کر لی تو کون سا گناہ کر لیا جس کی اتنی بڑی سزا دیتا تمہیں۔ محبت سوچ کر اپنی مرضی سے تھوڑی کی جاتی ہے۔ یہ تو بس ہو جاتی ہے۔ اچانک سے خود بہ خود اور ایک اصلی مرد کیسے عورت کو زد کوب کر سکتا ہے۔ جو مرد عورت پر !!! چڑھائی کرتا ہے وہ ماردانگی کے درجے سے گر جاتا ہے۔ پھر میں نے خود سے وعدہ کر لیا کہ سب کچھ بھول کر تمہارے ساتھ ایک سکون بھری زندگی کی شروعات کروں گا۔ ہمارے رشتے کو ایک موقع دوں گا۔ محبت تو تم سے اب بھی کرتا

URDU NOVEL BANK

ہوں۔ محبت کی کون کا ایک قسم ہوتی ہے۔ بھلے اس رشتے کے حوالے سے محبت "نہ کی ہو پر بچپن سے اپنی کینیٹی سے محبت تو کی ہے نا۔

وہ ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا گیا۔

اور مجھے یقین ہے تمہاری وفا، محبت اور یہ نازک ادائیں بہت جلد مجھے تم سے "جنوں خیر محبت کرنے پر مجبور کر دیں گی۔

اپنے الفاظ ادا کرنے کے ساتھ وہ اسے خود پر جھکاتا اس کی سانسوں کو اپنے نرم گرم لمس سے مہکانے لگا۔ اس کی گرفت کی نرمی بھری شدت زوہان کی جان

visit for more novels:

لینے کے در پر تھی۔ www.urduromanovelbank.com

چند پل کے بعد وہ پیچھے ہٹا اور اس کے کندھاری چہرے کو دیکھتا بھر پور انداز میں مسکرا دیا۔

وہ صوفے سے اٹھا اور بغیر ایک لفظ بھی بولے اسے اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ کی طرف قدم بڑھا گیا۔

URDU NOVEL BANK

اسے بیڈ پر ڈالنے کے بعد خود اس پر جھک آیا تو اس کے ارادے سمجھتی زوہان بوکھلا اٹھی۔

"شش۔۔۔ شیفان آپ۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنا مدعا بیان کرتی وہ اس کے نازک لبوں پر انگلی دھر گیا۔
ہشش۔۔۔ مجھے اس پل صرف اور صرف سکون چاہئے جو کہ تمہاری قربت میں چھپا ہے۔

اپنی بات مکمل کرتا دو کمرے کی بتی گل کرتا اسے اپنے حصار میں قید کر گیا اور بھلا زوہان کو کیا مسئلہ ہو سکتا تھا۔ وہ تو تا عمر اس حصار میں قید رہنا چاہتی تھی۔

@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ نیند کی وادی میں جانے ہی والی تھی جب اسے بیڈ کی دوسری طرف کسی وجود کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ اس پہر اس کے ساتھ کون ہو سکتا ہے۔

"سو گئی ہیں کیا؟؟"

فائق کے دھیمے لہجے میں پوچھے گئے سوال پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی آنکھیں کھول گئی۔

"!!! نہیں، جاگ رہی ہوں فلحال"

visit for more novels:

وہ کروٹ بدلے بغیر بولی تو فائق اس کی پشت پر گہری نظریں جما گیا پھر دل میں نہ جانے کیا سمائی کہ ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟"

رومیہ کی پشت فائق کے سینے سے ٹکرائی تو وہ جہنملا کر بول اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے سوال پر وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر اسے بازو سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف موڑ گیا۔ اس کا سر اٹھا کر اپنے بازو پر رکھنے کے بعد اس کے چہرے پر اپنی گہری نظریں جما گیا۔

اس کی کانچ سی آنکھوں پر جھک کر لمس چھوڑتا اسے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر گیا۔

"میں نے بہت محبت کی ہے آپ سے۔"

گھمبیر آواز میں کہتا وہ جھک کر اس کے نرم و نازک گالوں پر اپنے لب رکھ گیا۔

visit for more novels:

تین سال بغیر آپ کو ایک نظر بھی دیکھے آپ کے خیال سے بے تحاشا محبت "اکی ہے۔"

جھک کر اس کی کھڑی ناک پر اپنا لمس چھوڑا۔

"!!!! عقیدت بھری محبت"

ماتھے پر گرے بال نرمی سے ہٹا کر وہاں عقیدت بھرا لمس چھوڑا۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

رومیصہ کبھی اس کی پیش قدمی پر اسے روکتی نہیں تھی۔ نہ جانے کیوں؟ ہمیشہ کی طرح آج بھی خاموش ہی رہی۔

اسے یوں ہی خاموش دیکھتے وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گیا۔ اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے آج پہلی دفعہ رومی کا دل گھبرانے لگا۔ اسے لگا جیسے اس کا سانس بند ہو جائے گا۔

وہ دھیرے سے کسمائی تو فائق اس پر اپنی گرفت سخت کرتا اس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"!!! پلیز"

وہ ایک دم بول اٹھی تو فائق سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا جو سرخ پڑ چکا تھا۔ نہ جانے اس کی قربت کی وجہ سے یا پھر ضبط کی وجہ سے۔

اتنی ظالم تو مت بنیں۔ آج کی رات آخری رات ہے جس میں آپ کی قربت اور "آپ کا یہ لمس محسوس کر پا رہا ہوں۔۔۔ نہ جانے اس کے بعد یہ موقع کب ملے۔

URDU NOVEL BANK

میں آج کی رات آپ کو بھرپور طریقے سے محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے
"اجازت دیں گی اپنی روح کی گہرائیوں میں اترنے کی؟؟"

اس کے سوال کے جواب میں ملی گہری خاموشی اسے اپنی بات کا جواب دے
گئی تھی۔

کوئی بات نہیں۔ آپ ایسا نہیں چاہتی تو میں بھلا کیسے آپ کی رضا کے خلاف جا
"سکتا ہوں۔"

وہ مسکراتے ہوئے اس کے گال سہلانے لگا۔

visit for more novels:

"میرے سابقہ شوہر کو میری مرضی سے قتل کیا تھا کیا؟؟"

اس کے ٹھنڈے ٹھارلجے میں پوچھے گئے سوال پر فائق کو لگا جیسے شدید ٹھنڈ میں
اس کے سر پر کسی نے برف والا پانی گرا دیا ہو

"مجھے میری مرضی سے دن دیہاڑا اغوا کیا تھا کیا؟"

URDU NOVEL BANK

فائق کو لگا جیسے وہ اب بول نہیں سکے گا۔ اس کے الفاظ سے زیادہ اس کے سرد اور بے تاثر لہجے نے اس پر کاری وار کیا تھا۔

ہم دونوں نے نکاح میں بھی میری رضامندی شامل تھی کیا؟ نہیں نا!!! پھر"

اپنے حقوق وصول کرتے ہوئے آپ کو میری مرضی جاننا ضروری کیوں لگا فائق

"چودھری؟

اپنے سوالوں کے جواب میں ملی گہری چپ نے اسے مسکرا نے پر مجبور کر دیا پر

اس کی مسکراہٹ میں کون کون سا تاثر چھپا تھا اس سے فائق اچھے سے واقف

تھا۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

مجھے آپ سے کچھ بھی نہیں چاہئے پر کیا آج کی رات۔۔۔ صرف آج کی رات"

"میں آپ کے پہلو میں بسیرا کر سکتا ہوں؟؟

وہ اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا ملتجی لہجے میں بولا تو وہ خلاف توقع ایک دم

اس کا حصار توڑتی بیڈ سے نیچے اتر گئی۔

URDU NOVEL BANK

فائق اس کی اچانک حرکت پر بھونچکا رہ گیا۔

"!!! روم"

وہ اٹھ کر بیٹھتا اسے پکار گیا پر وہ اس کی پکار کو نظر انداز کرتی ہاتھ سے ٹول کر بیڈ کے پاس پڑی سٹک پکڑتی کمرے سے باہر جانے لگی۔

اس کی حرکت پر فائق لب بھینچ گیا۔ آنکھیں سرخ انگارہ ہو گئیں۔ اتنے مہینوں سے وہ اس کا تلخ اور سرد رویہ برداشت کر رہا تھا جس کے جواب میں آج تک اسے پیار بھرا ایک لفظ یا تاثر بھی نہیں ملا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اس نے تو سنا تھا کہ عورت بہت نازک اور نرم دل ہوتی ہے پر یہ کیسی عورت تھی جس کا دل نرم ہوتا ہی نہیں تھا۔

وہ اٹھ کر اس کے پیچھے آیا تو وہ دوسرے کمرے میں بیڈ پر دراز ہو رہی تھی۔ فائق کی آنکھیں بے بسی کے مارے نم ہو گئیں۔ دل کا درد جب حد سے سوا ہوا تو وہ جھٹکے سے مرٹا وہاں سے نکل گیا۔

URDU NOVEL BANK

اس کا قدم کمرے سے باہر جاتے محسوس کرتی رومیصہ کروٹ بدل گئی۔

"!!! یا اللہ"

اس کی لبوں سے سسکی نکل گئی۔

یا اللہ مجھے معاف کر دینا۔ اپنے شوہر کو انکار کر کے میں نے بہت غلط کیا پر"

"تو جانتا ہے میرے دل کا حال۔ میں منافقت کیسے کروں میرے مالک۔

بے بسی سے کہتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

دونوں کی رات یوں ہی آنکھوں میں کٹ گئی تھی۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

رات دیر سے سونے کی وجہ سے صبح اس کی آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی۔ فریش

ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ جانتی تھی کہ فائق اس وقت

تک گھر سے چلا جاتا تھا اس لئے ایزی تھی

پر وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی کمرے میں ہوتی کھٹ پٹ نے اسے چونکا

دیا۔

URDU NOVEL BANK

"صابرہ بی؟؟ آپ ہیں کیا؟؟؟"

وہ احتیاط سے بولتی آگے بڑھنے لگی۔

"جی بی بی جی میں ہوں۔"

صابرہ کے جواب پر وہ سر ہلاتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔

"خیریت آپ یہاں؟"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔
visit for more novels:
www.urduromelbank.com

صاحب نے کہا تھا کہ آپ کی پیکنگ کر دوں آپ کو اپنے مائیکے جانا ہے کچھ
"دیر تک۔"

اس کی بات پر رومیصہ کا چہرہ تن گیا۔ وہ بولنے لگی تب ہی اسے فائق کی آواز
سنائی دی۔

URDU NOVEL BANK

"پیکنگ ہو گئی صابرہ بی؟"

اس کی آواز سنتے رومیصہ لب بھیچ گئی۔

"جی صاحب ہو گئی۔"

اس کے جواب پر فائق سر ہلا گیا

"!!! ٹھیک ہے جائیں آپ"

اس کی اجازت ملتے ہی صابرہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

"ریڈمی ہو جائیں آپ ڈرائیور آپ کو چھوڑ آئے گا پھر۔"

متوازن آواز میں کہتا وہ ڈریسنگ کے آگے کھڑا ہوتا بال بنانے لگا۔

"میری پیکنگ کس سے پوچھ کر کی گئی ہے؟"

اس کی سرد آواز پر وہ اپنے کام میں مصروف رہا۔ اسے عادت ہو گئی تھی اس کے سرد رویے کی۔

URDU NOVEL BANK

میں کل آپ کو بتا چکا ہوں کہ آج آپ یہاں سے جارہی ہیں۔ اس لئے پیکنگ "اکروائی۔"

اس کی بات پر رومی گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"آپ نے میری رضا پوچھی؟"

اس کے سوال پر وہ سرد کا مسکرا دیا۔

خود ہی تو کہتی ہیں آپ کہ میں نے کبھی کسی معاملے میں آپ کی رضامندی "نہیں پوچھی تو پھر اب اس شکوے کا جواز تو نہیں بنتا اور آپ تو ویسے بھی اس قاتل سے جان چھڑوانا چاہتی ہیں۔ پھر اب قباحۃ ہی کیا ہے یہاں سے جانے میں۔"

وہ خود کو لاپرواہ ظاہر کرتا بولا تو نہ جانے کیوں وہ تپ اٹھی۔

"صاف کہیں نا کہ جان چھڑوانا چاہتے ہیں۔"

اس کا لہجہ تلخی کی آمیزش لئے ہوئے تھا۔

URDU NOVEL BANK

"جان وارنے والے جان چھڑوایا نہیں کرتے۔"

اسی کے انداز میں کہتا وہ اس کے چہرے پر نظریں جما گیا۔

میں نے سوچ رکھا تھا کہ کبھی ان لوگوں کے پاس نہیں جاؤں گی جنہوں نے "پلٹ کر کبھی میری خبر ہی نہ لی کہ ان کی بیٹی زندہ ہے یا مر گئی حالاں کہ میرے بھائی اتنے کمزور تو نہیں تھے جو اپنی بہن کو نہ ڈھونڈ سکے اتنے لمبے "عرصے میں پر اب ---

وہ پل بھر کے لئے کی تو فائق کا سانس سینے میں اٹکا جیسے۔

visit for more novels:

اب مجھے لگتا ہے میرا یہاں سے جانا ہی بہتر ہے۔ جس منزل کی طرف جانا نہ ہو "اس کی طرف جاتے راستوں پر بھی بھٹکا نہیں کرتے۔

اس کی بات پر فائق سرخ آنکھیں لئے اس کی طرف بڑھا۔

"!!! فی ایمان اللہ"

URDU NOVEL BANK

اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کی سانسیں خود میں جرب کیں۔ چند لمحوں بعد پیچھے ہٹتا اس کے ماتھے پر لب دھر گیا پھر پیچھے ہٹا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

صابرہ جاؤ بی بی کو چادر دو تیار کروا کر باہر لے آؤ اور کلیم تم گاڑی نکالو اور" جس مقام کا بتایا تھا بی بی کو بحفاظت وہاں چھوڑ آؤ۔ راستے میں مجھ سے رابطہ "میں رہنا۔

ملازمہ اور ڈرائیور کو باری باری پیغام دیتا وہ خود دوسرے کمرے میں بند ہو گیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com
اسے لگا جیسے اس کی زندگی کا ایک جاندار باب بند ہو گیا ہو آج۔ اور پھر ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ اسے اور اس کے گھر کو چھوڑ کر وہاں روانہ ہو گئی جہاں سے لائی گئی تھی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ نہا کر ہاتھ روم سے جس وقت باہر نکلی رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔
شیفان نے نہ جانے اورہان کو کون سا کام سونپا تھا کہ وہ اب تک گھر سے باہر
تھا اور صاحبہ کو کہہ چکا تھا کہ وہ کھانا کھا کر سو جائے وہ لیٹ ہو جائے گا۔

صاحبہ شکر کرتی تیاریوں میں جت گئی ضرورت کا سارا سامان زوہان منگوا کر اسے
دے چکی تھی۔

کمرہ وہ تین گھنٹے لگا کر سجا چکی تھی بس اب خود کو سجانا باقی تھا۔
وہ شیشے کے آگے بیٹھتی خود کو سنوارنے لگی۔

visit for more novels:

جس وقت وہ مکمل تیار ہوئی بارہ بجنے میں دس منٹ رہ گئے تھے۔ اس نے موبائل
پکڑ کر اورہان کو کال ملائی۔

"السلام علیکم !!! کیسے ہیں آپ اور کہاں ہیں اب تک آئے نہیں؟؟"

وہ اورہان کے کال اٹھاتے ہی شروع ہو گئی۔

"وعلیکم السلام زوجہ محترمہ اس ناچیز کو بھی بولنے کا موقع دیجئے۔"

Vist For More Novels : www.urduovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی پے در پے سوالوں پر چوٹ کرتا بولا تو صاحبہ جھینپ گئی۔

میں ہوئی آچکا ہوں۔ شیخان نے کچھ سامان منگوا یا تھا شہر سے۔ اس کو کال "اکی ہے وہ آ رہا ہے کمرے سے باہر بس پھر آتا ہوں میں بھی کمرے میں۔

وہ سیڑھیاں چڑھتا بولا تو صاحبہ اوکے کہتی کال بند کر گئی۔

جلدی سے کمرے میں لائٹ بند کی اور خود دروازے کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

اورہان اور شیخان کے کمرے ساتھ ساتھ ہی تھے۔ اسے باہر سے دونوں کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ یقیناً شیخان اسے باتوں میں لگا رہا تھا۔

اس نے گھڑی پر نظر ڈالی تو بارہ بجنے میں صرف ایک منٹ رہ گیا تھا ٹھیک اسی وقت اورہان نے کمرے کا دروازہ کھولا تو صاحبہ اپنا سانس روک گئی۔

شیخان کو اس کا سامان دینے کے بعد وہ اپنے کمرے کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آج وہ بہت زیادہ تھک چکا تھا۔ بھوک بھی لگی تھی پر دل چاہ رہا تھا کہ کچھ بھی کیے

URDU NOVEL BANK

بغیر بس بیڈ پر گر جائے۔ اس نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا سامنے نظر آتے منظر نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔

وہ شاک ہوتا کمرے میں داخل ہوا اور تفصیلی نظر سامنے نظر آتے نظارے پر ڈال گیا۔

کمرے کی چھت لال اور سیاہ غباروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ سفید سنگ مرمر سے بنا فرش گلاب کی چادر تانے ہوئے تھا۔ کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہ تھا جو خالی ہو۔ کمرے کی چار دیواری کے پاس تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دیے جلا کر رکھے گئے تھے جن کی مدہم سنہری روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔

جہازی سائز بیڈ پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی جس پر گلاب کی پتیوں سے لکھے الفاظ واضح نظر آرہے تھے۔

لکھا "Love You Sardar" گلاب کی پتیوں سے بیڈ کے وسط میں بڑا بڑا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد ان ہی گلاب کی پتیوں سے دل بنایا گیا تھا۔ بیڈ کی

URDU NOVEL BANK

پشت پر سرخ اور سیاہ رنگ کے غبارے پھولوں کی ترتیب میں لگائے گئے تھے۔
 بیڈ کی سائیڈ ٹیبلز جو کہ شیشے کی بنی ہوئی تھی ان پر بھی ہر سو پھلوں کی پتیاں
 بچھائی گئی تھیں جن کے چاروں کونوں پر دیے رکھے گئے تھے۔

بیڈ سے پھسلتی اس کی نظریں ڈریسنگ ٹیبل پر جاٹکیں۔ ڈریسنگ کے شیشے کے
 سامنے بھی گلاب کی پتیاں اور ان پر جا بجا دیے سجائے گئے تھے۔ وہاں سے
 پھسلتی اس کی نظریں شیشے پر گئیں جہاں چھوٹے چھوٹے سٹکی نوٹس سے دل
 بنایا گیا تھا۔ وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلتا شیشے کے قریب گیا اور ان نوٹس
 پر لکھی عبارتیں پڑھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

"You are the sunshine of my life"

"You are my heartbeat"

"You are my forever, my always and my
 everything"

URDU NOVEL BANK

"You are the reason of my every single smile"

"I feel comfort, peace and happiness in your
arms"

"You are the missing puzzle piece that
completes me"

"My heart beats for you"

"You are the missing half of my heart"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"You make my heart skip a beat"

"You are my safe heaven "

"I love you to the back and moon".

URDU NOVEL BANK

وہ حیرت زدہ سا ایک ایک لفظ کو پڑھ کر اپنے اندر اتار رہا تھا۔ اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ یہ سب صاحبہ نے کیا ہے اس کے لئے۔

اس سے پہلے کہ وہ رخ موڑ کر اس کی تلاش میں نظریں گھماتا دو ہاتھ اس کی پشت سے ہوتے اس کے سینے پر آٹھہرے۔ اورہان نے نظریں جھکا کر دیکھا جہاں اس پر پیکر کے مومی ہاتھ بندھے تھے جب کہ اس کا نازک وجود اورہان کی پشت سے لگا تھا۔

اورہان اس کی ہمت کو داد دیتا گہرا مسکرا دیا پھر اس کے نازک ہاتھوں کو پکڑ کر ایک جھٹکا دیتا اسے اپنے سامنے کر گیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس پر نظر پڑتے ہی اورہان کا سانس سینے میں اٹک گیا جیسے۔ آنکھوں میں بے قابو جذبات آسمائے تھے۔ اس نے ایک تفصیلی نظر اس پر سرتا پیر ڈالی۔

سیاہ تاروں سے جھلملاتی سیاہ ہی ساڑھی جس کی کرتی اس کی کمر سے کو ڈھانپ رہی تھی۔ بازو کندھوں سے تھوڑا نیچے تک تھے جب کہ کرتی کے گلے سے جھانکتی

URDU NOVEL BANK

اس کی گردن کی خوبصورت ہڈیاں اورہان کی ساری توجہ کھینچ رہی تھیں۔ وہ ہاتھ بڑھاتا اپنے انگوٹھے کو دھیرے سے اس کی بیوٹی بون پر پھیرنے لگا تو صاحبہ تمہرا اٹھی اور کانپتے ہاتھوں سے کندھوں سے پھسلتے ساڑھی کے ریشمی پلو کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی جو پھسل پھسل جا رہا تھا۔

اس کے نازک بدن سے نظریں ہٹا کر اس کے چہرے پر ڈالی تو دل دھڑک اٹھا۔ جوڑے سے نکلتی لٹیں شہابی چہرے پر پھیلی ہوئی تھیں کاجل سے لبریز ہری آنکھوں سے نظریں پھسلتی ناک کی بالی سے ٹکرائی تو اورہان کا دل مچل اٹھا۔ اس کے ناک کی بالی ہمیشہ اس کے حواس سلب کر لیتی تھی۔ وہ بے اختیار ہوتا جھک کر اس کے ناک کی بالی پر لب دھر گیا۔ صاحبہ اس کے کالر کو اپنی گرفت میں لیتی آنکھیں بند کر گئی۔

وہ پیچھے ہٹا اور پیاسی نظریں اس کے سرخ لبوں پر جما گیا۔ تشنگی تھی کہ بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی اور دل تھا کہ بے قابو ہی ہوتا چلا جا رہا تھا۔ دل کی پکار پر لبیک

URDU NOVEL BANK

کہتا وہ اس کے چہرے پر جھکنے لگا جب وہ لرزتے ہاتھ اس کے عنابی لبو لب
جما گئی۔ اورہان نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"!!! پہلے کیک کاٹ لیں پلیز"

اس کی مدہم سی آواز پر وہ زیر لب مسکرا دیا تو وہ اس کا ہاتھ تھامتی کونے میں
پڑے ٹیبل کی طرف لے آئی جہاں گلاب کی پتیوں کے درمیان سرخ کریم سے
سجا ایک خوبصورت کیک رکھا ہوا تھا۔

کیک پر لکھی عبارت نے اورہان کو بھرپور انداز میں مسکرانے پر مجبور کر دیا۔ صاحبہ
نے اسے چھری پکڑائی تو وہ صاحبہ کے ہاتھ میں واپس چھری پکڑاتا اس کا نازک
ہاتھ چھری سمیت اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام گیا اور سرخ و سفید کریم سے سجا
کیک کاٹنے لگا جس کے درمیان میں سفید کریم پر لکھا تھا "صاحبہ قربان اپنے
"صاحب پر

وہ کیک کاٹ رہا تھا اور صاحبہ مسکراتے ہوئے گنگنا رہی تھی۔

، بیپی برتھ ڈے ٹو یو"

، بیپی برتھ ڈے ٹو یو

، بیپی برتھ ڈے ڈیئر ہسبنڈ

!!!! بیپی برتھ ڈے ٹو یو

اورہان مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کیک کا چھوٹا سا پیس کاٹا اور صاحبہ کے ہونٹوں کے نزدیک لے گیا۔ صاحبہ نے تھوڑا سا کھا کر باقی اسے کھلانا چاہا تو وہ نفی میں سر ہلاتا گہری نظریں اس کے چہرے پر جما گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتی صاحبہ حیا سے سرخ پڑ گئی۔ اس سے پہلے کہ اس کی نظروں سے چھپتی اسی کے سینے میں پناہ لیتی اورہان اس کی کمر پر ہاتھ جما کر اس کی کوشش ناکام بناتا اس کے چہرے پر جھک گیا۔ اس کی اور اپنی سانسیں ایک کرتا وہ اس کی جان لبوں پر لے آیا۔ اس لے لمس کی گرمی سے

URDU NOVEL BANK

سیراب ہوتی صاحبہ اس کی گردن کے گرد اپنی باہوں کا ہار ڈالتی اسے خود پر تمام اختیار سونپ گئی۔

اس کی سانسوں کو آزادی بخشتا وہ اس کے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔

"!!! تمہاری خوشبو جان لیوا ہے"

اس کے خوشبو بکھیرتے وجود میں گرمی سانسیں بھرتا وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کر گیا۔ اس کی گرم سانسیں اپنے کان اور گردن پر محسوس کرتے صاحبہ ادھ موٹی ہوتی جا رہی تھی۔ صراحی دار گردن سے مس ہوتے اس کے عنابی لب صاحبہ کے وجود میں حشر پرا کر رہے تھے۔

"!!! سس۔۔۔ سردار"

وہ ہمت کرتی لبوں کو تر کر کے اسے پکار بیٹھی۔

"!!! سردار کی جان"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی کر کے گرد بازو باندھتا اسے خود میں بھیج گیا۔ صاحبہ نے کچھ بولنے کے لئے لب کھولے جب وہ پھر سے پیش قدمی کرتا اس کی سانسوں پر اپنا تسلط جما گیا۔ صاحبہ کے الفاظ اس کے لبوں پر ہی دم توڑ گئے۔

اس کی گھٹتی سانسوں کو دوام بخشتا وہ پیچھے ہٹا اور اس کے سرخ چہرے کو نظروں کے حصار میں قید کر گیا۔

سادگی میں بھی قیامت ڈھاتی ہو اس سردار کے دل پر پھریوں کیل کانٹوں "سے لیس ہو کر کیوں اس وجود میں حشر برپا کرنے پر تلی ہو؟؟"

اس کی ٹھوڑی انگلی کے پور پر اٹھاتا وہ سوال کرنے لگا تو صاحبہ بجاتی ہوئی نظریں جھکا گئی۔

"م۔۔۔ میں کچھ۔۔۔ کچھ کہنا چاہتی ہوں"

URDU NOVEL BANK

اس نے اوربان کی قمیض کے بٹنوں پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا تو وہ وہ بغیر کسی تردد کے اس کا پھولوں سا نازک اور دل فریب وجود باہوں میں بھرتا بیڈ کی طرف قدم بڑھا گیا۔

اسے نرمی سے گلاب کی پتیوں سے سبے بیڈ پر بیٹھاتا خود بھی گھٹنا موڑ کر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔ دونوں کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔
صاحبہ نے جھجھک کر پیچھے ہٹنا چاہا تو اوربان اس کے گرد حصار قائم کرتا اس کی کوشش ناکام بنا گیا۔

دور سے مجھے نہ کچھ دکھائی دے رہا ہے اس وقت اور نہ ہی سنائی۔ اس لئے "قرب تر رہتے ہوئے اپنی بات کہہ ڈالو۔"

اس کے ماتھے پر بکھری لٹوں کو کان کے پیچھے اڑتا جھک کر اس کی پیشانی پر عقیدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تو صاحبہ سکون محسوس کرتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔

URDU NOVEL BANK

مجھے کچھ بتانا ہے آپ کو۔ اگر آج اقرار نہ کر پائی تو شاید کبھی یہ ہمت خود میں " پیدا نہ کر سکوں۔ آپ کی یہ محبت اور جنوں بھری نظریں ہمیشہ میرے لب سی دیتی ہیں اور تمام الفاظ حلق میں ہی دم توڑ دیتے ہیں پر آج میں اقرار کرنا چاہتی "ہوں سردار اس لئے اپنی نظریں مجھ پر سے ہٹا لیں۔

ایک ربط میں کہتی وہ ساتھ ہی اس کی سنہری آنکھوں پر اپنا نازک کپکپاتا ہاتھ تھام گئی تو اوربان اس کی حرکت پر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"بولو میری جان جو بھی بولنا چاہتی ہو۔ اوربان بلوچ آج تمہیں ہی سنے گا بس۔"

اس کا دوسرا ہاتھ تھام کر وہ اپنے لبوں سے لگا گیا پھر اس کی ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں قید کرتا وہ اسے بولنے کا اشارہ دے گیا۔

میں نے آپ سے بہت محبت کی ہے سردار۔ اپنے وجود سے بھی زیادہ۔ ایسا " کوئی پیمانہ اب تک ایجاد نہیں ہو سکا جو میری آپ کے لئے محبت کو ماپ سکے۔ مجھے آپ سے اتنی الفت ہے کہ آپ کی اک نظر الفت کی خاطر خوشی خوشی ہر

URDU NOVEL BANK

قربانی دے سکتی ہوں۔ میری آنکھیں ہر وقت آپ کے دید کی پیاسی رہتی ہیں۔
میرے کان ہر وقت آپ کی آواز سننے کو بیتاب رہتے ہیں۔ میرے لب ہر وقت
آپ کا ذکر کرنے پر مصر رہتے ہیں۔ میرا دل ہر وقت آپ کی یاد میں گم رہتا ہے۔
میں ازل تا ابد آپ کا ساتھ چاہتی ہوں۔ اپنے شام و سحر آپ کے روبرو رہتے
ہوئے آپ کی قربت میں گزارنا چاہتی ہوں۔

مجھے خود سے جدا کرنے کا سوچئے گا بھی مت کبھی کیوں کہ آپ سے دوری کے
باٹھ صاحبہ کی ذات فنا ہو جائے گی۔ اور بان بلوچ کی موجودگی سے ہی صاحبہ کی
"زندگی مربوط ہے۔ مجھے کبھی خود سے الگ کیا تو میں واقعی مر۔۔۔۔"

www.urduromelbank.com

اور بان پر شدت انداز میں جھکتا اس کے الفاظ پی گیا۔ اس کاشت اور جنوں خیر
لمس ظاہر کر رہا تھا کہ اسے صاحبہ کی بات کس قدر ناگوار گزری ہے

کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہٹا اور اس کے لالیاں چھلکاتے چہرے پر گہری نظریں جما گیا۔

URDU NOVEL BANK

میری جان اگر میری قربت چاہ رہی تو سیدھا بول دیتی۔ یوں غلط الفاظ نکالنے کی "کیا ضرورت تھی۔"

خمار بھری آواز میں کہتا وہ اس پر جھک آیا

"آپ کا گفٹ بھی تو۔۔۔"

صاحبہ کا جملہ مکمل کرنے سے پہلے وہ اس کی ہونٹوں پر انگلی جما گیا۔

صبح دے دینا گفٹ پر ابھی مجھے جو چاہئے میں وہ لینے والا ہوں اور امید کرتا ہوں "تم مجھے ڈسٹرب نہیں کرو گی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنے الفاظ سے اسے منہ چھپانے پر مجبور کرتا اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتا اسے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کرتا اس پر پوری طرح چھاتا اپنی محبت کی برسات میں بھگونے لگا۔

@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ الماری میں کپڑے سیٹ کر رہی تھی جب ایک دم دروازہ دھڑ دھڑ آیا گیا۔ وہ ایک دم ڈراٹھی۔

"کون ہے آجائیں۔"

اس کی اجازت ملتے ہی سکینہ تیزی سے دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"جلدی نیچے چلیں بی بی جی۔"

وہ لال پر جوش چہرے سمیت بولی تو صاحبہ نے اچنبے سے اسے دیکھا۔

"خیریت ہے نا؟"

نہ جانے کیوں پل بھر کو اس کا دل گھبرا اٹھا۔

"جی بی بی جی۔ وہ اپنی رومی بی بی ہو چکی ہیں۔"

وہ پر جوش ہوتی بولی تو صاحبہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔ بے یقینی آنکھوں میں صاف نظر آرہی تھی۔ وہ ایک لفظ بھی بولے بغیر تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

جیسے ہی وہ لاؤنج میں پہنچی وہاں ایک کا منظر بالکل اس کی سوچ کے مطابق تھا۔

URDU NOVEL BANK

ناز بیگم رومیصہ کو گلے لگائے اونچی آواز میں رو رہی رہیں تھیں جب کہ پاس کھڑی رخسار بیگم نم آنکھوں سے روتی ہوئی زوہان کو چپ کروا رہی تھیں۔

کہاں چلی گئی تھی میری بچی۔ میں تو اب امید ہی چھوڑ چکی تھی تم سے ملنے "اکی۔ ایسا لگتا تھا کہ تمہیں دیکھے بغیر ہی مر جاؤں گی۔

ناز بیگم کی بات پر وہ دھیرے سے ان سے الگ ہوئی تو زوہان اس سے لپٹ کر سختی سے خود میں بھیجنے رو دی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com کافی دیر گزرنے کے بعد اس نے نرمی سے زوہان کو پیچھے ہٹایا۔

صاحبہ سن سی کھڑی تھی۔ اسے رومیصہ کے چہرے پر وہ سب کچھ نظر آ رہا تھا جو وہاں موجود افراد کی نگاہوں سے اوجھل تھا اب تک۔

سرد مہری اور پتھریلے تاثرات۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

"یہاں بیٹھو میری بچی۔"

ناز بیگم نے اسے بازو سے تھام کر اپنے ساتھ بیٹھایا تو وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔ اسی پل لاؤنج کا دروازہ کھلا تھا اور اوربان اور شیفان تیزی سے وہاں داخل ہوئے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

"رومی میری گرہا۔"

شیفان محبت سے لبریز آواز میں کہتا آگے بڑھنے لگا جب رومی ایک دم اپنی جگہ سے اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

"میرے قریب مت آئیے گا لالا۔"

اس کی سرد آواز پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"رومی میری جان اپنے لالا کو کیوں۔۔۔"

وہ بولتے ساتھ اسے اپنے حصار میں لینے لگا تو وہ ایک دم چیختی اس کا حصار توڑ کر
پیچھے ہو گئی۔

میں نے کہا نا کہ میرے قریب مت آئیے گا تو پھر آپ کو سمجھ نہیں آرہی"
"کیا۔"

سرخ چہرے سے چیخ کر بولتی وہ وہاں موجود سب افراد کو حیرت و بے یقینی میں غوطہ زن کر گئی۔

"ایسے کیوں کر رہی ہو لالا کی جان"

اب کی دفعہ اوربان نرمی سے بولا تو اس کی بات پر رومیصہ اونچی آواز میں قہقہے لگانے لگی۔ ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

ناز بیگم روتی ہوئی اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ رہی تھیں۔ صاحبہ نے ان کے قریب جا کر انھیں سہارا دیا۔

"میں !!! میں ایسا کیوں کر رہی ہوں یہ پوچھ رہے ہیں آپ؟؟"

وہ ایک دم چیخنی تھی۔

چھ ماہ سے میں گھر سے لاپتہ تھی۔ ایک شخص آتا ہے مجھے یعنی بلوچ خاندان کی بیٹی کو دن دھاڑے اغوا کر کے اس سے زبردستی نکاح کر لیتا ہے پھر میرا نام نہاد شوہر میرے نام نہاد گھر والوں کو نکاح نامہ بھی بھیج دیتا ہے پر میرے دو عدد شیر جوان بھائی اور باپ اتنے بے بس ہو جاتے ہیں اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ چھ ماہ میں اپنے گھر کی ایک بیٹی کا پتا نہیں لگوا پاتے حالاں کہ مخالف کو "اچھی طرح جانتے بھی ہیں۔"

URDU NOVEL BANK

ناز بیگم نفی میں سر ہلاتی روتی جا رہی تھیں جب کہ اوربان اور شیطان لب بھینچے
اسے سن رہے تھے۔

پھر چھ ماہ قید کرنے کے بعد میرے نام نہاد شوہر کو احساس ہوتا ہے کہ وہ "
میرے ساتھ غلط کر رہا ہے اس لئے میری خوشی کی خاطر مجھے اپنی قید سے آزادی
"دے دیتا ہے اور پہنچا دیتا ہے مجھے میرے نام نہاد گھر والوں کے پاس۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com اس کے الفاظ میں موجود تلخی سب کو افسردہ کر رہی تھی۔

پہلے تو میرا دل کیا یہاں کا رخ کرنے سے بہتر ہے کہ کسی کھائی میں کود کر "
جان دے دوں پھر یاد آیا کہ میں تو اندھی ہوں۔ اپنی مرضی سے کسی جگہ کا رخ
"کہاں کر سکتی ہوں۔

اس کی بات پر ناز بیگم نے تڑپ تڑپ کر رونا شروع کر دیا تھا۔ شیطان ایک دم آگے بڑھا اور اس کی مذاحمت کی پرواہ کے بغیر اسے کہینچ کر اپنے سینے میں بھینچ گیا۔ وہ اسے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرتی رہی پر ہٹانہ سکی تو تھک ہار کر آنسو بہانے لگی۔

ہمیں معاف کر دو میری جان پر بعض اوقات چیزیں بظاہر جیسے نظر آرہی ہوتی ہیں
 "ہیں حقیقت میں اس سے بالکل برعکس ہوتی ہیں"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اس کا سر تھپتھپاتا بولا تو وہ زور آزمائی کرتی اس سے الگ ہو گئی۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔ مہربانی فرما کر اس اندھی لڑکی کو کمرے میں پہنچا دیجئے"

"بس۔ یہ تمام آوازیں اور آہو زاریاں مجھے بیزار کر رہی ہیں۔

اس کی بات پر اوربان نے تنے ہوئے تاثرات سے سکینہ کو اشارہ کیا تو وہ اسے اس کے کمرے میں لے گئی۔

اس کے جانے کے بعد ناز بیگم صوفے پر ڈھے گئیں اور زار و قطار رونے لگیں۔ رخسار بیگم ان کے ساتھ بیٹھی انھیں تسلی دینے لگیں۔ زوبان شیخان کا ہاتھ تھام کر اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دینے لگی پر یہ سب اتنا آسان کہاں تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"میں پانی لے کر آتی ہوں۔"

صاحبہ اوربان سے کہتی کچن کی طرف گئی تو وہ بھی سر ہلاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کی پر سوچ نظریں فرش پر جمی تھیں۔ وہ ابھی ان ہی سوچوں میں گم تھا جب

URDU NOVEL BANK

کسی چیز کے گرنے کی زور دار آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے وہ رخ موڑتا صاحبہ کی چیخ پر وہ ہوش میں آتا اس کی طرف دوڑا جو سر تھامے فرش پر گری ہوئی تھی۔ پاس ہی ٹرے ٹوٹے ہوئے شیشے کے گلاس اور پانی بکھرا پڑا تھا۔ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا گھٹنوں کے بل بیٹھے اسے کندھوں سے اٹھا کر اپنے ساتھ لگا گیا۔

ناورینک

"ٹھیک ہو میری جان؟؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اس کا چہرے ایک ہاتھ سے سہلاتا فکر مندی سے پوچھنے لگا۔ زوہان اور شیفاں بھی قریب آچکے تھے جب کہ ناز بیگم اور رخسار بیگم کھڑی پریشانی سے صاحبہ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

"جج۔۔۔ جی بس ایک دم ہی۔۔۔ چکر سا آگیا۔"

وہ دھیرے سے کہتی اٹھنے لگی جب ایسا محسوس ہوا کہ پھر سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ہے۔ اور ہاں ایک دم اسے بازوؤں میں اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

میں اسے کمرے میں لے جا رہا ہوں اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے "زوبان بیٹا ایک گلاس جوس لا دیں پلیز۔"

visit for more novels:

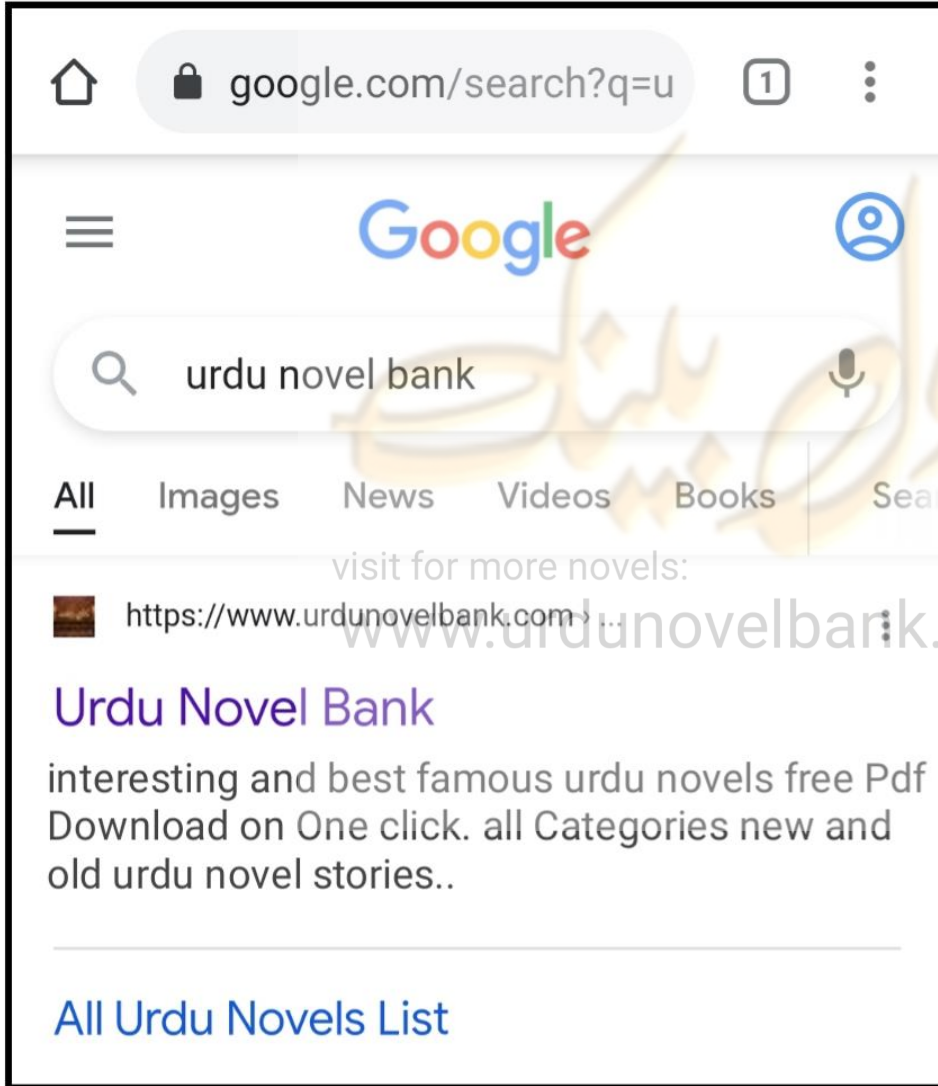
www.urduromanovelbank.com

زوبان سے کہتا وہ صاحبہ کو لئے سیرٹھیان چڑھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تو . زوبان بھی کچن کی طرف بڑھ گئی .

@@@@

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdu-novelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

وہ اسے لیتا کمرے میں داخل ہوا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر گیا۔ اسے بیڈ پر لٹانے کے بعد گہری نظریں اس کے پیلے پڑتے چہرے پر جما گیا۔

صاحبہ نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا جو گہری نظریں اس کے چہرے پر جمائے ہوئے تھا۔

"کیا ہوا؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے ہلکی داڑھی سے سبے چہرے کو چھو کر پوچھنے لگی۔ اور بان اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا گیا۔

URDU NOVEL BANK

"صبح ناشتے میں کیا لیا تھا؟"

اس کے سوال پر صاحبہ نظریں چرا گئی۔

"لنچ میں کیا لیا تھا؟؟"

اب کی دفعہ وہ سنجیگی سے بولا تو صاحبہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

تم نے دو وقت کا کھانا سکپ کیوں کیا؟؟ میں گھر پر نہیں ہوں گا تو ایسے "کرو گی تم۔ پہلے بہت جان ہے نا تم میں جو ایسے کھانا پینا بھی بند کر دیتی ہو۔

URDU NOVEL BANK

شادی سے پہلے اچھی خاصی صحت تھی تمہاری اور اب دیکھو۔ ہڈیاں ہی نظر آ رہی ہیں بس۔

وہ سخت تیور لئے بولتا اس کا دل دہلا رہا تھا۔

"میں کھاتی تو ہوں۔ بس آج میرا دل نہیں تھا بلکل بھی میں سچ کہہ رہی ہو۔"

وہ بے چارگی بھرے تاثرات چہرے پر سجا کر بولی تو اور ہان اسے دیکھ رہ گیا۔ وہ کوئی تگڑا سا جواب دیتا اس سے پہلے ہی دروازہ ناک ہوا اور اس کی اجازت ملنے پر زوہان کمرے میں داخل ہوا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھا جس میں فریش جوس کا گلاس اور ساتھ کیک رکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"بھابھی کیا ہو گیا اچانک آپ کو۔ ڈرا کر رکھ دیا۔ خیال کیوں نہیں رکھتی اپنا آپ۔"

وہ صاحبہ کو دیکھتی بولی تو صاحبہ اور بان کی نظریں خود پر محسوس کرتی کہسیا گئی۔

بیٹا آپ ایک اور کام کر دیں پلیز۔ کھانے کو کچھ ہیلتھی سالادیں ان محترمہ نے "رات سے کھانا کھایا ہوا ہے۔"

وہ صاحبہ کو گھورتا بولا تو زوہان بھی اسے دیکھتی نفی میں سر ہلا گئی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"میں ابھی لاتی ہوں لالا۔ تب تک آپ بھابھی کی کلاس لیں اچھے سے"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر صاحبہ نے گھور کر اسے دیکھا پر وہ نظر انداز کرتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

اس نے کچن میں آکر کھانا گرم کر کے ٹرے میں رکھا اور اوربان کے کمرے میں جانے لگی جب شیفان کچن میں داخل ہوا۔ کافی تھکا تھکا اور پریشان لگا زوبان کو۔ وو ٹرے وہیں شیف پر رکھتی اس کے قریب آئی۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com"کیا ہوا کچھ چاہئے آپ کو۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتی نرمی سے پوچھنے لگی۔ وہ جانتی تھی رومی کی وجہ سے بہت پریشان تھا وہ۔ اس کی اکلوتی بہن تھی وہ۔

URDU NOVEL BANK

شیفان کچھ بولے بغیر اس کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالتا اپنا چہرہ اس اس گردن میں چھپا گیا۔

زوہان نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ شیفان کی گرم سانسیں اس کی گردن کو چھوتی اسے لرزنے پر مجبور کر رہی تھیں پر اس کے لئے فلحال سب سے ضروری اس کو سکون پہنچانا تھا۔

visit for more novels:

"مجھے اس وقت صرف سکون چاہئے جو کہ صرف اور صرف تم دے سکتی ہو۔"

اپنی سانسیں اس کے وجود پر چھوڑتا بولا تو وہ اس کا سر سہلانے لگی۔

URDU NOVEL BANK

آپ کمرے میں چلیں میں بس لالا کے کمرے میں یہ کھانا دے آؤں آتی ہوں"

"پھر۔"

اس کے کہنے پر وہ پیچھے ہٹا اور اس کی پیشانی چوم کر کچن سے باہر نکل گیا تو زوہان بھی مسکراتی ہوئی اورہان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بے چین سی بار بار کروٹ بدل رہی تھی۔ نیند تھی کہ آہی نہ رہی تھی۔ جب بار بار کروٹ بدل کر تھک گئی تو اکتا کر اٹھ بیٹھی۔

"!!! کیا مصیبت ہے"

جہنملا کر کہتی وہ سر دونوں ہاتھوں میں تھام گئی۔ اسے بے ساختہ ہی فائق یاد آیا تھا۔ وہ لاکھ اس سے نفرت کا اظہار کرتی پر اس نے رومی کو اپنے کندھے پر سر

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

رکھ کر سلانے کی ایسی عادت ڈالی تھی کہ جب وہ شہر سے گاؤں جاتا اور رات وہاں رکتا تو رومی کو اس رات نیند نہ پڑتی اور آج بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔

بے بسی کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔ دل تھا کہ بھر بھر آ رہا تھا۔

اس نے باتھروم میں جانے کے لئے پیر بیڈ سے نیچے اتارے تو سمجھ نہ آئی کہ کس طرف رخ کرے۔ ان گزرے چھ ماہ میں جیسے وہ س گھر کا نقشہ بھول چکی تھی۔

گہرا سانس بھرتی وہ احتیاط سے قدم اٹھانے لگی۔ ابھی دو قدم ہی چلی تھی کہ موبائل کی تیز آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ خاموشی میں ایک دم اٹھتے شور سے وہ گھبرا کر وہیں کھڑی ہو گئی۔

"موبائل کی آواز ہے یہ پر یہاں موبائل کہاں سے آیا۔"

URDU NOVEL BANK

خود سے کہتی وہ آواز کے تعقب میں آئی اور ہاتھ مار کر موبائل تلاشنے لگی۔ بالآخر اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا بٹنوں والا موبائل آ ہی گیا۔ وہ اسے چھو کر محسوس کرنے لگی۔

ایسا ہی موبائل اس کے پاس تھا گھر میں جس پر فائق کی کال آتی تھی جب وہ گھر سے باہر ہوتا تھا پر وہ یہ سوچ رہی تھی کہ یہ موبائل یہاں کیسے آیا جب کہ وہ وہیں چھوڑ آئی تھی۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب موبائل بند ہو کر ایک مرتبہ پھر سے بج اٹھا۔

رومی کچھ سوچتے ہوئے بائیں طرف موجود بٹن کو دبا گئی۔

"!!! ہیلو"

وہ دھیرے سے بولی تو سامنے والا جیسے سانس تک روک گیا پھر اس کی خاموشی محسوس کرتی اس کی سانسیں جیسے بھاری پڑنے لگیں۔

"کس لئے کال کی؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی بھاری سانسوں کو مدہم آواز سنتی وہ اپنا سوال داگ گئی۔

دید کی پیاس تو مجھ نہیں سکتی تو سوچا کانوں کو ہی دوام بخش دیا جائے آپ کی " "آواز سن کر۔

بوجھل آواز کانوں سے ٹکرائی تو رومی گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"!!! اگر آپ بھول گئے ہوں تو یاد کروا دوں کہ آپ مجھے آزاد کر چکے ہیں"

وہ لفظ آزاد پر زور دے کر بولی۔

"اپنی قربت سے آزاد کیا ہے اپنی زندگی سے نہیں۔"

visit for more novels.
www.urdu-novelbank.com

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز میں سختی آسمانی تھی۔

"!!! آزادی کا مطلب آزادی ہی ہوتا ہے بس"

وہ قدم پیچھے ہٹاتی بیڈ پر واپس بیٹھ گئی۔

"کیا آپ واقعی اس قدر ظالم ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

اس کے سوال پر وہ نا سمجھی سے آنکھیں سکیڑ گئی۔

کون سا ظلم ڈھایا ہے میں نے آپ پر؟؟ ظلم تو ازل سے مجھ پر ہوا ہے پھر"
"میں ظالم کیسے ٹھہری؟؟

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔

ایک دیوانے کی دیوانگی جانتا ہوئے بھی اسے ہجر کی سزا دینا ظلم نہیں تو اور کیا"
"ہے؟ آپ کو دیکھا نہیں تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہر نظارہ اپنی دلکشی کھو چکا ہو۔

اس کی بھاری آواز اور الفاظ میں چھپے سنجیدہ پن کو محسوس کر کے رومی ایک دم
کال بند کر کے موبائل ایک طرف پھینک گئی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کال بند ہونے کی آواز پر وہ موبائل کان سے ہٹا کر دیکھنے لگا اور پھر اسے سوچتے
لب بھینچ گیا۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ کمرے میں آئی تو کمرے کی مین لائٹس بند تھیں اور ایک سائڈ لیمپ آن تھا جب کہ شیفتان بیڈ پر دراز تھا۔

وہ اپنے پیچھے دھیرے سے دروازہ بند کرتی بیڈ کی طرف بڑھی اور ہاتھ میں پکڑا دودھ کا گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھ گئی۔

"!! سنیں"

"سو گئے ہیں کیا؟؟"

وہ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتی اس پر جھک کر پوچھنے لگی پر جب کوئی جواب نہ ملا تو پیچھے ہٹنے لگی جب وہ ایک دم اسے کمر سے تھام کر اپنی طرف کھینچ گیا۔

"!! آہ !!! شرم تو نہیں آتی آپ کو ایسے کون ڈراتا ہے بھلا کوئی کسی کو"

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارتی خفگی سے بولی تو وہ اس کے پھولے ہوئے گال دیکھ کر ہنس دیا۔

"میری جان اتنی نازک سی کیوں ہے جو اتنی جلدی ڈرتی ہے۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اسے بیڈ پر لٹاتا خود اس کے اوپر جھک آیا۔

"جی نہیں کوئی نازک نہیں ہوں میں۔ میں ایک سڑونگ لڑکی ہوں۔"

وہ اس کے گلے میں دونوں بازو ڈال کر بولی تو شیطان سر ہلا گیا۔

ابھی چیک کر لیتے ہیں تمہاری سڑونگنیس !!!!"

کہنے کے ساتھ ہی وہ ایک دم اس کے گال پر دانت گاڑ گیا تو زوہان چیخ اٹھی۔

وہ پیچھے ہٹتا قہقہہ لگا کر ہنس دیا جب کہ زوہان گال پر ہاتھ رکھے غصے سے اسے گھور رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

"!! بس اتنی سی سڑونگ تھی تم"

وہ چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا تو وہ ایک دم اوپر اٹھتی اس کے ناک پر کاٹ گئی۔ اب کی دفعہ ہنسنے کی باری زوہان کی تھی۔

"پوری جنگلی بلی بن گئی ہو تم تو۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اپنی سرخ پڑتی ناک سہلا کر بولا تو وہ قہقہہ لگا گئی۔

"بہت ہنسی آرہی ہے نا ابھی بتاتا ہوں۔"

کہنے کے ساتھ ہی وہ اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دے بغیر اس کی سانسیں قید کر گیا تو اس کی گرفت میں زوہان پھڑپھڑا کر رہ گئی۔

بہت بڑے چیٹر ہیں آپ!!۔"

وہ چند لمحے کشید کرنے کے بعد پیچھے ہٹا تو وہ سرخ چہرے کے ساتھ مہمنا کر رہ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ابھی چیٹنگ کی ہی کہاں ہے۔ اصل چیٹنگ تو اب شروع ہونے والی ہے۔"

بوجھک سرگوشی میں کہتا وہ مزید پیش قدمی کرنے لگا پر اس کے کسی بھی عمل سے پہلے ہی سائیڈ ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل بج اٹھا۔

وہ بدمزہ ہو کر پیچھے ہٹا۔ اس کی شکل دیکھ کر زوہان کی ہنسی نکل گئی۔

"ہیلو کون؟"

موبائل کان سے لگاتا وہ پوچھنے لگا کیوں کہ ان ناؤن نمبر تھا کوئی۔

جواب میں جانے ایسا کیا کہا گیا کہ ایک دم ہی شیطان کی چہرے کی تاثرات بدل گئے۔ ہنستا کھلکھلاتا چہرہ پل بھر میں تن گیا۔

"کس لئے کال کی ہے؟؟"

وہ تنے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگا تو زوہان نے چونک اس کی جانب دیکھا۔

"میں آ رہا ہوں۔"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

کچھ دیر لگے بندے کی بات سننے کے بعد وہ بولتا کال بند کر گیا۔

موبائل جیب میں ڈال کر وہ بیڈ سے اترتا پاس پڑا جوتا پاؤں میں ڈالنے لگا۔

"کس کی کال تھی اور کہاں جا رہے ہیں اس وقت آپ؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی تو وہ ایک سرسری سی نظر اس پر ڈال کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابی اٹھانے لگا۔

آدھی رات باہر جا رہا ہوں تو ظاہر ہے کسی ضروری کام سے ہی جا رہا ہوں۔ سو "جاؤ تم مجھے شاید دیر ہو جائے۔"

خشک لہجے میں کہتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو زوہان اسے دیکھ کر رہ گئی۔ شادی کے بعد پہلی دفعہ شیفاں نے اتنے سرد لہجے میں اس سے بات کی تھی اور وہ بھی بغیر کسی وجہ کے۔ اسے بے ساختہ رونا آنے لگا تو بیڈ پر گر کر اپنا دل ہلکا کرنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

@@@@@

وہ کافی دیر شیفاں کا انتظار کرتی رہی تھی۔ اسے پریشانی ہو رہی تھی کہ اتنی رات وہ کہاں گیا تھا اور کال پر ایسا کون تھا جس کی وجہ سے اس کا موڈ اس قدر

URDU NOVEL BANK

خراب ہو گیا تھا پر ان سب سوالوں کے جواب صرف شیفاں ہی دے سکتا تھا جس سے رابطہ ممکن ہی نہ ہو رہا تھا۔

اس نے دو تین کالز کی تمہیں پر اس نے ایک دفعہ بھی کال نہیں اٹھائی تو تھک ہار کر وہ اس کا انتظار کرتی کرتی سو گئی۔

فجر کے وقت اس کی آنکھ کھلی تو نظر سیدھا شیفاں کے چہرے سے جا ٹکرائی جو اسی کی طرف منہ کیے سویا ہوا تھا۔

اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی زوہان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی پر اگلے ہی پل جب اس کا رات والا انداز یاد آیا تو منہ بنا کر رہ گئی۔

پہلے خوب غصہ کیا اور اب اٹھ کر پیار کرنا شروع کر دیں ہے لیکن میں بھی "اتنی جلدی نہیں ماننے والی۔

خود سے کہتی وہ بیڈ سے اتر گئی۔

URDU NOVEL BANK

فریش ہونے کے بعد وہ کمرے میں واپس آئی تو شیفان ہنوز سو رہا تھا۔ وہ نماز ادا کرنے کے بعد دھیرے سے کمرے کا دروازہ بند کرتی نیچے چلی آئی۔

سب کے اٹھنے میں وقت تھا ابھی۔ اسے بھوک لگ رہی تو اپنے لئے ہلکا پہلکا کچھ بنانے لگی۔ اس کا ارادہ کمرے میں واپس جانے کا نہیں تھا فلحال۔

ناشتے کا وقت ہوا تو سب ہی آہستہ آہستہ کھانے کے میز پر آنے لگے۔

"بھابھی آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟"

صاحبہ اور بان ایک ساتھ وہاں داخل ہوئے تو زوبان صاحبہ کی طرف دیکھتی

visit for more novels:
www.urduromelbank.com

فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

اس کا شکر اب بالکل ٹھیک ہوں میں بس تھوڑی ویکنئیس ہو گئی تھی اب"

"ٹھیک ہے۔"

اس کی فکر پر وہ مسکرا کر اس کی تسلی کرتی اور بان کے اپنے لئے کرسی نکالنے پر اپنی جگہ سنبھال گئی۔

URDU NOVEL BANK

"شکر ہے ورنہ آپ نے تو ایک دم ڈرا دیا تھا۔"

وہ اس کے سامنے جوس کا جگ رکھتی بولی تو صاحبہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تمہاری بھابھی کے کچھ پرزے ڈھیلے ہوئے ہیں بس۔"

اوربان جوس گلاس میں ڈالتا اس کے آگے رکھ کر بولا تو صاحبہ اسے خفگی سے گھورنے لگی۔

"مت پریشان کرو میری بچی کو پہلے ہی دیکھو کسی پیلی ہو رہی ہے۔"

ناز بیگم صاحبہ کو فکر سے دیکھتی اوربان کو ڈپٹ کر بولیں تو وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

یہ تو ناانصافی ہے چھوٹی ماں۔ آپ میرے مقابل صاحبہ کی طرف داری کر رہی ہیں۔

وہ مصنوعی خفگی سے انہیں کہنے لگا تو وہ اس کا کان پکڑ کر مڑوڑ گئیں۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس کی کراہ پر صاحبہ اور زوہان دونوں ہی دبا دبا ہنس دیں۔

بہت نوٹنگی آگئی ہے تمہیں۔ بھئی میں تو ہمیشہ اپنی بیٹی کی ہی سائیڈ لوں گی۔"

"تم سے بھی زیادہ پیاری ہوگئی ہے یہ مجھے۔

وہ صاحبہ کو پیار سے نہارتی بولیں تو جہاں صاحبہ خوشی سے لال ہوئی وہیں اوربان سر ہلا کر رہ گیا۔

"زوہان بیٹا شیطان نہیں آیا اب تک؟"

اوربان ایک نظر صاحبہ پر ڈالتا زوہان سے پوچھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پتا نہیں لالا میں تو ناشتہ بنا رہی تھی۔ کمرے میں ہی ہوں گے۔"

وہ اپنے آگے ناشتہ رکھ کر بیٹھتی لا پرواہی سے بولی۔

تو یہ آپ کا فرض بنتا ہے نا جاننا کہ آپ کا شوہر کہاں ہے۔ آپ کو اس کے "

ساتھ ہی نیچے آنا چاہئے تھا۔ جائیں دیکھیں جا کر اسے کچھ چاہئے ہو گا تو آپ کے

"علاوہ کیسے کہے گا۔

URDU NOVEL BANK

وہ سنجیگی سے اسے لتارتا بولا تو شرمندگی کے مارے زوہان کا چہرہ پوری طرح پلٹ پر جھک گیا۔

"مم۔۔۔ میں دیکھتی ہوں جا کر۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی بولی البتہ سر جھکا ہوا ہی تھا۔

"دیکھنا ہی نہیں آئند اس بات پر عمل بھی کرنا ہے جائیں اب شاباش۔"

اب کی دفعہ وہ تھوڑی نرمی سے بولا تو وہ محض سر ہلا گئی۔ وہ کرسی پیچھے کرتی وہاں س جانے ہی لگی تھی جب شیطان وہاں داخل ہوا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس نے آکر سب سے مشترکہ سلام لی اور اپنی مخصوص کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ زوہان بھی چپ چاپ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بیٹا ناشتہ نکال کر دو شوہر کو۔"

ناز بیگم کی تنبیہی آواز پر وہ لب بھینچتی اس کے لئے کھانا نکالنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

رومی کو نہیں بلایا؟"۔

اوربان کے سوال پر سب کے چہروں پر افسردگی چھا گئی۔

وہ نہیں آئے گی بیٹا۔ اس کا ناشتہ اس کے کمرے میں بھجوا دیتی ہوں۔ فلحال "ہمیں اسے کچھ وقت دینا چاہئے۔"

ان کی بات پر سب محض سر ہلا گئے۔ سب خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے جب صاحبہ ایک دم وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اوربان نے اس کے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھ کر تفکر سے پوچھا جس پر وہ سر ہلاتی بغیر ایک لفظ بھی بولے تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔ اوربان پریشان ہوتا ایک دم اٹھا۔

"میں دیکھتا ہوں"

سب کو کہتا وہ خود بھی صاحبہ کے پیچھے چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

یا اللہ کرم فرما میرے بچوں پر اپنا نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ہمارے گھر"
"کو۔

رخسار بیگم مدہم آواز میں بولی تو سب سر ہلا گئے۔

شیفان نے ایک خاموش نظر لا پرواہ بیٹھی زوہان پر ڈالی اور اپنے ناشتے کی طرف
متوجہ ہو گیا۔

@@@@

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ جس وقت کمرے میں داخل ہوا صاحبہ بے حال سی باتھ روم سے باہر نکل
رہی تھی۔ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکتا اسے تھام گیا۔

"کیا ہو گیا میری جان۔"

وہ اپنے مضبوط ہاتھ سے اس کے چہرے پر لگا پانی صاف کرتا نرمی سے بولا تو وہ
ایک دم اس کے سینے سے سر ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس کے رونے پر وہ پریشان ہو اٹھا۔

"مم۔۔۔ مجھے پتا نہیں کیا ہو۔۔۔ رہا ہے۔ میرا سانس بند ہو رہا ہے۔"

وہ تڑپ ہی تو اٹھا تھا اس کی حالت پر۔

"چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ابھی۔"

وہ اسے بیڈ پر بیٹھاتا الماری کی طرف بڑھنے لگتا کہ اس کی چادر لاسکے پر وہ اس کا ہاتھ تھام گئی۔

"ابھی نہیں پلیز۔ ابھی مجھے بس ریسٹ کرنی ہے۔"

visit for more novels
www.urdu-novel-bank.com

وہ التجائیہ بولی تو وہ کچھ سوچتا سر ہلا گیا۔

"اوکے میں بس ابھی آ رہا ہوں۔"

اسے کہتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا۔

"یہ پیو اچھا محسوس کرو گی۔"

وہ اس کا گال تھپتہا کر بولا تو وہ ایک بے بس نگاہ اس پر ڈال کر گلاس پکڑتی منہ سے لگا گئی۔ وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھے گیا۔ اس نے گلاس خالی کر کے پکڑایا تو اورہان وہ پکڑ کر سائیڈ پر رکھتا خود اس کے پاس بیٹھ گیا۔

صاحبہ نے سر اس کے کندھے پر ٹکایا اور نیم دراز ہو گئی جب کہ اورہان اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا پر اس کی پر سوچ نظریں کہیں اور ہی جمی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com @@@@

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

ناشتے کے بعد وہ کمرے میں واپس آئے تو شیفان تیار ہو کر پھر سے کہیں نکلنے لگا جب وہ بے اختیار اسے پکار بیٹھی۔

"!!باہر"

یک لفظی جواب دیتا وہ گاڑی کی چابی اٹھانے لگا۔

مجھے بھی نظر آ رہا کہ اتنا بن ٹھن کر باہر ہی جا رہے ہیں لیکن میرے پوچھنے کا "مقصد ہے کہ کس خاص کام سے جا رہے ہیں اتنی تیاری کے بعد۔

س کے تیکھے لہجے میں پوچھے گئے سوال پر شیفان نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا پھر ایک قدم چل کر اس کی طرف آیا۔

کسی بہت "خاص" سے ملنے۔ امید ہے کہ اب تمہاری تسلی ہو گئی ہو گی تو کیا "مجھے یہاں سے تشریف کے جانے کی اجازت ہے؟؟"

سرد لہجے میں پوچھتا وہ اس پر سے نظریں ہٹا گیا تو اس کے سرد انداز پر زوہان کا دل کرلانے لگا۔

"جائیے آپ کو بھلا میری اجازت کب سے درکار ہونے لگی۔"

URDU NOVEL BANK

شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتی وہ وہاں سے ہٹ گئی۔ اسے پورا یقین تھا کہ شیطان اس کے پیچھے آکر اسے منائے گا پر اسے اس وقت شدید رونا آیا جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کمرہ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

اس کی اس قدر بے اعتنائی پر وہ ضبط کھوتی چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی بری طرح رو دی۔

@@@@@

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

وہ سرخ نظروں سے سامنے موجود لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"کیوں بلایا ہے مجھے؟؟؟"

اسے سرد نظروں سے دیکھتا بولا تو وہ اٹھلا کر ہنس دی۔

"دیکھ لو میرے پیار کی طاقت۔ میری ایک پکار پر تم کئی دور کی مانند چلے آئے۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی قدم بڑھاتی اس کی طرف آنے لگی۔

Vist For More Novels : www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا چاہتی ہو؟"

سپاٹ انداز میں سوال پوچھا گیا۔

تمہیں !!!۔"

وہ لہجے کو بوجھل بناتی بولی۔

کیا حاصل کرنا چاہتی ہو؟۔"

ضبط کرتے دوبارہ سوال دہرایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! تمہاری چاہت"

دلبرانہ لہجے میں بولتی اس کے چہرے کو اپنی شہادت کی انگلی سے چھونے لگی تو

وہ اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔

تمہاری خصلت کیا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں یہ بات۔ اس سب کا مقصد"

"کیا ہے وہ بتاؤ؟؟

URDU NOVEL BANK

اس کے تلخ انداز پر وہ نجات سے سرخ پڑ گئی پر یہ احساس پل بھر کے لئے تھا
بس۔

میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم خود کو بھرپور طریقے سے میرے حوالے کر دو"
"ورنہ۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑتی اپنے گال پر جھولتی لٹ انگلی پر لپیٹ گئی۔
"ورنہ؟؟؟"

وہ اس کی اوقات جانچنا چاہ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ورنہ تمہاری پیاری بیوی تک بس یہ وڈیو پہنچائی جائے گی زیادہ کچھ نہیں۔"

اس نے تمسخر سے کہتے موبائل کی سکرین پر انگلی چلاتے ایک وڈیو چلا کر اس
کے سامنے کی تو اس کی سرخ آنکھیں پل بھر کے لئے ساکت ہو گئیں۔

@@@@

صاحبہ کی طبیعت پھر سے بگڑ گئی تو ناز بیگم اسے اپنے ساتھ ہسپتال لے گئیں تو زوہان رومیصہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟"

اس کی آواز پر رومی چونک اٹھی پھر سر ہلا گئی۔
visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زوہان آکر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"مجھ سے بھی ناراض ہو کیا؟"

وہ رومی کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر استفسار کرنے لگی تو رومی تلخی سے ہنس دی۔

ناراض اور میں؟؟؟ میں بھلا کون ہوتی ہی تم سے یا کسی سے ناراض ہونے"

"والی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی بات پر زوہان بے بس سانس خارج کر کے رہ گئی۔

میں جانتی ہوں تم سب سے ناراض ہو پر یقین کرو تمہارے جانے کے بعد کوئی"

"بھی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھا بلکہ تمہیں ڈھونڈنے کی بھرپور کوشش ---

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی رومیصہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالتی
ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا گئی۔

مجھے بہت اچھے سے اندازہ ہے کس نے کس حد تک کوشش کی۔ سب نے "
سوچا ہوگا کہ اللہ اللہ کر کے ایک اندھی لڑکی سے جان چھوٹ رہی ہے تو کیوں نہ
"شکر منایا جائے۔ بغیر کسی کوشش کے ہی بلا سر سے ٹل گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے اس قدر تلخ انداز اور الفاظ پر زوہان کی آنکھیں میں نمی چمک اٹھی۔

"تم پلیز جا سکتی ہو یہاں سے مجھے سونا ہے کچھ دیر۔"

وہ دو ٹوک لہجے میں بولی تو زوہان سرخ چہرہ لئے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد رومی بیڈ پر گرتی چہرہ تکیے میں چھپاتی کب کے روکے ہوئے آنسو بہانے لگی۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب دروازہ پھر سے ناک ہوا۔
visit for more novels.
www.urdu-novel-bank.com

بی بی جی شیفاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ چادر اوڑھ کر آجائیں ابھی جانا"
"ہے ہسپتال۔

URDU NOVEL BANK

ملازمہ اسے کہتی الماری سے اس کی چادر نکال کر اسے پکڑا گئی۔ رومی گہرا سانس بھرتی چہرہ صاف کر کے چادر اوڑھنے لگی۔

کل رات شیطان دو گھنٹے اس کے پاس بیٹھا رہا اور اس کے ساتھ بھرپور دماغ کھپائی کرنے کے بعد اسے آنکھیں کے چیک اپ کے لئے ہسپتال لے جانے کے لئے راضی کر چکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چادر اوڑھ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ ہولی واپسی پر سب سے پہلے ماں کے کمرے میں ان کی خیریت معلوم کرنے گیا تو پتا چلا کہ صاحبہ کی طبیعت کافی خراب ہو گئی تھی تو وہ ناز کے ساتھ ہسپتال گئی تھی۔

وہ پریشانی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو صاحبہ کو شیشے کے آگے کھڑے پایا۔
Visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
وہ تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا اور اسے کندھوں سے تھام گیا۔

کیسی ہوا ب؟؟؟ ماں بتا رہی تھی کہ تمہاری طبیعت کافی خراب تھی۔ مجھے کال "اگر لیتی تم؟؟"

تفکر سے کہتا وہ اس کے چہرے پر جھولتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے اڑسنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں اب۔"

وہ نظریں جھکا کر بولی تو اور بان اس کی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھتا اس کا چہرہ اوپر اٹھا گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اس طرح نظریں چرانے کا مقصد؟؟"

وہ اسے اپنے مقابل کرتا اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھنے لگا۔

"!!! نہیں تو"

وہ کنی کترا گئی۔

"ڈاکٹر نے کیا کہا۔ طبیعت کیوں ایسے خراب ہوتی تمہاری۔"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کر پوچھنے لگا۔ صاحبہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں موجود اس کی ذات کے لئے تفکر واضح تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ جھلک اٹھی۔ پھر اس کے لب دھیرے سے ہلنے لگے۔

"!!! آئی ایم پریگنٹ!!! آپ بابا بننے والے ہیں

شرما کر کہتی وہ اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی جو حیرت و بے یقینی سے جہاں کا تھاں کھڑا رہ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں بہت خوش ہوں اتنی خوش کہ اپنی فیلنگز بیان ہی نہیں کر سکتی۔ ہماری"

"فیملی کمپلیٹ ہونے جا رہی ہے۔ آپ۔۔۔ آپ کیسا محسوس کر۔۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی قمیض کے بٹنوں سے کھیلتی وہ شرنگیں آواز میں اس سے مخاطب تھی
جب وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

"!!!! مجھے یہ بچہ نہیں چاہئے"

اس کے روح فرسا الفاظ کانوں میں پڑتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور
ہوئی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

یہ---- یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟ اس قدر گھٹیا مذاق کس طرح کر سکتے ہیں"
"!!!! میرے ساتھ آپ

URDU NOVEL BANK

اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ آواز میں بھی بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

میں نہ ہی کوئی مذاق کر رہا ہوں اور نہ ہی کوئی بکواس۔ مجھے یہ بچا نہیں چاہئے۔
"بس!!!! ہم کل صبح ہی ہوسپٹل جا رہے ہیں اوکے؟؟؟"

اپنی بات مکمل کرتا وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھ گیا جب وہ ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ ہٹا گئی۔ اس کی حرکت پر وہ ضبط کر کے رہ گیا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

آپ اس وقت ایک وحشی بن چکے ہیں پر میں ڈائن بن کر اپنی اولاد کو نہیں
"نگل سکتی۔"

URDU NOVEL BANK

اس سے دو قدم کے فاصلے پر ہوتی وہ انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کرنے لگی۔ ہری آنکھوں سے مسلسل آنسو بہتے چلے جا رہے تھے۔

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا گیا۔

وہ بھرپور احتجاج کرتی اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی پر وہ اسے مزید خود میں جکڑ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تو پھر ٹھیک ہے تمہارے پاس فیصلہ کرنے کے لئے آج کی رات ہے بس۔"

اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لو کہ تمہیں اپنا شوہر چاہئے یا پھر اولاد!!! تم دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا حق رکھتی ہو۔ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اور میں اپنے قول اور ارادوں کا کتنا پکا ہوں یہ بھی تم اچھے سے جانتی ہو۔"

وہ بے یقینی سے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھنے لگی تو وہ جھک کر اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتا اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد وہ بے دم سی بیڈ پر گر گئی۔ اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ جو شخص اس پر جان لٹاتا تھا اتنی آسانی سے اس کی جان نکال چکا تھا۔ اس کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ اس نازک سی لڑکی کی روح کو لہو لہان کر چکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے پیٹ پر گیا اور پھر وہاں موجود ننھی سی جان کے احساس کو محسوس کرتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

@@@@@

Vist For More Novels : www.urdu-novelbank.com

"کب تک ایسے چلے گا؟؟"

وہ جو صوفے پر بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے بیٹھا تھا زوہان کے سوال پر سر اٹھا کر دیکھنے لگا جو اس کے سامنے کھڑی محو سوال تھی۔

"ایسا کیسا؟"

اس پر ایک نظر ڈال کر پھر سے اپنے سابقہ کام میں مشغول ہو گیا۔

آخر میرا قصور کیا ہے؟؟ کیوں ایسے بیہو رہے ہیں آپ؟ ایک کمرے میں "موجود ہوتے ہوئے ہم دو اجنبیوں کی طرح رہ رہے ہیں۔"

اتنے دن اس کی خاموشی اور سرد انداز محسوس کرتے وہ آخر آج پھٹ پڑی۔

"تمہارے دماغ کا فطور ہے سب۔"

اس کی بات پر کان دہرے بغیر وہ اپنے کام میں مصروف رہا۔

URDU NOVEL BANK

"چھوڑیں اسے اور میری بات کا جواب دیں۔"

لیپ ٹاپ اس کے ہاتھ سے پکڑ کر ایک دم بند کر کے سائیڈ پر رکھتی وہ اس کے غصے کو ہوا دے گئی۔

"پاگل ہو تم۔ یہ کیا بچکانا حرکت ہے۔ نظر نہیں آ رہا کہ کام کر رہا ہوں میں۔"

تیش میں کہتا وہ اسے سہمنے پر مجبور کر گیا۔ زوہان نے کہاں دیکھا تھا اس کا یہ انداز کبھی۔

اس کی آنکھیں پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اسے یوں ہی چھوڑتی وہ ٹیرس کا دروازہ کھولتی وہاں بند ہو گئی۔

"!!! شٹ"

غصے سے وہ ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار پر مار گیا۔

وہ کافی دیر سر ہاتھوں میں گرائے وہاں بیٹھا رہا۔ جب دو گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی وہ کمرے میں نہ آئی تو شیفان اس کے پیچھے گیا۔

URDU NOVEL BANK

حسب توقع وہ زمین پر بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی۔

""!!! کیٹی""

اس کی پیار بھری پکار پر وہ ایک دم سٹل ہو گئی البتہ سر نہ اٹھایا۔

""!!! آئی ایم سوری""

وہ پھر سے بولا پر جواب ندارد۔

وہ اس کے ساتھ ہی فرش پر بیٹھتا اس کے کندھے کے گرد ایک بازو پھیلاتا

دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ اٹھا گیا۔
visit for more novels:

www.urduromelbank.com

اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی شیطان لب بھیج گیا۔ دل ہی دل میں جی بھر

کر خود کو ملامت کیا۔

سرخ چہرہ نم آنکھیں بھگی پلکیں لال پڑنا ناک اور تھرتھراتے لب !!! کیا حال کر

لیا تھا اس نے اپنا۔

URDU NOVEL BANK

"میں پریشان تا تھوڑا یار بس اسی لئے۔"

ماتھے پر بکھرے بال ایک ہاتھ سے سمیٹتا وہ الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

کیا پریشانی ہے؟؟ اتنے دن سے پوچھ رہی ہوں۔ آپ کم از کم مجھ سے شیئر تو کریں۔ میاں بیوی تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں نا۔ پھر مجھ سے کیسے پردہ داری۔

وہ شکوہ کن لہجے میں بولی تو شیفاں مزید شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

"اچھا اب کان پکڑ کر معافی مانگ رہا ہوں پلیز معاف کر دو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ سچ میں اپنے دونوں کان پکڑتا بولا تو اس کی شکل دیکھتے وہ بے ساختہ ہنس دی۔

"چھوڑ دیں۔ بہت فنی لگ رہے ہیں۔"

اس کے ہاتھ پکڑ کر کان سے ہٹاتی وہ ہنستی ہوئی بولی۔

URDU NOVEL BANK

وہ ایک دم اس کی کمر میں بازو ڈالتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

اپنے وجود پر اس کی سخت گرفت اور اپنی گردن پر اس کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتی زوہان بوکھلا گئی۔

بہت ضروری ہو میرے لئے تم۔ تمہارا وجود مجھے ہر پریشانی سے آزاد کر دیتا"
"ہے۔ بس میرے قریب رہا کرو۔

اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اس کے وجود کو ہلکا پہلکا کر گیا۔ وہ سرشار سی اپنے کانوں میں ہوتی میٹھی سرگوشیوں کو سننے لگی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

@@@@@

پچھلے چند دن بہت بیزار اور اداس سے گزرے تھے۔ ان دونوں میں ہوئی تلخ
کلامی کے بعد دونوں ہی قطع کلام کر چکے تھے۔

URDU NOVEL BANK

آج صبح سے اس کی طبیعت کافی خراب تھی جس کی وجہ سے وہ بستر سے نکلی ہی نہ تھی۔

ناشتہ بھی زوہان سے کمرے میں منگوا لیا پر کچھ کھایا نہیں گیا تو ٹرے ویسی ہی واپس بھیج دی۔

لاؤنج میں بیٹھے اورہان نے خاموش نظروں سے یہ سب دیکھا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ نڈال سے باتھروم سے باہر آ رہی تھی۔
چہرہ سنا ہوا تھا۔ پیلی پڑتی رنگت طبیعت خرابی کی گواہی دے رہی تھی۔

اورہان کمرے میں داخل ہوا تو اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ رخ موڑ گئی۔ اورہان نے بہت ضبط سے اس کی یہ حرکت برداشت کی تھی۔

اسے سب سے زیادہ غصہ صاحبہ کے نظر انداز کرنے پر آتا تھا۔ یہ حرکت ناقابل برداشت تھی اس کے لئے۔

URDU NOVEL BANK

اسے نظر انداز کرتی وہ بیڈ کی طرف بڑھنے لگی جب پیچ راستے میں وہ اسے بازو سے
تھام کر روک گیا۔ صاحبہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ناشتہ کیوں نہیں کیا؟۔"

"!! دل نہیں کیا"

"دل کیوں نہیں کیا؟؟"

"کیوں کہ طبیعت ٹھیک نہیں۔"

"کیا ہوا ہے طبیعت کو؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"جو بھی ہوا ہو آپ کو اس سے کیا مطلب؟؟"

اگر بھول گئی ہو تو یاد کروا دوں کہ تمہارے سارے مطلب اور ہان بلوچ سے ہی
"والبستہ ہیں۔"

"یاد کروانے کا شکریہ۔ اب پیچھے ہٹیں مجھے ریسٹ کرنا ہے"

URDU NOVEL BANK

"کس انداز میں بات کر رہی ہو مجھ سے تم؟؟"

کس انداز میں کر رہی ہوں آپ ہی بتا دیں کیوں کہ اپنی طرف سے تو بالکل "
"نارمل انداز میں نارمل سی بات کر رہی ہوں۔"

صاحبہ میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے مزید اضافہ مت کرو اس میں ورنہ "
"پاگل ہو جاؤں گا میں۔"

"میری ایسی کوئی خواہش نہیں۔"

اتنے میں دروازہ ناک ہوا تو اوربان دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ رانی کھانے کی
ٹرے لئے کھڑی تھی جس کا اوربان حکم دے آیا تھا۔ ٹرے تھام کر اوربان
نے دروازہ بند کر دیا۔

اتنے میں صاحبہ بیڈ پر لیٹی آنکھوں پر بازو رکھ چکی تھی۔

"اٹھ کر بیٹھو۔ کھانا کھا کر دوائی لو پھر سو جانا۔"

اسے حکم دیتا اس کے سر پر کھڑا ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

میں واضح بتا چکی ہوں کہ مجھے نہیں کھانا۔ آپ کو تکاف کرنے کی ضرورت " نہیں۔ مجھے چاہئے ہوگا تو خود ہی لے لوں گی۔

بازو ہٹا کر اسے جواب دیتی وہ پھر سے بازو آنکھوں پر رکھ گئی۔

یہ اس کی بدلتی طبیعت کا ہی اثر تھا جو اس طرح بات کر رہی تھی اور بان سے ورنہ صاحبہ تو ایسے بات نہ کرتی تھی۔

وہ اس کی کوئی بھی بات سننے بغیر اگلے ہے لمحے اسے کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھا گیا۔

visit for more novels:

اس کے سامنے بیٹھتا وہ سوپ کے پیالہ سے چچ بھرتا اس کے لبوں کے قریب لے گیا۔

منہ کھولو اور کوئی بحث مت کرنا ورنہ سچ میں کچھ کر بیٹھوں گا میں۔ تم نہیں " جانتی میرا دماغ کس قدر تپا ہوا ہے ابھی۔

URDU NOVEL BANK

س کے اٹل انداز پر وہ اب کی دفعہ نہ چاہتے ہوئے بھی منہ کھول گئی تو وہ اسے سوپ پلانے لگا۔

"دوائی کہاں ہے تمہاری؟؟"

سوپ ختم ہونے کے بعد برتن سائیڈ پر رکھتے اس نے صاحبہ سے پوچھا تو وہ سائیڈ ڈار کی طرف اشارہ کر گئی۔

اوربان نے دوائی نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھی اور پانی کا گلاس اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑایا۔

visit for more novels:

اس کی سرخ آنکھوں کو غور سے دیکھتی وہ دوائی نکل گئی۔ اوربان نے اس کے ہاتھ سے گلاس پکڑا اور ٹرے میں رکھ کر ٹرے اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد صاحبہ کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا تو وہ چپ چاپ آنکھیں بند کر گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ جب سے ہسپتال سے واپس آئی گم سم سی تھی۔ اس کی آنکھوں کا آپریشن تھا پندرہ دن بعد۔ شیفان نے لندن کے مشہور ہسپتال بات کر رکھی تھی۔ جیسے ہی ڈونر ملا تو ڈاکٹر نے رومیصہ کے آپریشن کا پیغام دے دیا۔

صاحبہ نے انکار کرنا چاہا تو جانے کیوں الفاظ حلق میں ہی دم توڑ گئے۔

کیا وہ واقعی پوری زندگی دوسروں کے سہارے پر رہتی؟؟ اپنوں کی شکل دیکھنے کو ترستی؟؟

نہیں۔ اگر اس موقع دے رہا تھا تو وہ کیوں ناشکری کرتی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

@@@@@

صاحبہ دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔ تین دن سے اوربان اور اس کی بول چال بند تھی۔ کسی ایک نے بھی دوسرے کو بلانا گوارا نہ کیا تھا۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اس نے سر نہیں اٹھایا کیوں کہ آنے والے کے قدموں کی چاپ ہی اس کا پتہ دے چکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ آکر اس کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔

"اٹھ کے ریڈی ہو جاؤ ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں ہم۔"

اس کی بات پر صاحبہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

کیوں؟ ڈاکٹر کے پاس کس لئے جانا ہے۔ میں پرسوں اپنا چیک اپ کروا آئی تھی۔

اس کی بات پر اوربان لب بھیج گیا۔

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں تمہیں کس مقصد کے لئے لے جانے والا ہوں؟
www.urdu-novel-bank.com
"ہسپتال۔"

اس کے تاثرات حد سے زیادہ سرد تھے۔

"نہیں میں نہیں جانتی۔ آپ بتا دیں۔"

جانتے بوجھتے وہ اس کا ضبط آزما رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کیوں کہ بہت دن گزر چکے پہلے ہی تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے۔ ہمیں جلد از "جلد یہ سب ختم کرنا ہے۔"

دانت پیس کر کہتا وہ اس کے سامنے سے ہٹنے لگا جب وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کی مضبوط کلائی اپنے نازک ہاتھ میں تھام گئی۔

"کیا ختم کرنا ہے؟؟ ہماری اولاد کو؟؟ صاف لفظوں میں کہیں نا۔"

تلخ لہجے میں کہتی وہ اوربان کی سماعتوں کو لہو لہان کرنے کے در پر تھی۔

"ہماری نہیں بلکہ میری۔ میری اولاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں آپ۔"

اس اس بات پر وہ اپنی کلائی چھڑواتا اسے کندھوں سے دبوچ گیا۔

کیا میری میری لگا رکھی ہے۔ پیچھے سے لے کر آئی تھی کیا؟؟ نہیں نا!! تو پھر "منہ بند رکھو۔"

ترش لہجے میں کہتا وہ صاحبہ کی آنکھیں بھینکا گیا۔

URDU NOVEL BANK

کس قدر ظالم ہیں آپ۔ اپنی ہی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا چاہ رہے ہیں۔
 "یا پھر آپ کو یہ شک ہے کہ میرا کردار خراب ہے اور یہ بچہ کسی اور۔۔۔"

اس کے جملہ مکمل کرنے سے پہلے اوربان کا بھاری ہاتھ اس کے منہ پر چھاپ
 چھوڑ گیا۔

اپنے گال پر ہاتھ رکھتی وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اوربان کو دیکھ رہی تھی۔
 اوربان نے اسے تھپڑ مارا تھا۔ اس کے سردار نے؟؟؟ وہ بے یقین کھڑی تھی
 جب وہ عیسیٰ کندھوں سے پکڑ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم پاگل ہو گئی ہو۔ جانتی بھی ہو ابھی کیا بکواس کی ہے تم نے۔ تم نے
 میرے منہ پر تمانچہ مارا ہے۔ مجھے اس قدر بے غیرت سمجھ لیا ہے کیا تم نے۔
 "!!! بولو

وہ زخمی شیر کی طرح چیخا تھا۔ اس کی دھاڑ پر صاحبہ خوف سے کپکپانے لگی۔

"تم۔۔۔ تم میری شکل دیکھنے کو بھی ترسو گی اب۔"

URDU NOVEL BANK

غرا کر کہتا وہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے کمرے کا دروازہ زور دار طریقے سے بند کر گیا۔

صاحبہ کی ٹانگوں نے کھڑے رہنے سے انکار کیا تو وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ گال پر ہوتی جلن اور اپنے بولے الفاظ یاد کرتی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اس کے الفاظ اسے شدید پشیمان کر رہے تھے پر وہ غصے میں اندھی ہو گئی تھی پاگل ہو گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
اسی لئے تو غصے کو حرام کیا ہے ہمارے اسلام نے کیوں کہ غصے میں انسان سہی اور غلط کا فرق بھول جاتا ہے۔ اچھے اور برے کی تمیز کھو دیتا ہے۔ غصہ انسان کے حواسوں پر سوار ہو کر اس کی سدھ بدھ کھو دیتا ہے۔

اسے اپنی کم عقلی کا اچھے سے احساس تھا۔ اورہان نے اسے تھپڑ مارا تھا۔ پہلی دفعہ اس پر ہاتھ اٹھایا تھا پر وہ اس بات پر خفا نہیں تھی۔ اسے اس حرکت پر

URDU NOVEL BANK

بلکل بھی غصہ نہیں تھا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ جیسے الفاظ اس نے خود استعمال کیے ہیں ان پر وہ ایسے ہی تمپھر کی حق دار تھی۔

مرد کی غیرت پر چوٹ کرنا اسے جلتے توے پر بیٹھا دینے کے مترادف ہوتا ہے۔ وہ کسی صورت برداشت نہیں کرتا کہ اس نے وابستہ عورت کا نام کسی اور مرد کے ساتھ جڑے۔

جب کہ صاحبہ نے تو حد ہی کر دی تھی آج۔

اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کس سے اپنا غم بانٹے۔ ماں کی کمی آج شدت سے محسوس ہوئی تھی۔ جب کچھ نہ سمجھ آئی تو وہ وہاں سے اٹھتی رخسار بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

دروازہ ناک ہوا تو انہوں نے اندر آنے کی اجازت دی۔ دروازہ کھلا تو سامنے صاحبہ کو دیکھ کر رخسار بیگم بھرپور حیران ہوئیں کیوں کہ وہ بہت کم ان کے کمرے میں آتی تھی پر اس کی حالت دیکھ کر انھیں سہی معنوں میں تشویش ہوئی۔

ملگیا لباس بکھرے بال لال آنکھیں اور ستا ہوا چہرہ۔"

ان کا دل بے ساختہ نرم پڑا تھا اس کے لئے۔

وہ بیڈ پر اٹھ بیٹھیں۔

"کیا ہوا صاحبہ سب ٹھیک ہے ن؟؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شاید پہلی بار انہوں نے اس قدر نرمی سے صاحبہ سے بات کی تھی۔

صاحبہ شکستہ قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھی اور زمین پر بیٹھتی اپنا سر ان کی گود میں رکھتی بچوں کی طرح رونے لگی۔

رخسار بیگم کا دل انجانے خدشات کے تحت لرز اٹھا۔

URDU NOVEL BANK

"صاحبہ تم مجھے پریشان کر رہی ہو اب۔ اورہان کہاں ہے وہ ٹھیک تو ہے نا؟؟"

ان کی تشویش پر وہ سر ہلا گئی۔

"تو پھر کیا ہوا ہے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اور اورہان کہاں ہے۔"

اس کا سر اٹھاتی وہ اس کے سستے چہرے کو دیکھتی پوچھنے لگی۔

"مم۔۔ میں۔۔ میرا مطلب آپ۔۔۔ دادی بننے والی ہیں۔"

وہ رونے کے دوران وقفے سے بولی تو رخسار بیگم چونک اٹھیں۔ اگلے ہی پل خوشی سے ان کا چہرہ تسمتا اٹھا۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

ماشاء اللہ یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔ تم اس خبر پر رو رہی ہو؟؟"

ان کے پوچھنے پر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

اورہان یہ۔۔۔ یہ بچہ نہیں چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں۔۔۔ میں اسے ختم کر"

"دوں۔"

URDU NOVEL BANK

بات مکمل کرتی وہ پھر سے رو دی جب کہ اس کی بات سن کر رخسار بیگم تپ اٹھیں۔

کیا بلکہ اس ہے یہ۔ دماغ خراب ہو گیا ہے کیا اس کا۔ اپنے ہی وارث کو ختم کرنے کی بات کر رہا ہے۔ اس کو آنے دو میں اس کی خبر لوں گی۔ تم اٹھو یہاں سے شاباش اوپر آ کر بیٹھو طبیعت خراب کروا لو گی ایسے۔

پیار سے اس کا سر سہلاتی وہ اسے بیڈ پر بلا گئی۔

صاحبہ چپ چاپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنا سر ان کی گود میں رکھ گئی۔

visit for more novels:

میری ماں نہیں ہے۔ میں نے کبھی ان کا لمس بھی محسوس نہیں کیا۔ میں نے اپنے دکھ کبھی کسی سے نہیں بانٹے۔ پر یہ دکھ بہت بڑا ہے۔ میں اکیلے اس کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ مجھے یہاں بہت سکون مل رہا ہے۔ آج "پتا چلا کہ ماں کی آگوش کس قدر پر سکون ہوتی ہے۔"

URDU NOVEL BANK

دھیمی آواز میں بولتی وہ تھکی تھکی آنکھیں بند کر گئی۔ رخسار بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ اس کی حالت دیکھ کر ان کا دل پسچ گیا۔

وہ بہت نرم دل خاتون تھیں پر افکن کی موت نے انھیں حد درجہ تلخ کر دیا تھا۔

پر اس کی یہ حالت دیکھ کر ان کا دل خود بخود نرم پڑ گیا صاحبہ کے لئے۔

سب بھول جاؤ۔ دماغ کو پر سکون رکھو اور سو جاؤ کچھ دیر۔ تمہاری آنکھیں دیکھ کر

"لگ رہا ہے جیسے عرصے سے نہیں سوئی۔"

وہ دھیرے دھیرے اس کے بال سہلانے لگی جب کہ صاحبہ کی آنکھیں بند

تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

@@@@@

وہ جس وقت اٹھی کمرے میں اکیلی تھی۔ رخسار بیگم شاید باہر تھیں۔ کمرے کی لائٹ بھی بند تھی صرف سائیڈ ٹیبل لمپ جل رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ہاتھوں سے بال سنوار کر وہ فریش ہونے ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ہاتھ منہ دھو کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔

زوہان ناز اور رخسار بیگم لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ خلاف توقع رومی بھی وہیں بیٹھی تھی پر اس کے لب خاموش تھے۔

"ماں!! مجھے امی ابو کی قبر پر جانا ہے۔ پلیز کسی کو بھیج دیں ساتھ۔"

وہ رخسار بیگم کے پاس جا کر بولی۔

ٹھیک ہے چادر لے آؤ۔ میں ڈرائیور کو کہتی ہوں لے جائے تمہیں۔ زوہان بیٹا"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"جاؤ بھابھی کے لئے جوس لے کر آؤ۔ جوس پی کر جائے گی یہ۔"

رخسار بیگم کی بات پر زوہان سر ہلاتی کچن کی طرف چلی گئی جب کہ صاحبہ چادر لینے اپنے کمرے کی طرف۔

URDU NOVEL BANK

وہ چادر لے کر باہر آئی تو تب تک زوہان بھی جوس لے آئی جسے صاحبہ ایک ہی سانس میں ختم کرتی باہر کی طرف قدم اٹھا گئی جہاں ڈرائیور گاڑی تیار کیے کھڑا تھا۔

گاڑی قبرستان کے باہر کی تو صاحبہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اپنے ماں باپ کی قبر کے پاس پہنچ کر وہ ہاتھ اٹھاتی دعا مانگنے لگی۔

وہ آنکھیں بند کے خشوع و خضوع سے دعا مانگ رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے اس کے ناک پر کلوروفارم سے بھرا رومال رکھ دیا۔ وہ لاکھ جھپٹائی پر مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔ دھیرے دھیرے وہ ہوش و حواس سے بیگانا ہوتی چلی گئی۔

ڈرائیور کافی دیر باہر کھڑا اس کا انتظار کرتا رہا تھا پر جب کافی وقت گزر جانے کے بعد بھی وہ باہر نہ آئی تو وہ خود اندر کی طرف بڑھ گیا جہاں ویرانے نے اس کا استقبال کیا۔ وہ آگے پیچھے ہوتا اسے ڈھونڈھنے لگا پر نہ اس نے ملنا تھا اور نہ ہی وہ ملی۔ پندرہ منٹ اسے ڈھونڈھنے کے بعد وہ خالی ہاتھ ہو پیلی کی طرف چل دیا۔

@@@@@

تمہیں چھوٹا سا کام دیا تھا جس کے منہ مانگے پیسے تمہیں پہلے ہی دے دیے گئے۔
 "ہیں پھر اب تک میرا کام کیسے نہیں ہوا۔"

کال پر موجود انسان غصے میں چیخا تھا۔

اس نے بیزاری سے موبائل کان سے تھوڑا دور ہٹایا۔

تمہارے آدمی نے کس قدر بری ویڈیو ایڈٹ کر کے دی تھی۔ وہ پہلی ہی نظر میں
 "اسے فیک ثابت کر گیا تھا۔ نکمے تمہارے آدمی ہیں اس لئے الزام پر پر نہ ڈالو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بھی بغیر کوئی لحاظ رکھے ترخ کر بولی تھی۔

"!!! تم کسی کام کی نہیں لیلیٰ"

کمرخت آواز میں پھر سے چیخا گیا۔

URDU NOVEL BANK

اگر کام کی نہیں تھی تو کیوں مجھ سے یہ کام کروایا۔ اچھا بھلا میں اپنے طریقے " سے شیطان کو پھر سے اپنی محبت کے جال میں پہنسا لیتی پر تمہارے بکواس پلان نے سب خراب کر دیا۔ دھمکی دی ہے اس نے مجھے کہ اب میں اس کے یا اس کے خاندان کے قریب دکھائی بھی دی تو میری بوٹیاں کر کے کتوں کے آگے "ڈال دے گا۔

غصے سے اس کا چہرہ تپ اٹھا۔

تم بھول رہی ہو کہ جب اپنے دوسرے یار سے دھوکہ کھانے کے بعد پاکستان " لوٹی تھی اور کنگال سی پھر رہی تھی تو میں نے تمہیں سہارا دیا۔ پر تم !!! تم نے میرا ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں کیا۔ پہلے اس صاحبہ کو اپنی باتوں میں نہ "پہنسا سکی اب شیطان کو بھی نہیں۔

مقابل وجود کا بس نہ چل رہا تھا کہ اس پر ٹوت پڑے۔

URDU NOVEL BANK

تم نے تو کہا تھا کہ وہ صاحبہ بیوقوف سی ہے پر اچھی خاصی شاطر ہے وہ لڑکی۔"
اپنے شوہر پر لگا الزام برداشت نہ کیا بلکہ میری درگت بنا ڈالی۔ عجیب ساٹکو خاندان
"ہے۔"

اسے آج پھر سے صاحبہ کے ہاتھوں ہوئی اپنی ہے عزتی یاد آ گئی۔

تم میرے پیسے واپس کرنے کا سوچو کیوں کہ میرے کسی کام کی نہیں"
"تم۔ بھاڑ میں جاؤ۔"

وہ اسے سناتا کھٹاک سے کال بند کر گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com
"!!! سٹھیا گیا ہے سالہ۔ دیکھتی ہوں کیسے پیسے وصولتا ہے مجھ سے۔ ہنہ"

غصے سے کہتی وہ کسی اور کو کال ملا گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

صاحبہ کے اغوا کی خبر بھونچال لے آئی تھی۔ اورہان کو جیسے ہی پتا چلا وہ گاڑی اڑاتا ہوا وہاں آیا تھا اور کھڑا چیخ رہا تھا۔

تم کہاں مرے ہوئے تھے جو تمہاری موجودگی میں کوئی میری بیوی کو اٹھا کر "لے گیا۔ اورہان بلوچ کی بیوی کو لے گیا۔

وہ ڈرائیور پر چیخ رہا تھا۔

سردار میں تو باہر کھڑا تھا میں نے کسی کو وہاں اتے جاتے نہیں دیکھا ہاں شاید "قبرستان کے پچھلے دروازے سے کوئی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اگے کی بات ادھوری چھوڑ گئی۔

باہر کھڑے ہو کر کس چیز کی چوکیداری دے رہے تھے۔ جب وہ اندر تھی تو "تمہیں بھی اندر جانا چاہئے تھا ساتھ۔

وہ سرخ آنکھوں سے اسے نگلنے کے در پر تھا۔

URDU NOVEL BANK

اور ماں آپ --- آپ کیوں اس حالت میں اسے قبرستان جانے دیا وہ بھی " اکیلے؟

وہ اب وہاں کھڑی آنسو بہاتی رخسار بیگم کی طرف بڑھا۔

بیٹا وہ بہت رو رہی تھی اپنے ماں باپ کو یاد کر رہی تھی تو میں نے اسے جانے " کی اجازت دے دی۔ بچی کا دل توڑنا اچھا نہیں لگا پر مجھے کیا پتا تھا کہ یہ سب ہو جائے گا میں اسے کبھی نہ جانے دیتی۔

رخسار بیگم خود بھی آنسو بہا رہی تھیں۔ "

visit for more novels:

رخسار بیگم نے شروع سے ہی صاحبہ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تھا۔ جب افگن کا قتل ہوا تو انہیں پتا چلا کہ صاحبہ کے ہونے والے شوہر نے اس کا قتل کیا ہے۔ وہ بہت روئی پیٹی تھی اپنے لاڈلے بیٹے کی وفات پر۔

جس بے دردی سے اسے مارا گیا تھا وہ ایک ماں ہو کر کیسے برداشت کرتی۔ کتنا تڑپی تھی وہ اپنے بیٹے کی جدائی میں۔

URDU NOVEL BANK

پھر جب صاحبہ کو ونی میں لے آیا تو وہ بہر اٹھی تھیں۔ ان کی نظر میں وہ بھی گناہ گار تھی ان کے بیٹے کی۔ اس کی صورت دیکھ کر انہیں اپنا افکن یاد آتا تھا۔ اس کا بے دری سے کیا گیا قتل یاد آتا تھا۔

وہ صاحبہ کو اپنے عتاب کا نشانہ بناتی پر یہ سب زیادہ دیر چلنے سے پہلے ہی اوربان کو اس سب کا اندازہ ہو گیا اور وہ اعلانیہ طور پر دو ٹوک الفاظ میں سب کو باور کروا گیا کہ صاحبہ اس کی بیوی کی حیثیت رکھتی ہے اور سب کے لئے اوربان کی طرح ہی مقدم ہے۔

رخسار بیگم نے اپنے قدم پیچھے اٹھائے پر اپنا دل نہ صاحبہ کی طرف سے صاف کر سکیں۔

پھر زوبان کی شادی پر جس طرح صاحبہ نے بڑی بہو ہوتے ہوئے پورے گھر اور ہر چیز کو مینج کیا اس پر رخسار بیگم کی نظروں میں اس کا امیج تھوڑا بدلہ تھا۔

URDU NOVEL BANK

اور پھر جب رومی کے اغوا کے بعد اس نے ہر شخص کو اور پورے گھر کو سمجھالا سب کا حوصلہ بندھایا رخسار بیگم کا دل اس کے لئے نرم پڑا تھا۔ پھر جب انہوں نے عقل کا استعمال کرتے ہوئے سب سوچا تو انہیں صاحبہ کا قصور کہیں نظر نہ آیا۔

اب تو وہ اس گھر کو وارث دینے والی تھی تو رخسار بیگم کو وہ عزیز کیوں نہ ہوتی۔ ان کی دل میں موجود ساری کثافت دھل گئی تھی۔

visit for more novels:

اس طرح چیخنے چلانے سے کچھ نہیں ہو گا ہمیں کچھ سوچنا ہو گا جس سے ہم "بھابھی کو باحفاظت بچا سکیں۔"

شیفان کی بات پر وہ لب بھینچتا سر ہلا گیا۔

"ایک انسان ہے جو ہماری مدد کر سکتا ہے۔"

شیفان کی بات پر اوربان نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

"کون؟"

"آپ اچھے سے جانتے ہو میں کس کی بات کر رہا ہوں۔"

اس کی بات پر اوربان چونک اٹھا پھر ایک دم موبائل جیب سے نکالتا ایک نمبر ملانے لگا۔

تیسری بیل پر کال اٹھائی گئی تھی۔

"کہاں پر ہو۔ مدد چاہئے تمہاری ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔"

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

چھوٹے ہی وہ بولا۔

"کیسا مسئلہ؟"

مقابل نے پوچھا تو اوربان ساری بات بتا گیا۔

میں جانتا ہو یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔ مجھے سو فیصد نہیں ایک و ایک فیصد"
"یقین ہے۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اٹل لہجے میں بولا۔

"کون؟ کون کر سکتا ہے ایسا جلدی بتاؤ؟؟؟"

وہ بے صبری سے پوچھنے لگا۔

"!!!! انور چودھری"

یہ نام سنتے ہی اوربان کے تاثرات پتھر یلے ہو گئے۔

"کیا تمہیں یقین ہے؟؟؟"

کسی خدشے کی تحت وہ یقین دہانی کرنے لگا۔
visit for more novels
www.urdu-novel-bank.com

"ہاں بالکل ایسا ہی یقین جیسا اپنے بد بخت ہونے پر ہے۔"

مقابل کی بات پر اوربان آنکھیں گھما گیا۔

"مجھے اپنی بیوی کو سہی سلامت واپس لانے دو۔ تمہارا بخت سیٹ کرتا ہوں پھر۔"

تڑخ کر کہتا وہ کال بند کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

تب ہی موبائل کی بیپ سنائی دی۔ اورہان نے دیکھا اسے ایک ایڈریس سینڈ کیا گیا تھا۔

"چلو چلیں۔ وقت نہیں ہمارے پاس۔"

شیفان کو ساتھ لیتا وہ ہوٹلی سے نکلتا چلا گیا۔

@@@@

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ کوئی اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ رہا تھا۔ ان نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تو چند پل سمجھ ہی نہ آئی کہ وہ کہاں ہے۔

نظر جب اپنے بندھے ہاتھ پاؤں پر پڑی تو دماغ بیدار ہونا شروع ہوا۔

"اٹھ جا مہارانی کتنی نیندیں پوری کرے گی۔"

URDU NOVEL BANK

مانوس مگر کرخت آواز پر وہ جھٹکے سے سر موڑ کر دیکھنے لگی جہاں اس کا جان سے عزیز ماموں کھڑا تھا۔

"!!! ماموں"

اس کے لبوں سے الفاظ پھڑپھڑا کر آزاد ہوئے۔

"آپ۔۔۔ آپ نے مجھے اغواہ کروایا ہے۔"

وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔ بچپن سے لاڈ اٹھانے والا ماموں ایسا کر سکتا تھا اس بات پر وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہاں میں نے کروایا ہے۔"

اس کی بات پر اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"کیوں ماموں؟؟ آپ تو بچپن سے مجھ سے بہت پیار۔۔۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ انور اس کا منہ بند کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

ہنسہ پیار !!! وہ تو ایک ڈھکوسلا تھا۔ سوچا تھا تجھے پیار سے بہلا پھسکا کر تیری " جائیداد اپنے نام کروا لوں گا۔ میری ماں نے بڑی زیادتی کی میرے ساتھ جو آدمی زمین تیری بد بخت ماں کے نام کر دی۔ اس سے ہتھیا لیتا پر وہ وقت سے پہلے "ہی اسے کو پیاری ہو گئی۔ اور تو ---

صاحبہ گنگ سی اسے سن رہی تھی۔

سوچا تھا تجھ سے فائق کی شادی کرا کر آسانی سے سب کر لوں گا پر میرا سکھ " ہی کھوٹا نکلا۔ تجھے کے اڑا تیرا وہ عاشق۔ اب یہ ہی آخری راستہ بچتا تھا اپنی جائیداد "واپس لینے کا۔ چل پکڑ یہ پیپرز اور سائن کر ان پر۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

تنفر سے کہتا وہ پیپرز اس کی گود میں پھینک کر اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔

آپ مجھ سے ایک دفعہ --- صرف ایک دفعہ کہہ دیتے ماموں۔ ایک لفظ بولے "بغیر اپنا سب آپ کو دے دیتی پر آپ۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات مکمل ہوتے وہ اس کے گال پر تمپھڑ جڑ گیا۔ وہ کرسی سمیت نیچے جا گری۔

اپنا سب کچھ دے گی مجھے۔ میرا ہے سب کچھ جو بھی تیرے نام ہے۔ سمجھی؟"

سر زور سے زمین پر لگنے سے وہ حواس کھوتی بے جان ہو گئی۔
ہسنہ!! مزید لٹک گیا کام۔ مہارانی کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتے رہو"
اب۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کرسی کو ٹھور مارتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ تن فن کرتی ڈیرے پر داخل ہوئی۔

"کدھر ہے انور چودھری؟؟"

اس نے رعب سے سامنے کھڑے آدمی سے پوچھا۔

"!! اندر ہیں وہ"

جواب دیتا وہ اپنے سابقہ کام میں مشغول ہو گیا۔

وہ اندر آئی تو وہ سامنے ہی بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں سگریٹ پکڑے اس کے کش لگا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم نے میرا پاسپورٹ واپس کیوں نہیں بھیجا۔ کہاں ہے میرا پاس پورٹ مجھے "

"ابھی کے ابھی چاہئے۔

بدتمیزی سے کہتی وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"میرے پیسے واپس کر اور اپنا پاس پورٹ لے لے۔"

URDU NOVEL BANK

اس کے لہجے میں اطمینان ہی اطمینان تھا۔

دیکھو میں نے اپنی کوشش تو کی نا۔ اگر کام نہیں ہو سکا تو میرا کیا قصور۔ مجھے "

"میرا پاس پورٹ واپس کر دو پلیز۔

اس کے تیور دیکھتی وہ اب کی بار منتوں پر اتر آئی۔

انور چودھری کے جواب دینے سے پہلے ہی ہانپتا کانپتا ایک آدمی وہاں آیا۔

"چودھری جی اور ہاں بلوچ آیا ہے۔"

اس کی اطلاع پر انور چودھری ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.urduromanovelbank.com

"اب بتا رہے ہو بیوقوف۔"

وہ اس کو جھاڑنے لگا۔ لیلیٰ کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑنے لگیں تب ہی وہ

تن فن کرتا چلا آیا۔ شیفان بھی اس کے پیچھے تھا۔ ان دونوں کے پیچھے آدمیوں کا

سیلاب بھی امد آیا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! کہاں ہے میری بیوی"

وہ آتے ساتھ اس کے ماتھے پر پستول رکھ کر غرایا۔

"مم --- مجھے کیا پتا کہاں ہے۔ پیچھے ہٹاؤ اسے۔"

وہ ڈر کر پیچھے ہٹنے لگا جب اوربان اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

میں آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں اس کے بعد میری پستول چلے گی۔ میری --- بیوی"

!!! --- کہاں ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولتا وہ اسے سہما گیا۔

جب کہ شیطان سرخ نظروں سے سامنے کھڑی لیلیٰ کو دیکھ رہا تھا۔

"!!! دیکھو میں واقعی نہیں --- آہ"

URDU NOVEL BANK

اس کے جملہ مکمل کرنے سے قبل اوربان اس کی ٹانگ پر گولی چلا گیا تو وہ چلا اٹھا۔

"!! وو۔۔۔ وہاں"

درد کی شدت سے دہرا ہوتے وہ ایک کمرے کی طرف اشارہ کر گیا یہ سوچ کر کہ کہیں وہ دوسری گولی نہ چلا دے۔

اوربان اسے چھوڑتا تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھا تو شیطان بھی اس کے پیچھے بھاگا۔

visit for more novels:

اوربان کے آدمی کراہتے ہوئے انور اور سہمی کھڑی لیلیٰ پر گنیں تان گئے۔

اوربان نے پاؤں مار کر دروازہ کھولا تو سامنے نظر آتا منظر اس کے اوسان خطا کر گیا۔

سامنے ہی صاحبہ چیئر سمیت اوندھے منہ زمین پر بے ہوش گری پڑی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ بھاگتے ہوئے آگے بڑھا اور تیزی سے اسے رسیوں سے آزاد کرتا اپنی باہوں میں
بھرتا اس کا چہرہ تہمتپانے لگا۔

ہمیں انہیں جلدی ہسپتال لے کر جانا ہو گا۔ ان کی حالت ٹھیک نہیں لگ
"رہی مجھے۔"

شیفان کی آواز پر اوربان ہوش میں آتا اسے اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا۔

"ہمارے حکم سے پہلے یہ لوگ یہاں سے ہلنے نہیں چاہئے۔"

شیفان اپنے بندوں کو حکم دیتا اوربان کے پیچھے گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگلے ہی پل اوربان کی جیب تیزی سے ہسپتال کا راستہ طے کر رہی تھی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ اسے لیتے ہسپتال آئے جسے آتے ہی ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا۔ وہ سرخ آنکھیں لئے بیٹھا تھا جب کہ شیفاں اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔

"حوصلہ کرو پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو گا۔"

شیفاں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتا بولا تو اوربان سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔

"وہ پرگنینٹ ہے۔"

اسے اپنی اصل پریشانی کی وجہ بتاتا وہ لب بھینچ گیا جب کہ شیفاں اب سمجھا کہ وہ اس قدر پریشان کیوں ہے۔

اسے اپنی جان سے عزیز بیوی کے ساتھ ساتھ اپنے بچے کی بھی فکر تھی کہ کہیں اس تشدد کے نتیجے میں اس کے بچے کو کوئی نقصان نہ پہنچ گیا ہو۔

تبھی ڈاکٹر باہر آئی تو اوربان اٹھتا تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"ڈاکٹر میری وائف؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ بے صبری سے پوچھنے لگا۔ دل دھک دھک کر رہا تھا۔

آپ کی وائف ٹھیک ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے ابھی ہوش میں نہیں ہیں۔
"ہیں۔ تھوڑی دیر تک آپ مل سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر اپنے پیشہ وارانہ انداز میں بتانے لگی۔

"اور میرا بچہ؟؟"

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھنے لگا۔

آئی ایم سوری۔ انٹرنل بلیڈنگ بہت زیادہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے یہاں "آنے سے پہلے ہی وہ اپنے بچے کو کھو چکی تھیں۔"

ڈاکٹر کی بات پر اورہان کے دل کو دھکا لگا۔ ایک آوارہ آنسو آنکھ کے کنارے سے پھسلتا داڑھی میں جذب ہو گیا۔ ڈاکٹر اطلاع دیتی وہاں سے جا چکی تھی۔

حوصلہ رکھو میرے بھائی۔ اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے۔ وہ تمہیں دوبارہ "نواز دے گا۔ شکر کرو کہ بھابھی سہی سلامت ہیں۔"

URDU NOVEL BANK

اوربان سر ہلاتا صاحبہ کی سلامتی پر شکر ادا کرنے لگا پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اپنے بچے کے ساتھ وہ صاحبہ کو بھی کھو چکا ہے۔

@@@@@

صاحبہ کو جب ہوش آیا تو ڈاکٹر نے اسے اس کے عظیم نقصان کی اطلاع دی جسے سن کر وہ خاموش سی رہ گئی۔ اوربان نے اس سے کافی دفعہ بات کرنے کی کوشش کی پر اس کی گہری چپ نہ ٹوٹی یہاں تک کہ اوربان اسے ہوبلی لے آیا۔

اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ اسے رخسار بیگم کے پاس رہنا ہے۔ اس کی بات مانتے رخسار بیگم اسے اپنے کمرے میں لے گئیں۔

@@@@@

وہ ابھی نماز پڑھ کر بیٹھی تھی جب دروازہ ناک ہوا۔

URDU NOVEL BANK

"!!! آجائیں"

وہ اجازت دیتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

آنے والا شیطان تھا۔

وہ آکر اس کے پاس بیٹھتا اس کے کندھے کے گرد بازو لپیٹ گیا۔

"کیسی ہے میری گڑیا؟؟؟"

وہ اس کا سر تھپتھپاتا پیار سے پوچھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"!! ٹھیک ہوں"

مختصر جواب دیتی وہ خاموش ہو گئی۔

"کمرے سے باہر کیوں نہیں نکلتی۔ نہ ہی گھر والوں کے ساتھ بیٹھتی ہو۔"

وہ اس کی جھکی آنکھیں دیکھتا نرمی سے استفسار کرنے لگا۔

"ایسے ہی بس اب دل نہیں کرتا۔"

URDU NOVEL BANK

بے تاثر لہجے میں کہتی وہ شیفان کو پریشان کر گئی۔

کیوں میری جان پہلے بھی تو سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر ہنسی مذاق کرتی " "تھی نا۔

اس کے پوچھنے پر وہ طنزیہ مسکرا دی۔

پہلے واقعی ایسا ہوتا تھا پر آپ بھول رہے ہیں لالا کہ اندر چھ ماہ بھی آئے تھے۔ " وہی چھ ماہ جن میں اس گھر سے دور رہی میں۔ نام نہاد اپنوں سے دور رہی۔ اس لئے اب عادتیں بھی بدل گئی ہیں ان چھ ماہ میں۔ "۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سادگی سے کہتی وہ شیفان کو افسردہ کر گئی۔

فائق کافی اکیلا ہو گیا ہے۔ نہیں؟ شوہر ہے وہ تمہارا۔ کیا سوچا تم نے پھر اپنی " "زندگی کے بارے میں۔

اس کے سوال پر وہ شیفان سے الگ ہو کر بیٹھ گئی۔ چہرے پر پتھر یلے تاثرات چھا گئے۔

URDU NOVEL BANK

"کیا آپ نہیں جانتے یہ نکاح کس طرح ہوا۔ پھر بھی ایسا سوال؟؟"

اس کے سوال پر شیفاں گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

نکاح جیسے بھی ہوا پر تم اس بات سے انکار نہیں کر سکتی کہ بیوی ہو تم اس " "کی اور پورا حق رکھتا ہے تم پر وہ۔

وہ اب کی بار سنجیدہ ہوا۔

ایک قاتل کو میں کیسے اپنا شوہر مان لوں؟؟ میرے میں اتنا حوصلہ اور برداشت " "نہیں۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

وہ دو ٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنا گئی۔

اور اگر وہ قاتل نہ ہوا تو؟؟ پھر کیا فیصلہ ہو گا تمہارا؟؟ جو نا انصافی تم اس کے " "ساتھ کر چکی ہو کیا اس پر خود کو معاف کر پاؤ گی؟؟

اس کے سوال پر رومی نے ایک جھٹکے سے اس کی طرف رخ موڑا۔

URDU NOVEL BANK

یہ میں ہی نہیں اس ہویلی کا ایک ایک فرد جانتا ہے کہ افگن کا قاتل ہے وہ " انسان۔

ضبط کھوتی چیخنی تھی وہ۔

غلط۔ اس ہویلی کا ایک ایک فرد جانتا ہے کہ افگن کا قاتل فائق چودھری نہیں " ہے۔

شیفان کی بات پر رومی کو جھٹکا لگا تھا۔

"جھوٹ ہے یہ بکو اس ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کی بات پر شیفان نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"!!! یہی سچ ہے۔ حقیقت یہی ہے میری بہن"

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا تو وہ اس کا ہاتھ ہٹا گئی۔

"اچھا!!! تو پھر کون ہے افگن کا قاتل؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

مٹھیاں بھینچتی وہ اس سے سوال کرنے لگی۔

"!!! انور چودھری"

اس کی بات پر رومی نفی میں سر ہلا گئی

جھوٹ!! اور اگر یہ بات سچ بھی ہے تو فائق انور چودھری کا ہی بیٹا ہے۔ ان"

"دونوں باپ بیٹے کی ملی بھگت ہے یہ۔

وہ اپنے موقف سے ہٹنے کو راضی ہی نہ تھی۔

تم جانتی ہو رومی میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ آج وہ وقت آچکا ہے کہ تمہیں"

حقیقت سے آشکار کر دیا جائے۔ اب غور سے میری باتیں سننا اور ان پر یقین

"بھی رکھنا۔

اس کے سر پر ہاتھ رکھتا وہ بولنا شروع ہوا تو وہ دم سادھ گئی۔

@@@@@

: ماضی

انور چودھری صاحبہ کے ذریعے بھی اورہان کو شکست نہیں دے پایا تھا یہی بات اسے چین نہیں لینے دے رہی تھی۔ صاحبہ کو وہ کمرہ بند کر چکا تھا۔ اس نے صاحبہ کی شادی فائق سے طے کر دی۔ ان ہی دنوں میں اسے افغن بلوچ کی شادی کی خبر ہوئی۔

اس نے اپنوں بندوں کو اورہان کو مارنے کا حکم دیا تھا اس لئے وہ اب موقع کی تلاش میں تھے۔
visit for more novels:
www.urduromelbank.com

افغن کے نکاح والے دن جب اسے اپنے دوست کے ایکسیڈنٹ کی خبر ہوئی تو وہ شہر کے لئے نکلنے لگا پر عین وقت پر اس کی گاڑی کا ٹائر پنچر ہو گیا تو وہ اورہان کی گاڑی لے گیا۔

URDU NOVEL BANK

انور چودھری کے بندے جو موقع کی تلاش میں تھے انہیں اس دن اوربان اکیلا سفر کرتے دیکھ گیا۔ سنسان راستے پر وہ اسے روکنے ہی والے تھے جب فائق کی گاڑی وہاں آگئی اور وہ دونوں آمنے سامنے ہو گئے اور پھر انور کے بندے فائق کی آڑ میں افگن کو گولیاں پیوست کر گئے۔ یہ سب انہوں نے چھپ کر کیا تھا۔

پر وہ یہ دیکھنا بھول گئے تھے کہ وہاں چھپا ایک آدمی یہ منظر نہ صرف دیکھ چکا تھا بلکہ ریکارڈ بھی کر چکا تھا۔ اور ایک بات اور بھی تھی جس سے سب بے خبر تھے۔ وہ تھی اوربان بلوچ اور شیخان بلوچ کی فائق چودھری سے دوستی۔

افگن کے جنازے سے پہلے ہی اوربان کا وہ آدمی اسے ساری بات بتا کر وہ وڈیو دکھا چکا تھا۔

اوربان نے فائق چودھری سے خفیہ ملاقات کر کے یہ ساری پلاننگ ترتیب دی جس کی وجہ سے صاحبہ کا نکاح اوربان سے ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ کے نکاح کی خبر پر وہ خاموش بھی اسی لئے تھا کیوں کہ فائق اسے بتا چکا تھا کہ وہ صاحبہ سے نکاح نہیں کرے یا بلکہ اسی دن شہر روانہ ہو جائے گا پھر اوربان کسی ترقیے صاحبہ کو وہاں سے نکال لیتا پر افگن کے قتل نے ساری پلاننگ چیلنج کر دی۔

انور چودھری تک جب یہ خبر پہنچی تو وہ بوکھلا اٹھا۔ اس نے سب سے پہلے اپنے ان بندوں کو غائب کروایا۔ وہ صاحبہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ علینا کو ونی میں دے دے گا لیکن اوربان کی ڈیمانڈ نے سب بدل کر رکھ دیا۔

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

رومی کے اغواہ اور نکاح کا فیصلہ فائق اوربان اور شیطان کا مشترکہ تھا۔ فائق انہیں اپنی فیلنگز سے آگاہ کر کے شادی کی خواہش کر چکا تھا۔ وہ دونوں جانتے تھے کہ رومی کبھی بھی رضا مند نہ ہوتی اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ رومی کے نکاح میں اوربان اور شیطان دونوں شریک تھے اور اس کے سرپرست کے طور پر شامل ہوئے تھے جس سے رومی انجان تھی۔

URDU NOVEL BANK

دو ماہ گزرنے کے بعد ناز بیگم کی حالت دیکھتے ہوئے ان دونوں نے گھر میں سب کو حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔

ان چھ ماہ میں فائق نے رومی کی رویے کے متعلق انہیں کچھ بھی نہ بتایا پر اب وہ اس کے رویے سے تھک چکا تھا۔ اس کی بے اعتنائی فائق کو تھکا رہی تھی اور بلاخر وہ اسے واپس ہو بیلی بھجوانے کا فیصلہ کر گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس سے دور رہ کر وہ اس کی اہمیت سمجھے۔

اس کے اس فیصلے سے اوربان اور شیفاں اس سے ناراض ہوئے تھے پر وہ اپنے فیصلے سے پیچھے نہ ہٹا اور اسے واپس بھجوا گیا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

@@@@@

وہ آنسو بہاتی سن بیٹھی تھی۔ شیفاں خاموش ہو کر اب اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا پر وہ چپ بیٹھی تھی۔ اس کے الفاظ اس کی زبان کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس کا شوہر تھا جس سے آج تک اس نے مسکرا کا بات نہ کی تھی اور اس کو اس کے جائز حق سے بھی محروم رکھا۔ وہ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی سزا کاٹ چکا تھا۔

کیا اب بھی وہ تمہارے اس سلوک کا مستحق ہے؟ کیا اب بھی وہ قاتل اور "گنہگار ہے؟؟"

شیفان کے سوال پر اب کی دفعہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔

visit for more novels:
"یہ آپ سب کا قصور ہے۔ کیوں مجھے حقیقت سے بی خبر رکھا۔"

وہ روتی ہوئی اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

فائق نے ہمیں منع کر رکھا تھا پر مجھے لگا اگر آج نہیں حقیقت سے پردہ ہٹایا تو "ساری زندگی پچھتاتا رہوں گا کہ اپنے دوست اور اپنی بہن کا گھر اپنے ہاتھ سے "خراب کیا۔"

URDU NOVEL BANK

اس کے جواب پر وہ ہچکیاں روکتی چہرہ صاف کرنے لگی۔

بہت بیمار ہے پچھلے تین دن سے وہ۔ بخار اس کی جان نہیں چھوڑ رہا۔ مجھے لگتا "ہے تمہیں بہت مس کرتا ہے وہ۔"

بات مکمل کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔ اسے ابھی اپنی ناراض بیوی کو بھی منانا تھا جسے وہ اچھا خاصا تنگ کر چکا تھا۔

"!! لالا"

وہ اسے بے اختیار پکار بیٹھی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

"! بولو لالا کی جان"

محبت سے کہتا وہ س کے سر پر ہاتھ رکھ گیا۔

"مجھے گھر بھجوا دیں۔ اپنے گھر جانا ہے مجھے۔"

ایک پل میں ہی وہ فیصلہ کر چکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"ریڈی ہو جاؤ میری جان میں چھوڑ آتا ہوں۔"

اس کے سر پر بوسہ دیتا وہ خوشی سے بولا۔

"آپ فائق کو مت بتائے گا کہ ہم آ رہے ہیں۔"

اس کی بات پر وہ ہنس دیا۔

"نہیں بتاتا میری جان۔ میں ویٹ کر رہا ہوں آ جاؤ تم۔"

اس کے بال بکھرتا وہ کمرے سے باہر نکل دیا تو رومی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے اپنی منزل مل چکی تھی۔

visit for more novels:

www.urduromanovelbank.com

@@@@@

وہ بخار میں تپ رہا تھا جسم بے جان ہوا پڑا تھا۔ اسے سخت پیاس لگ رہی تھی۔ پانی والا جگ خالی پڑا تھا۔ وہ واپس لیٹ کر آنکھیں بند کر گیا۔ اس کی ہمت نہ ہوئی اٹھنے کی۔

URDU NOVEL BANK

وہ آنکھیں بند کیے پڑا تھا جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔

وہ ایک دم آنکھیں کھول گیا پر آنکھوں کے سامنے نظر آتا منظر بڑا بے یقین سا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا جب کہ سامنے نظر آتی پری پیکر قدم اٹھاتی اسی کی طرف آرہی تھی۔

اس کے قریب آنے سے پہلے ہی وہ اٹھتا تیزی سے اس کی طرف بڑھتا اسے اپنی باہوں میں بھر گیا۔

جسم میں ایک انجانی طاقت آگئی تھی اسے روبرو پا کر۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
اسے خود میں بھینچے وہ خود کو اس کی موجودگی کا احساس دلاتا رہا۔

وہ بھی چپ چاپ کھڑی اس کا لمس محسوس کر رہی تھی۔ اسے یہ ماننے میں کوئی شرم محسوس نہ ہوئی کہ وہ اس کی موجودگی اس کے لمس کی عادی ہو چکی تھی۔ اتنے دن سے جو دل بے چین تھا اسے ایک دم ہی سکون مل گیا۔

اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہ پیچھے ہٹا اور اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر گیا۔

URDU NOVEL BANK

کیا مجھے اجازت ہے کہ چند پل آپ کو چھو کر آپ کی اور اپنی سانسیں ایک کر " "دو؟؟"

اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتا بولا تو وہ سر ہلا گئی۔ لگے ہی پل وہ اس کے لبوں کو چھوتا اس کی اور اپنی سانسیں مدغم کر چکا تھا۔

چند پل امر کرنے کے بعد وہ پیچھے ہٹا اور اس کے ماتھے سے اپنا اپنا ٹکا گیا۔ وہ گہری سانسیں بھرتی اس کے حصار میں کھڑی اسے محسوس کر رہی تھی۔

"لگتا ہے سچائی آپ کو مجھ تک پہنچ لائی ہے۔"

visit for more novels:

وہ اس کی کانچ سی آنکھوں میں دیکھتا بولا تو وہ بغیر جھوٹ کہے سر ہلا گئی۔

"پھر کیا میں سمجھوں کہ آپ مجھے اور ہمارے رشتے کو ایک موقع دے رہی ہیں۔"

اس کی بات پر وہ گہرا سانس بھر گئی۔

ہمیں بیٹھ کر بات کرنی چاہئے مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ جسم "

"تپ رہا ہے آپ کا۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر وہ اسے ہاتھ سے تھام کر بیڈ پر بیٹھاتا خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

میں آپ سے محبت کا دعوا نہیں کرتی فائق۔ نہ ہی پچھلی باتوں کا تذکرہ کر کے " اپنا آج اور کل خراب کرنا چاہتی ہوں۔ شاید ہم سب ہی اپنی اپنی جگہ ٹھیک تھے بس وقت ہی ٹھیک نہ تھا۔ مجھے آپ سے محبت نہیں پر آپ کی عادت ضرور ہو چکی ہے اور اگر آپ یوں ہی میرے ساتھ وفادار رہ کر محبت دیں تو مجھے یقین ہے " بہت جلد میں بھی آپ سے محبت کرنے لگوں گی۔

نظریں جھکا کر کہتی وہ اس کے شانے پر سر رکھ گئی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

میں آپ کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا۔ کیا میں آج اور ابھی سے " آغاز کر سکتا ہوں؟؟ مجھے آپ کو بھرپور طریقے سے محسوس کر کے روح کی "اگرائیوں تک اترنا ہے۔

URDU NOVEL BANK

اس کے بے باک الفاظ پر وہ سرخ چہرہ اس کے سینے میں چھپاتی سر ہلا گئی تو وہ اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا۔

وہ چاہتا تھا کہ آپریشن کے بعد جب وہ پہلی نظر اس پر ڈالے تو وہ محبت کی نظر ہو اور اسے یقین تھا وہ اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گا۔

ڈھلتی رات دونوں کے درمیان موجود پردوں کو دھیرے دھیرے سرکاتی گئی۔

@@@@@

وہ ماں کے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی صاحبہ آنکھیں بند کیے ایک بازو پیٹ اور دوسرا آنکھوں پر رکھ کر لیٹی تھی۔

وہ اپنے پیچھے دروازہ لاک کرتا بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

اس کے قریب نیم دراز ہوتا وہ اسے اپنے حصار میں لے گیا۔ اس کا لمس محسوس کرتی صاحبہ پیٹ سے دونوں آنکھیں کھول کر اسے پیچھے دھکیلنے لگی پر وہ اپنی گرفت مزید سخت کر گیا۔

"!!! چھوڑیں مجھے"

اس کی گرفت میں کسمپاتی وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

چھوڑ ہی تو نہیں سکتا۔ میرے ساتھ ایسے مت کرو صاحبہ میں پہلے ہی شرمندگی کے مارے خود کو زمین میں دہنسا محسوس کر رہا ہوں کہ تمہاری اور اپنے بچے کی حفاظت نہیں کر پایا۔

وہ غمگین لہجے میں کہتا اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپا گیا۔

وہی بچہ جسے آپ اس دنیا میں لانا ہی نہیں چاہتے تھے۔ آپ تو بہت خوش ہوں" گے کہ وہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی ختم۔۔۔۔۔

وہ درشتی سے بولتی ایک دم خاموش ہو گئی جب اپنی گردن اور کندھے کو بھینگتے محسوس کیا۔

مت کہو پلینز ایسا مت کہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ میں ایسا نہیں چاہتا تھا پر" میں بہت خوف زدہ تھا پلینز ایسے مت کہو میں بہت تکلیف میں ہوں۔

URDU NOVEL BANK

بھاری نم ناک آواز میں بولتا وہ اس کی آنکھیں بھی نم کر چکا تھا۔

"کیسا خوف؟؟"

یہ دو الفاظ مشکل سے صاحبہ کے لبوں سے نکلے تھے۔

رخسار امی میری سگی ماں نہیں ہیں۔ وہ بابا کی دوسری بیوی ہیں۔ میں تین سال کا تھا جب مجھے پتا چلا کہ میرا بھائی یا بہن انے والی ہے پر۔۔۔ کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے آپریشن کے وقت میری ماں اور بہن دونوں کی وفات ہو گئی۔

اس کی تکلیف محسوس کرتے صاحبہ نے بے ساختہ اس کے بال سہلائے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں بہت خوف زدہ تھا صاحبہ۔ تم میری سانسوں کی روانی کی وجہ ہو۔ تمہیں کھو کر میں کنگال نہیں ہونا چاہتا۔ تمہیں کھونے کا خوف میری ساری سدھ بدھ بھلا گیا۔ پر میں واقعی ایسا نہیں چاہتا تھا صاحبہ۔ میں نہیں جانتا تھا میرے ہی بولے گئے الفاظ مجھے یوں اذیت دیں گے۔ تم میری تکلیف کا اندازہ نہیں کر سکتی۔ میرے ہی الفاظ میری پہلی اولاد کو کھا گئے۔

URDU NOVEL BANK

صاحبہ خود بھی رو رہی تھی پر اوربان کی تکلیف کیسے برداشت کر سکتی تھی وہ۔

آپ کا کوئی قصور نہیں۔ اس کی رضا تھی یہ۔ پلیز روں مت مجھ سے نہیں دیکھا جا" "رہا۔

اس کی بات پر اوربان نے سر اٹھایا تو صاحبہ ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھیں صاف کرنے لگی۔

"مجھے نوازا گیا ہے۔"

جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معتبر کرتا وہ مزید جھکتا اس کی صبر آنکھوں پر لب رکھ گیا۔
visit for more novels:
www.urduromelbank.com

"صاحبہ خود تو فنا ہو سکتی ہے پر آپ کو شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔"

اس کی بات پر وہ ضبط کھوتا اس کی سانسیں قید کرتا اسے خود میں سما گیا۔ ہر سوچ کو پرے جھٹکتی وہ بھی اسی میں گم ہو گئی۔

@@@@@

URDU NOVEL BANK

وہ کمرے میں داخل ہوا تو زوہان بیڈ سیٹ کر رہی تھی۔

وہ دھیمے قدم اٹھا کر اس کی طرف بڑھتا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا ٹھوڑی اس کے کندھے پر ٹکا گیا۔

"کوئی ناراض ہے ہم سے؟؟"

اس کی بات پر وہ بغیر کوئی جواب دیے اپنے کام میں مگن رہی تو شیفاں اس کا رخ اپنی طرف موڑ گیا۔

"اتنے خوب صورت چہرے کو یوں پھلا کر بالکل بھی پیاری نہیں لگ رہی۔"

visit for more novels:

وہ اس کے گال کہینچتا بولا تو وہ ایک ہاتھ سے اپنا گال سہلاتی خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کو میں خوب صورت لگتی ہی کب ہوں۔"

ناراضگی سے کہتے وہ پیچھے ہٹنے لگی جب وہ اس کا ہاتھ پکڑتا اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر جما گئی۔

URDU NOVEL BANK

"جب پیار بھری نظروں سے میری طرف دیکھتی ہو تو مزید حسین لگتی ہو۔"

جھک کر اس کے سرخ گال پر لب رکھ گیا۔

"اسی لئے مجھے اگنور کر رہے ہیں اتنے دن سے اور غصے سے بات کر رہے۔"

شکوہ کرتے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

سوری میری جان بس کچھ پریشان تھا اس لئے ایسی خطا کر بیٹھا۔ معاف نہیں"

"کرو گی اپنی جان کو۔"

محبت اور لاڈ سے کہتا وہ اس کے بازو اپنی گردن میں ڈال گیا۔

www.urdu-novel-bank.com

"ایک شرط پر معافی ملے گی۔"

سب بھولتی وہ اٹھلا کر بولی تو وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گیا۔

"کسی شرط؟؟؟"

بولتے لب زوہان کی گردن سے مس ہونے لگے تو اسے شرم نے آگھیرا۔

URDU NOVEL BANK

"آئس کریم کھانی ہے مجھے۔"

اس کی بات مکمل ہوتے ہی وہ اسے ساتھ لیتے بیڈ پر گرا تو زوہان کے منہ سے
چخ نکل گئی۔

ضرور چلیں گے میری جان پر صبح۔ رات اس لئے تھوڑی بنائی گئی ہے۔ رات"
تو سکون کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے ابھی چپ چاپ مجھے سکون لینے دو پھر
"آئس کریم بھی کھالیں گے۔"

اپنی سنا کر اس کی سنے بغیر وہ اس کی سانسیں روک گیا تو وہ بھی آنکھیں بند کرتی
اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مشکلات اور پریشانیاں گزر گئی تھیں اب سکون کا موسم تھا۔ محبت کا موسم

THE END

URDU NOVEL BANK

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

visit for more novels:

www.urduNovelbank.com

بہترین اور اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>

Vist For More Novels : www.urduNovelbank.com